هو

انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد والمنة که درین ایام خزائن اسرار الهی واین بحر مواج

انوار نامتناهی کتاب مستطاب میان اولیاء معروف المسمی به

صحائف السلوک

منسوب بکلام پاک حضرت فرد الحقیقت شیخ نصیر الدین محمود روشن چراغ دهلی

نور الله مرقده - از اهتمام اقل انام غلام احمد خاں بریاں

در مطبع مسلم پریس واقع قصبه جهجر عفی الله عنه بطبع رسید

بمنه وکرمه

اعلام عام و فہرست مختصر

بفضل الٰہی اس خادم دین کے کتب خانے میں جملہ اقسام کی کتب دینی مصاحف بیش بہا فقہ حدیث تفسیر صرف نحو منطق عربی فارسی اردو وغیرہ موجود ہیں اور طالبان کو بعجلت تمام بکفایت فرید روانہ کی جاتی ہیں کیونکہ احقر نے اپنا اصول نہایت کم نفع لینا قرار دیا ہے۔ فہرست کلاں کتب خانہ کی درخواست آنے پر روانہ کی جاتی ہے شائقین بذریعہ کارڈ طلب فرمائیں۔ فرمائشات کی تعمیل نقد قیمت آنے یا باجازت ویلیو پی ایبل ہوگی۔ جوکہ یہ کتاب دینیات میں ہے اور خاکسار کے ہاں بہت بڑا ذخیرہ کتب تصوف وغیرہ کا ہر وقت موجود رہتا ہے اور نئی اور قدیم کتب بدقت تمام بہم پہنچا کر طبع کرائی جاتی ہیں لہذا برائے ملاحظہ ناظرین ان صفحات پر فہرست کتب جدید الطبع جو سوائے اس خاکسار کے اور کہیں سے دستیاب نہ ہونگی درج کی جاتی ہیں۔ علم دوست حضرات اپنی فرمائشات سے مشکور فرمائیں بندہ بسر و چشم تعمیل کے لیئے حاضر ہے۔ **خاکسار** غلام احمد خاں بریانی۔ مترجم۔ بمقام جھجر ضلع روہتک۔

فہرست کتب جدید الطبع

(یہ کل کتابیں غلام احمد خاں بریانی مترجم کتب تصوف مقام جھجر ضلع روہتک سے ملینگی)

مجموعہ شریف ملفوظات خواجگان چشت اردو

اس کتاب معدن الیواقیت والجواہر میں حضرات خواجگان چشت رضہ کی ملفوظات و ارشادات کمال تلاش و کوشش سے بہم پہنچا کر نہایت عمدگی سے ترجمہ ہو کر طبع کیئے گئے ہیں جوکہ یہ کتاب منسوب کلام حضرت خواجگان چشت رضہ سے ہے اسیلیئے تعریف و توصیف کتاب ہذا میں صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ بادشاہوں کا کلام خود بادشاہ ہوتا ہے حضرات ذیل کے اسماء گرامی سے جو اس نسخہ شریف کے جامع ہیں حال عمدگی و نفع رسانی کتاب ہذا قیاس فرمالیا جاوے اس بحر مواج اسرار الٰہی کے جامع حضرت خواجہ بزرگ اجمیری خواجہ قطب صاحب دہلوی باوا صاحب شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی عرف پاک پٹنی سلطان نظام الدین اولیا اور امیر خسرو قدس اللہ اسرارہم ہیں بلا مبالغہ عرض ہے کہ اس نسخہ شریف کے معائنہ سے عقائد اسلامی کی درستگی موافق شرع شریف ہوتی ہے اور طلب حق مزید ہونے کیواسطے اگر خاصیت اکسیر حاصل ہے تو اس مجموعہ شریف کو ہے بار دیگر نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط طبع ہوئی ہے۔ قیمت برای افادہ عام باوجود حجم معقول صرف عہ علاوہ چار آنے محصولڈاک مقرر کی گئی ہے طالبان معرفت الٰہی جس قدر جلد ممکن ہو خرید فرمائیں۔

مولود مرغوب القلوب اردو

(معروف بہ کلام شاہد) نایاب کلام ہے میلاد ہذا فی الواقع اسم بامسمی ہے مصنف نے وہ زور طبیعت دکھایا ہے کہ باید و شاید جس نے ایکمرتبہ دیکھا ہزار جان سے مشتاق ہوا ایسی منگوائیے تو بے لطف لی اندازہ اٹھائیے۔ قیمت چار آنے

سیر الاولیا اردو

یہ کتاب حالات و ارشادات حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رح میں بےنظیر لکھی گئی ہے اہل تصوف میں نہایت مستند و معتبر خیال کی جاتی ہے مصنف علامہ نے اسکے دو حصے کیئے ہیں حصہ اول میں فضائل خواجگان چشت مع مختصر حالات خواجگان تا حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ بطور اجمال اور عہد خواجہ بزرگ سے لیکر آخر عہد حضرت سلطان المشائخ تک مع حالات خلفائے حضرت سلطان المشائخ و رشتہ داران حضرت موصوف و یاران اعلی حضرت خواجہ بزرگ و قطب صاحب وغیرہ رضی اللہ عنہم بوضاحت تمام درج کیئے ہیں اور حصہ دوم میں ارشادات و فوائد فرمودہ حضرت سلطان المشائخ جو آپکے بحر علم سے مملو ہیں درج کیے گئے ہیں جس سے یہ کتاب علاوہ اخبار اولیا سے پر ہونیکے ایک اعلی درجہ کی تعلیمی کتاب تصوف میں ہوگئی ہے رنگینی و درد انگیزی عبارت دیکھنے سے متعلق ہے زبان قلم کو یارائے تحریر نہیں۔ زیر طبع حجم پچاس جزو کلاں سے بہت زائد قیمت عام ہے

فوائد الفواد اردو

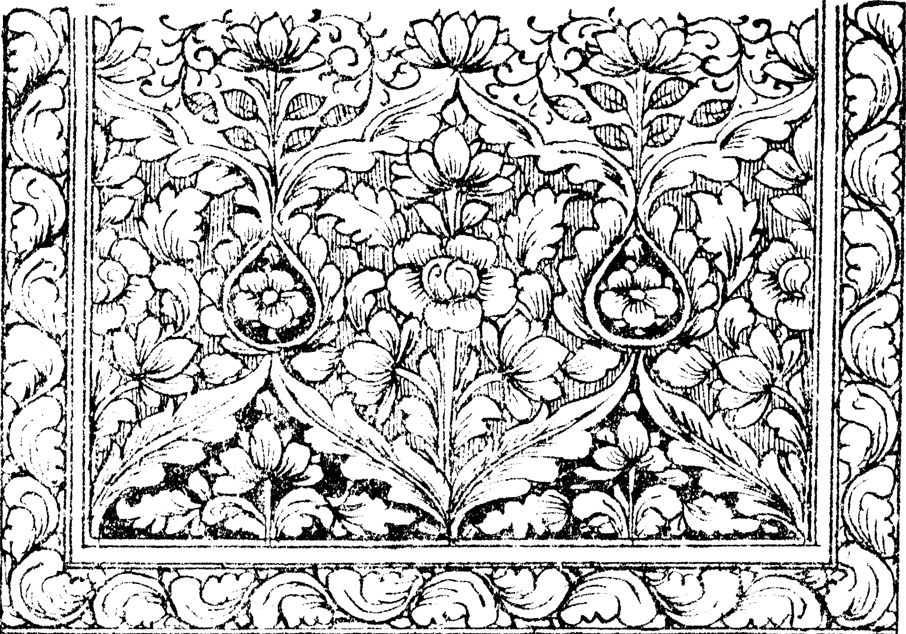
معروف بہ ملفوظات حضرت سلطان المشائخ محبوب رب العالمین نظام الدین اولیا۔ زر زری بخش دہلوی رضی اللہ جمع فرمودہ حضرت خواجہ امیر علاء حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ جسکو حضرت موصوف نے بسال کامل کی محنت میں جمع کیا تھا یہ وہی کتاب ہے جسکے بدلہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے تصانیف ہر قسم تمام امیر موصوف کو اول الذکر کرتے تھے الا آپنے اس دولت عظمی کو جدا نہ فرمایا قیمت

اسرار الاولیا

ترجمہ اردو معروف ملفوظ حضرت شیخ شیوخ العالم حضرت بابا صاحب باوا صاحب فریدالدین مسعود شکر گنج اجودھنی رضی اللہ عنہ۔ جمع فرمودہ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق خلیفہ اعظم و داماد حضرت باوا صاحب رضی اللہ عنہما عجیب نافع و محبت خیز کتاب ہے۔ قیمت ۸ ر

اصول السماع عربی مع ترجمہ اردو۔ اصلی

یہ رسالہ اصلی حضرت مولانا فخرالدین زرادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے اور آپ کا علم و تبحر چار دانگ عالم میں مشہور ہے یہ آپکی جودت طبع کا نمونہ ہے بکوشش تمام اصلی صحیح نسخہ بہم پہنچا کر طبع کیا اوپر عبارت اصلی عربی ہے اور نیچے سلیس اردو ترجمہ لکھا گیا ہے مسئلہ سماع کی تحقیق اور اوسکے آداب معلوم کرنے کے لیئے اسکا دیکھنا ضروری ہے



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده وعلی آله وصحبه الذین اقاموا الدین بعده اما بعد برادر دینی ومحب یقینی خواجه خیر الدین ادام الله تقواه را توفیق اعمال خیر رفیق باد و امور در رضاء حق منتظم بالنبی وآله الامجاد مقرر اخوی باد پیش ازین با آن عزیز وعده شده بود که سخنی چند در بنی الاسلام علی خمس نبشته خواهد شد وازان روز باز همانا این دوست مطلوب بیباشد که وعده بوفا رسانیده آید اگرچه العمر قصیرٌ والوقت ضیقٌ مرا مانع بود و فراغ را مساغ نه اما بحکم العدة دینٌ حالا جزوی از کل وحرفی از دفتر باز نموده می آید تا شاید آن برادر را مفید و سبب مزید بود لیکن بداند لا یمسه الا المطهرون در وقت مطالعه با طهارت باشد و دل را با زبان حاضر گرداند و خلوت حاصل کند و از شواغل احتراز نماید تا شاید عروس معانی نقاب بکشاید و شاهد مقصود رخ نماید - بدان ایدک الله بروح منه سالک را چون خواهند توفیق سلوک راه حق کرامت فرمایند نوری هدایت یهدی الله لنوره من یشاء در دل او فرود آید زنگ ضلالت

بر آید هر آئینه دنیا بر دل او سرد شود و طلبکار آخرت در سینه او گرم گردد دست در عنان توبه زند پای در رکاب ندامت آرد بر مرکب استغفار سوار شود و عزم جزم کند معاصی را پشت دهد روی بقبلهٔ طاعت آرد چون مرد او در این حال مرشدی را دیده و مکملی بکمال رسیده که قطب وقت و مقتدای زمان بود چنانکه امروز بر روی زمین خداوند مخدوم شیخ این فقیر است متعنا الله ببقائه بلیت لبقا باد چو عمر نوح بل بیش ؛ که شاد است از درت بیگانه و خویش ؛ چاره نبود که خود را بفتراک سعادت خدمت او بر بندد و دست همت در دامن دولت او محکم کند تا از مکاید شیطانی و مکرهای نفسانی او را باک نماند و هم چو طبیبان حاذق در معالجت امراض باطنی وی شروع کند و پرهیز بر حسب علت او فرماید و دارو بر اندازهٔ قوت او دهد زیرا که چون سالک عزیمت سفر آخرت مصمم کرد شیطانی و نفس لئیم آن مسکین بچندین عقبات پیش خواهد آمد و بهر نوع قطع طریق او را ملک خواهد بست و اگر مرشدش نبود زود باشد که هلاک گردد و از زمرهٔ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا شود. عزیز من اول آنست که آن بیچاره را در معاصی اغرا کنند و منکر را در نظر او معروف نمایند بل لذت مناهی در طبع او بیفزایند و گویند حق تعالی غفور و کریم است و توبه میتوان کرد فَأَوْقَعَهُ فِي طُولِ الْأَمَلِ - و اگر این معنی میسر نگردد شهوات شکم و فرج را در سویدای سینهٔ او زیادت کنند و گویند اِنَّ مُحَرَّمٌ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ خواب بکن و طعام و آب بخور تا عبادت توانی کرد و بر حلال خود غرض شهوت حاصل کن تا حق او گزارده شود و فرزندان شایسته آیند و علی هذا اوقات عزیز او را بدین اسباب در خلل اندازند خواهش او را متفرق گردانند چون ازین مایوس گردند ناف نفس او و فرزندان او بر وی عرض کنند و گویند بی فائده مشقت اختیار مکن و رنج بیهوده مبین کار اوقات خمس بجا آر و سنن را رعایت نما حقوق اهل و اتباع و نفس را ضائع مکن که اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا چون این نوع نیز ممکن نگردد گویند نوافل زیادت است و نفقهٔ اهل فرض و بجهت نفل ترک فرض نشاید است و عبادت متعدیه بهتر از عبادت لازم است و چون ازین نیز نومید گردند گویند بی نوا خواهی شد و اتباع از تو قطع خواهند کرد

در نظر بیگانہ وخویش خوار وحقیر خواہی شد چوں این جہت نیز میسر نگردد اہل او را اغوا کنند تا جنگ در دامن
او زنند و بجنگ وخصومت پیش آیند و در طلب مہر ونفقہ سعی نمایند چوں ازیں نیز فارغ گردد مادر
وپدر را کہ از مطاوعت الشان را چارہ نبود وقرابتاں را بروی گمارند چوں ایں نوع نیز ممکن نشود
شسقہاتی بی وجہ فرمایند ومجاہدات وریاضات بے وقت اشارت کنند تا عاجز شود واز کار بماند چوں این
نوع نیز میسر نگردد خلق را وسوسہ کنند تا باعتقاد بروی آیند و دست وپای او گیرند و درم و
دینار پیش آرند و در دل آں بیچارہ حبِ جاہ در آرند کہ تو از واصلاں شدی وکار تو با تمام رسید
تا عجبی در وے پدید آید وہمہ محنت او ضائع شود وبہمہ وجوہ مثل و مانند ایں مزاحمت کنند تا بہر نوع
کہ توانند راہ ایں بیچارہ را بزنند اما اگر در نظر شیخ کامل بود و بر حکم الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ
کار بفرمان او کند وجملگی اختیار وارادت خود در باقی کند امید بود کہ زود بمقصود رسد ان شاء اللہ
تعالی ومقرر داند کہ صحبت چنیں شیخ از واجبات است بحکم نص وحدیث نص آنکہ فرمود قال
عز من قائل یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین وقال واتبع سبیل
من اناب الیَّ ہر دو جانب امر است وامر مقتضی وجوب است۔ عزیز من بر خاص وعام پوشیدہ
نیست کہ بنیانِ صادق وصادقانِ منیب ہمیں قوم اند وبیعت در صحبت سنت است بسبب
فعل رسول علیہ السلام وصحابہ او رضی اللہ عنہم ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔
وقال اذ یبایعونک تحت الشجرۃ وحدیث آنکہ تحریر افتاد الشیخ فی قومہ کالنبی
فی امتہ چنانکہ آنجا صحبت ومطاوعت نبی واجب است اینجا نیز از آں شیخ واجب بود۔
بلا شک والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبیہ وآلہ وصحبہ اجمعین ؎

صحیفہ دوم در مدافع عقبات برادر دینی را اعزہ اللہ فی الدارین۔ عواقب امور
بخیر باد۔ ہمانا مطلوب او خواہد بود تا چوں کیفیت عقبات معلوم شد واقع آں نیز نبشتہ آید
ومقرر داند اگرچہ داعی را آں منزلت نیست وآں مرتبہ شیخ کامل است کہ بداند لیکن بر حسب
التماس اخوی بدانچہ مقدور بود نبشتہ آید عزیز من **اول** عقبہ معاصی را بداند کہ حق تعالی

حاضر و ناظر است و بر ضمائر مطلع است اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ
مَسْئُولًا و در خبر است اِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ نظر بکند و بر عمر اعتماد نکند و مرگ را در قفا داند
و امیدها را کوتاه گرداند چون برین مواظبت نماید بهر آئینه شرم و خوف غالب آید و دشمن مغلوب گردد
دوم عقبهٔ شهوات شکم و فرج است باید این علت را بجون ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری
الدم فضیقوا مجاریه بالجوع والعطش علاج کند و دل خود را بمفرح تجوع شراب خوش دارد و
از مائدهٔ الجوع والعطش طعام الصمد یقین غذا گیرد و از کوثر الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ آب خورد
تا ازین زحمت شفا یابد سیوم انده تلف خود و اتباع را بجز مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ دفع گرداند و مقرر داند که عمر و رزق
مقسوم معین است بترک و طلب و کسب و منع زیادة و نقصان متصور نبود و امر رزق هیچ شرطے
مشروط نه پس چه بهتر که عمر در طلب حق مصروف شود و رزق در سلوک راه آخرت منقطع گردد
اهل و تبع نیز بندگان او اند رزق تو و ایشان همه متکفل است چنانکه میفرماید وَمَا مِنْ دَابَّةٍ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا و علی کلمه تضمین و تکفل است و نیز جائی دیگر مفصل وعده
فرمود نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ و نیز جائی دیگر بسوگند موکد کرد فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ جوانمردا اگر با این همه استوار نداری کافری نه مومن و
استوار داشتن آن بود که کار خود بحق سپاری و بلطف حق متوثق باشی و خود را هیچ انگاری
و مخلوقات را معدوم شماری و نیز ای دوست دو غم در یک دل نمیگنجد و دو تیغ در یک نیام محال است
بیت حسن گر عشق می ورزی چنین بر جان چه می لرزی ٭ بیک دل در نمی گنجد غم جان و غم
جانان ٭ دریغا آن بزرگ را بین چه می فرماید لَوْ كَانَ الْعَبْدُ بِاللّٰهِ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالِيْ
وَاللّٰهِ لَا اُبَالِيْ چهارم کفایت بر فرض و سنت و ترک نوافل جواب گوی لَا يَزَالُ الْعَبْدُ
يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّيَدًا وَّلِسَانًا
فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ وَبِيْ يَنْطِقُ وَبِيْ يَبْطِشُ والله اگر ذره آفتاب دولت این خبر

بصد ہزار جان خود و فرزندان خود پابند رائگان باشد اما نفقه را گوئی پنج نماز بر من فرض است و
حضور دروی فرض عین که لا صلوٰة الا بحضور القلب و حضور باید در تمام نماز بود نه در بعضی
از نماز چنانکه در صحیفه نماز خواهیم نبشت ان شاء اللہ تعالی و نفقه فرض کفایت چون سبب کفایت
خلل در فرض عین باشد ترک کفایت واجب بود و آنکه گویند عبادت متعدیه بهتر از عبادت لازم
است جواب گوئی پیغامبر فرمود صلی اللہ علیه وسلم سیاتی علی امتی زمان لا یسلم لذی دین
دینه الا من فر من شاهق الی شاهق ومن قریة الی قریة ومن حجر الی حجر الا
فمن ادرک ذلک الزمان فعلیه بامر الخاصة و از قرآن بشنو می فرماید یا ایها الذین
آمنوا علیکم انفسکم **پنجم** آنکه گویند بی مال و جاه خوار و حقیر خواهی شد اینجا تیغ ان
العزة لله جمیعا ولرسوله وللمؤمنین بر تارک خصم زند و خدنگ ومن یتوکل علی
اللہ فهو حسبه بر سینه او اندازند و به خنجر الیس اللہ بکاف عبده شر او را کفالت کند
و گوید **مصراع** آن را که تو هستی چه کم آید هستی ٭ **بیت** با دوست کنج فقر بهشت است و بوستان
بی دوست خاک بر سر جاه و توانگری ٭ **ششم** اعزار اهل و اتباع را اگر برای نفقه و غیر آن
مزاحمت کنند بتوقیع قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا و زینتها فتعالین
امتعکن و اسرحکن سراحا جمیلا ٥ وان کنتن تردن اللہ ورسوله والدار
الآخرة فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما ٥ دفع گرداند و اگر کار بمهر رسید
اگر ممکن بود بدهد و یا بدهاند والا بضرورت حبس مفلسی اختیار باید کرد و آن خود ویرا خلوتی خوش
بود اما امید آنست چون سالک درین کار صادق بود اهل و تبع جمله ویرا موافقت کنند و
عاقبت همه راه او گیرند و برکت صحبت او نیز در ایشان اثر کند **هفتم** فرمان مادر و پدر را گوید
وان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما جواب مر ایشان
کسب و مشغول بکار دنیاوی خواهند فرمود و اینجا بحقیقت شرک خفی حاصل خواهد شد زیرا چه
هر چه نظر در غیر است شرک است فاما با ابوین سخن به نرمی و ادب تمام گوید و در کار خدا

پست باید ستد و خویشان و ذران اگر نصیحت کنند گو بد میت نہ بہم ہی تو مرا راہ خویش گیر و برو؛ ترا
سعادت باد امرا نگونساری؛ عزیز من ہر کہ ترا از کار خدای باز دارد دشمن تست و قول دشمن در
گوش نباید کرد ہشتم مشقتہای بے وجہ و مجاہدات و ریاضات بے وقت است اینجا احتیاج بشیخ
است و جز این چندین عقبات و موانع دیگر است کہ آن را جز شیخ نشناسد جز بتلقین او در نتوان
یافت نہم اعتقادات خلق و تواضع ایشان را بلا حول ولیس فی الوجود الا اللہ دفع کند و خود را
مردہ انگارد و خلق را سنگ و کلوخ شمارد و حقیقت داند کہ لا یملکون لانفسہم نفعا ولا ضرا
ولا یملکون موتا ولا حیوۃ ولا نشورا و کسیکہ خود چنین است بدیگری چہ تواند رسانیدن
دہم آنکہ مقرر است کسی را عاقبت و خاتمت معلوم نیست و تردد قبول طاعت اطلاع نیز
توفیق از حق تعالی باید کہ این معنی بر دل خود مقرر و مکرر گرداند تا از ین آفات بکرم اللہ تعالی
خلاص یابد - جوامردا احوال این راہ دور و دراز ہست بتقریر و تحریر در نمی آید ترا گفتم کہ شیخ می باید
آنگاہ او ترا چنانکہ داند راہ نماید واللہ ولی التوفیق - والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام
علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین؛

صحیفہ سیوم در نیت - مرادات دارین اخروی بخیر حاصل باد - بدانکہ نیت در اعمال شرط
است اصلی و اصلی قوی است و بی آن ہرگز سر رشتہ این کار بدست نیاید و شاہد جز آن رخ
ننماید عزیز من خواستم تا ترا حرفے از کار نیت آگاہ کنم کہ بدانی نیت و حقیقت نیت چگونہ است
بدان نور اللہ قلبک نیت شرط است و بی شرط مشروط دست ندہد قال علیہ السلام الاعمال
بالنیات وقال لکل امرئ مانوی وقال نیۃ المؤمن خیر من عملہ وقال ان اللہ
لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم جوامردا
معنی نیت ارادت است تا ہر عملی کہ در وجود تو آید بنگر کہ در آن ترا باعث چہ بودہ است وما
آن را بر سہ مرتبہ بیان کنیم مرتبہ صافی - مرتبہ دوم کدرہ مرتبہ سیوم ممتزج - صافی آنکہ باعث
وی جز لقاء اللہ تعالی نبود اولئک ہم المؤمنون حقا کما قال یدعون ربہم بالغداۃ

وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ وقال فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا ؕ وکذ باعثہ مرائی است - ای جوانمرد ریا برآں می دارد و طلب جاہ و دنیا مے آرد بداں اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اما ممتزج را مراتب بسیارست و ہر یکی ازاں بر اندازہ نیت خیر ماجور بود وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ المشرکین وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُہُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَہُمْ مُّشْرِکُوْنَ دریغا شنیدہ کہ بہشت ابرار آنست کہ در وحور و قصور و نعمت ہائی دیگر بود اما بہشت عشاق دیگر است لا فیہا حُوْرٌ وَّلَا قُصُوْرٌ وَّلَا لَبَنٌ وَّلَا عَسَلٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۵

صحیفہ چہارم در حقیقت نیت اِعْلَمْ اَرْشَدَکَ اللّٰہُ اَلنِّیَّۃُ ہِیَ الْاِرَادَۃُ الْبَاعِثَۃُ لِلْقُدْرَۃِ الْمُنْبَعِثَۃِ عَنِ الْمَعْرِفَۃِ جوانمرد ہیچ کارے از تو در وجود نیاید مگر بدیں سہ اصل یکے قدرت دوم ارادت سیوم علم زیرا چہ ہیچ ارادت است و تا ندانی کہ فلاں چیز نافع است ہرگز ارادت تحصیل آن در تو پیدا نشود تا تصور نکنی کہ فلاں چیز مضر است ہرگز در ترک آں سعی نہ نمائی و ازاں محترز نباشی و ارادت باعث قدرتست زیرا کہ قدرت خادم ارادت است بتحریک اعضا جوانمردا انبعاث ارادت بواسطہ علم آمد و انبعاث قدرت بواسطہ ارادت و نیت عبارتست از میلی جازم باعث مر قدرت را از نیجا ترا معلوم شد تا بدانی کہ عمل مدام بود مگر بہ نیت و نیت تمام بود مگر باخلاص و اخلاص بتصفیہ باعث بود از جمیع شوائب پس نیت بہر اجزار عمل بود شرط زیرا کہ مراد از اعمال آنست کہ روی دل بخیرات مائل بود و از منکرات متنفر و ہر چند باعث خیر قوی تر میل قلب بذکر و فکر کہ موصل اند بانس و معرفت بیشتر بود جوانمردا مقصود از وضع جبہہ بر زمین جز خضوع دل نیست شنیدہ کہ عمر رضی اللہ عنہ مردی را دید بوقت نماز در رکوع بغایت شیب بلند فرمود یا صاحب الخشوع فی القلب لا فی الرقبۃ الخشوع فی القلب لا فی الرقبۃ و مطلوب از زکوۃ ازالت ملکیت بل دفع رذیلہ بخلست و آں قطع علاقہ دلست از مال و مراد از اضحیہ نہ گوشت و خون وے است بل مقصود ازاں تقوی دلست بتعظیم شعائر باری تعالی

لَن یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُومُھَا وَلَا دِمَاءُ ھَا وَلٰکِن یَّنَالُہُ التَّقوٰی مِنکُم عزیزمن ایجاداتی کہ نِیَّۃُ المُومِنِ خَیرٌ مِّن عَمَلِہٖ چہ بود زیراکہ النیۃ عبارت عن نفس میل القلب الی الخیر وھو متمکن من حدقۃ المقصود فھو خیر من عمل الجوارح و مراد ازیں سرایت اثر او ست بمحل مقصود آں دل ست وازینجاست کہ عملگی اعمال قلب بدون جوارح موثر است تاثیری تمام وعمل جوارح بے حضور دل ھباءً منثورا است۔ وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورا ہ والسلام۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ہ

صحیفہ پنجم در نیت ایدک اللہ یا اخی ہنوز دانم انچہ نبشتہ ام ترا کفایت نیست۔ بدانکہ دانستن خیر ہر دو نوع است و شر نیز دو یکی عاجل۔ دیگر آجل۔ عاجل چنانکہ بدانی شکر شیر نیست و لذیذ بباید خوردن ولیکن ندانی کہ شاید از خوردن آں خون در تن بشورد و صفرا بیفزاید و چنداں امراض ازاں حادث گردد یا مرضی خفی بود دراں مضرت رساند وازاں رنج بینی دوم آجل است کہ بشناسی صبر تلخ است و مکروہ طبع و مزاج زشت بوی و بدمزہ است ولیکن دافع امراض است کہ بداں ترا شفا حاصل آید بسبب صحت خود براں راغب شوی وہمچنیں شر در بعضے آنست کہ فی الحال اثر مضرت آں چیز پیدا شود چوں سموم قتالہ و بعضے آں بود کہ اثر آں بدیر ظاہر گردد چوں غبار و دخان و امثال آں ای دوست بدانکہ معاصی اگرچہ بظاہر ترا لذیذ نماید و میل طبع دراں بیشتر بود لیکن بعاقبت جز عذاب دردناک حاصل نبود و ترک معاصی ہر نفس بغایت صعب بود و لیکن ازاں ہمہ منافع ابدی روزی گردد و چوں علم از ہر دو چیز حاصل گشت ہر آئینہ ارادت جذب منفعت و دفع مضرت در دل ظاہر گردد و قدرت کہ خادم اوست در تحصیل آں سعی نماید تا غرہ الستوی بدانچہ ترا نیتے باعث شود بر عملی صالح کہ دراں چندیں نوع خطرات شیطانی و نفسانی بود یا خود از سر عادت از تو کاری نیک در وجود آید عزیز من کم من صائم ولیس لہ من صومہا الا الجوع والعطش وکم من تالی القرآن والقرآن یلعنہ۔ جواں مردا شنیدہ کہ ابن سیرین بر جنازہ شمس الحلیم خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نماز نگزارد از انس پرسیدند گفت نیت نیافتم و عزیزی گفتہ است

چندین سال بود تا می خواستم بزیارت کعبہ روم بوقت عزمیت نیت نیافتم نرفتم خواجہ اویس قرنی بزیارت پیغامبر علیہ السلام نیامد از انکہ نیت نیافت بتعلیل بفرمان مادر کرد شنیدہ کہ احمد معشوق ہرگز نماز نکردے و در بزرگی چناں بود کہ فردا رقیامت اولیا حق آرزو برند کہ کاشکے ما خاک بودمی تا احمد معشوق بداں قدم نہادے جوانمردا نیت مردان حق تو چہ دانی کہ چگونہ بود کہ الاعمال بالنیات اینجا معلوم گرددای دوست باید بہمہ وجوہ متفقد نیت باشی و در بواعث بافصی الغایت نظر کنی و از غدر شیطانی و مکر نفسانی امین نباشی و نیز دشمن را درین مقام زعم گاہے عظیم است تکی در خاطر تو القا کند کہ چوں نیت صافی نیست رنجے مبین و مشقت بی فائدہ تحمل مکن ہیہات ای دوست ایں مداں ماند تا تراقوت ایں مقلہ نبود خطے ننویسی و تا استعداد ابوحنیفہ نباشد چیزے نخوانی دریغا و ہزار دریغ ایں غلط محض است زیرا چہ آنچہ بتحریر افتاد نیت صادق الست و بدان مرتبہ ہم از ابتدا رسیدن محال است اما تو در کار ہائے خیر مشغول میباش و در خلوص نیت جد و جہد می نما و در دفع شوائب بالغا مابلغ کوشش مے کن و امیدوار میباش تا از نیت مغشوش بہ نیت خالص رسی انشاء اللہ تعالیٰ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفہ ششم نیز در نیت

سعادت دارین نصیب وقت برادری یاد چناں دانم کہ ہنوز در نیت چیزے مطلوب خواہد بود۔ برادر اطال اللہ بقارک فی رضاہٗ کہ نیت باید مقارن عمل بود نہ مفارق زیرا چہ اگر ترا روز دوشنبہ نیت حج صادق بود بسببی آں را فسخ کردے باز در روز پنجشنبہ بسبب وعدہ ہم صحبتاں یا شرم بعضے دوستاں دریا مانند ایں عزمیت حج میکنی آں نہ نیت بود نہ حج و نیز نیت را از شروط دانند نہ از ارکان جواں مردا نیت آں نیست کہ نیت برزبان گوئی و دل زاخلاص عاری بود باید کہ درین محل فکری عظیم کنی کہ آں نیت بحقیقت باعث چہ چیز بود برای کدام چیز است و آں خطرہ رحمانی است یا شیطانی و ایں معنی از اسرار قلب است و براں وقوف نیابی مگر بہ تصفیہ باطن از کدورات ماسوی اللہ و عمل باید بہر چونکہ

ممکن گردد بجا آری و در اصلاح نیت جد و جهد تمام نمائی خصوصاً در تصفیہ باطن و راہ گذرہای شیطان و نفس را مسدود باید کرد و طرفۃ العین غفلت را بخود راہ ندہد تا بکرم اللہ تعالیٰ غرض حاصل شود والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفۂ ہفتم در علم نور اللہ قلبک یا اخی علم رکنی اصلی است برای عمل چہ عمل بے علم در خطر عظیم است و عامل بی علم سخرۂ شیطان و نفس بود۔ عزیز من طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ قال عز من قائل وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ و دریں باب آیات و اخبار بسیار است پس باید کہ علم مفروض مقداری حاصل کند تا از بعض مکائد شیطانی و نفسانی امین تواند بود اما دانستن ہدایہ و بزدوی و اشارات ابو علی سینا و طوالع و مطالع شرط نیست بل آں قدر کہ در عبادت کار آید و از حلال و حرام و جواز و لاجواز با علم باشی ازیں قدر علم چارہ نبود و چوں آنقدر حاصل شد باید بعمل مقروں گردانی زیرا کہ علم برای عمل است و علم مر عمل را بمنزلۂ وضو است مر نماز را و راہ نمائی است بمقصد اگر کسی را رفتن ببغداد مطلوب باشد باید کہ طریق رفتن بیاموزد و صلاح و فساد راہ بداند و چوں آموخت و دانست باید کہ بزودی و احتیاط عمل بجا آرد و اگر ہمہ عمر در دانستن و آموختن صرف کند جز تضییع عمر عزیز نبود و ہرگز بمقصد نرسد ہم چنیں بعد از وضو جز بنماز و عبادت دیگر مشغول نہ شود اضاعت وقت کردہ باشد ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ جوانمردا عمر و وقت بغایت عزیز و فراغ غنیمت است باید کہ بکاری مشغول شوی کہ با انس و معرفت رساند و الا فَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ فردا شناسا برانداز معرفت امروز خواہد بود در لقا در عمل بجائے رسند کہ بی يَسْمَعُ و بی يُبْصِرُ و بی يَنْطِقُ و بی يَمْشِيْ آنجا است وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا خبر آنجا بود کہ تا بدانی کہ علم بجز کسب و جہت ندید و تحصیل آں جز از افواہ علما ممکن نشود ہیہات قال علیہ السلام مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا وَقَصَرَ اَمَلَهٗ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا بِغَيْرِ تَعَلُّمٍ۔ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اینجا دانی کہ چیست۔ الرَّحْمٰنُ

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ دریں مقام جلوہ کند۔ جوانمردا بند گانند خدای را کہ لوح محفوظ در نظر ایشان ست
تا ہر چہ گویند آں گویند و ہر چہ خوانند از آنجا خوانند بل چیزی دیگر ہم دانند کہ در لوح محفوظ
نبود و رلیغا منیخواستم اینجا سِر الرحمٰن علّم القرآن چیزی بیان کنم رخصت نیافتم عزیز من ایں دولت
بہ کسب تعلق ندارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ و نیز بکسب تعلق دارد و آں مجاہدہ
ریاضت و خلوص نیت و ترک ما سوی اللہ است دریغا بشنو رسول می گوید علم دو ہست علم
الْاَبْدَان و علم الْاَدْيَان۔ عزیز من علم ابدان علم ظاہر ست یعنے علم نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و
کلمہ شہادت و جز آں و ایں ہمہ بظاہر تعلق دارد و علم ادیان علم دل ست کہ بباطن متعلق است و
آں علم سِر قلب است و عبارت از وی بعلم دین کردہ است اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ اینجا
دانی کہ چیست و آں علمی عجیبست کہ عجائب علم جز اینجا حاصل نشود و ما اینجا از علم ابدان آغاز
کنیم و ابتدا از آں نماز است کہ اول مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ اَلصَّلٰوۃُ و نیز در کلمہ توحید پیش ازیں
صحیفہ در قلم آمدہ است از انجا معلوم شدہ باشد والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی
رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۞۔

صحیفہ ہشتم در نماز اعزک اللہ یا اخی تراچوں کار نیت معلوم شد اگر حق خواستہ است
رمزی از نماز اہل طریقت ترا بیاگا ہانم تا بدانی کہ حقیقت نماز چیست و چگونہ نماز میباید گزارد
قال اللہ تعالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ و قال۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ و قال۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوۃَ
و قال۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ و قال علیہ السلام اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّيْنِ
و قال۔ اَلْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ و نصوص و اخبار در نماز بسیار است بدانکہ نماز را شروط
و ارکانست شرط اول نیت است و دیگر طہارت بدن و ثوب و مکان است کہ یکی از شروط اعلیٰ ست
و آں وضو و یا غسل است و اگر قادر بر استعمال آب نبود بجای آب تیمم کند و ستر عورت و استقبال
قبلہ و جز آں چنانکہ در فقہ آمدہ است و ارکان از تکبیر اول تا قعدۂ آخیرہ۔ جوانمردا طہارت ظاہر است
و آں غسل را وضو ہست آب بجا آرند و جمیع فرائض و سنن و نوافل و مستحبات آں را زعات

کنند و در خانه و مکان احتیاط نمایند و طهارت باطن و آن دو نوع است یکی خاص و آن طهارت حواس
است از ممنوعات و دل از هواجس و وساوس و جمیع اخلاق ذمیمه دوم خاص خاص است و آن طهارت
معنی دل است از نجاست ماسوی الله ولیکن طهارت ظاهر را اثری تمام است برای طهارت باطن اگر
بحضور قلب بجا آری و آن سری است که از تعلق عالم شهادت با غیب خبر میدهد و اینجا این صحیفه بیان
سر آن تحمل نکند انشاء الله تعالی لعبد ملاقات بحضور گفته آید و باید که در نماز آنچه فرائض و سنن و آداب
از خواندنی و کردنی آمده است تمام بحضور دل بجا آری زیرا که حضور رکنی است اصلی اگرچه فقهای
ظاهر آن را از ارکان نمیدارند مگر عند التحریمه و نزدیک اهل طریقت آن خطای محض است و غلطی فاحش
چه نزدیک محققان اصل ارکان حضور است از اول نماز تا آخر زیرا چه میفرمایند لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُورِ
الْقَلْبِ و نماز از اول تا آخر همه نماز است فقیه اینجا تاویل میکنند که ای لَا صَلٰوةَ کَامِلَةً
اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ و اگر باز زائده داری خود مؤید قول ما بود ای دوست ندانم که در لا صلوة
اِلَّا بِطُهُوْرٍ چه خواهند گفت اینجا نیز بایستی که بگویند و همین تاویل کنند ولی طهور جواز نماز نبود همچنین
درین محل عزیز من چون دانستی که نماز از ابتدا و انتها نماز است پس حضور در تمام نماز فرض باید
نه بعضی والا نه بعضی از نماز بود نه تمام و مقرر باد بار در بحضور القلب برای الصاق است در لغات فهم
خواهی کرد یعنی میباید حضور در تمام نماز ملصق باشد نه بعضی تا آن نماز بود زیرا که طرفة العین اگر
حضور نباشد نماز نباشد پس بلا شک نماز فاسد شود اگرچه بعده حضور باز گردد لیکن مبنی بر فساد
فسادبود قال علیه السلام اَعْبُدْ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ عزیز من اگر مردی پیش بادشاه مجاز رود و بخدمت
بایستد و بادشاه بدو اقبال نماید و آن شخص درین محل بغیر او مشغول گردد چه گوئی که آن خدمت
بود و از بادشاه مستوجب غضب و مقت گردد یا نه جوانمردا ظاهر را نزدیک حق اعتباری نیست
می گوید اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ای سالم من غیر الله لِاَنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ
وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ و حضور خاصه دلست و از ین دل نه گوشت صنوبری میخواهم که آن
در جملگی حیوانات است بلکه دلی میگویم که قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ ـ وَ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی

عبارت ازان است لا یَسَعُنِی اَرْضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِن یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدِی الْمُؤْمِنِ از رسول
پرسیدند اَیْنَ اللّٰہ - فقال فی قُلُوْبِ عِبَادِہٖ - زیراکہ محل تجلی خاص اوست واز عالم خلق یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ
بَیْنَھُنَّ حکایت اوست وحساب وعتاب ہم باوست دریغا ہزار دریغ اہل ظواہر راہ سہولت گرفتہ
اند حضور را مقدار معین کردہ ذٰلِکَ مَبْلَغُھُمْ مِنَ الْعِلْمِ عزیز من ازیہر آن گفتہ اندکہ خود تدبیر
بلا ابتلا اندو یا سبب ضعیف عامہ مردمان زیراکہ این معنی عوام را بغایت دشوار است نباید
ازیں سبب بیکبارگی نماز را ترک کنند چنانکہ در خلایہا شہر کہ اکثر دروی نجاست مغلظہ
است حکم بپاکی کردہ اند لِاَنَّ الضَّرُوْرَاتِ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ وخلق ہم بدیں ماندہ وراہ طہارت
دل وحضور بیکبارگی مسدود کردہ اند نجاست را طہارت دانست وغفلت را حضور انگاشت
ھُمُ الَّذِیْنَ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا - وَضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ قال
علیہ السلام یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَجْتَمِعُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ وَیُصَلُّوْنَ وَلَیْسَ فِیْمَا
بَیْنَھُمْ مُسْلِمٌ وحیلہ صریح است تا حدی کہ از اسلام بیرون آوردہ است اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ ذٰلِکَ ونیز چگونہ حکم بسہولت بانکنند وراہ حیلہا نگیرند زیرا چہ بیشتر این قوم بردر ملوک
وسلاطین میباشند وخود را وقف رضا ایشان میکنند ومنکرات قبائح ایشان را تصدیق میدہند
وچند ان مقدمہ دیگر ہر ان می افزایند وچہار زردوزی محرم ومرصع می پوشند وبیت المال
بناوجہ میستانند ودر حظوظ نفس امارہ خود بمصرف می رسانند وخطیبان باطل آنہا ابریشمیں
مشغول بزر مرصع ومکلل بر سر منابر برمی آیند وہیچ از حدیث اِنَّ مَا اَخَافُ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ
نمی اندیشند وبا ایں ہمہ فضیحتی در سودائی وعظ ونصیحت میکنند واز اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ خبر ندارند چرا مر ایں قوم کہ خود چنیں باشند بدیگری چہ گویند وچہ ہمیں
راہ نمایند اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ ای دوست برای حضور خلوت وانزوا وترک ملا
یعنی وتصفیہ وتخلیہ شرطست واگر ایں دولت بی خلوت ممکن بودی پیغامبر ما ابودے علیہ
السلام - وآن شنیدہ کہ پیش از نزول وحی سالہا در غار حرا لکار دل مشغول بود -

وبعد آں خود کیفیت ترک و تجرید و مجاہدہ و عبادت و نفی فضیحتی تو رَمَتْ قَدَمَاهُ وَمَا بَاتَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ اللّٰهِ مِنَا عزیز من نماز را صورتی تصور کن کہ دل وی نیت است خالص و روح و حضور است و تن وی اعمال ظاہر است و اعضار ہیئۂ ادار کان و حواس او تعدیل ارکان و تحسین قراءت است و اینجا نیکو بنگر تا ہر کدام ازیں مذکورات کہ در نماز نباشد آں نماز چناں بود آں صورت بی آں جزو دریں کار جہد کن و خود را از غفلت نگاہ دار و دولت حضور بدست آر ایام حیات را غنیمت شمار و الله الموفق والحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین

صحیفہ نہم در نماز اَطَالَ اللّٰهُ عُمْرَكَ فِي رِضَاهُ ہنوز م چیزی در نماز باید نشست وآں طہارت حقیقی است کہ نزدیک اہل تحقیق ہیچ نماز بی آں درست نبود یعنی طہارت دل از کل ماسوی الله اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ عزیز من نماز ذکر است وی گویند اذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ ای اذا نسیت غیرہ دل میباید از غیر کلی خالی بود تا ذکر تواند بود چوں مرد اتن تبع دلست کہ اِنَّ فِي ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْبَدَنُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْبَدَنُ كُلُّهٗ ہر آئینہ اگر دل نجس بود بدن را چگونہ پاک توان گفت و با نجاست ظاہر تو ہم دانی کہ نماز درست نبود زیرا چہ پاکی تن شرطست و بعضی خود آں را رکن میدارند و پاکی تن تبع پاکی دلست و تا دل از غیر حق تخلیہ نپذیرد ہرگز پاک نبود اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ و در ہر نماز کہ شرط و یا رکن در خلل بود نماز جائز نباشد و ایں اعلیٰ مرتبہ صدیقان است و مرتبۂ **دوم** وسط است وآں پاکی تن و جامہ و جای حواس ظاہرہ و باطنہ است و مرتبۂ **سیوم** ادنیٰ است وآں پاکی تن و جامہ و جای از نجاست ظاہر است و احکام ظاہر شرع بیان آنست چوں مرد شخصے است من او را می دانم او بوقت وضو بقوت روحانی کہ دارد روح خود را می بیند کہ بآب زلال رحمت حق وضو کند و خود را از نجاست کل ماسوی الله تعالیٰ پاک می کند و بوقت نماز او را مشاہدہ و معاینہ می کند و قراءۃ او را استماع می کند و طریق تسبیح وی میشناسد چنانکہ ترا بر ظاہر خود وقوف است او را بر باطن خود اطلاع است شعر

قلوب العارفین لہا عیونٌ ؛ تریٰ ما لا یراہ الناظرونا ؛ ونزدیک اہل حقیقت این لغایت سہل است
بل گناہ ہے عظیم اگر ہم بدین بماند زیرا کہ عزیز من ایچنین نیز از غفلتہا بود بل مرد را باید ازین مقام
ترقی نماید تا بحق چناں شود کہ از خود و روح خودش خبر نہ بود ذکر و ذاکر اینجا در مذکور محو شود دانی
چہ خوش گفتہ بیت درخویش گم کہ من چہ نامم ؛ معشوقم و عاشقم کدامم ؛ چو الفرد اچوں حالہا
حاصل شد پس توجہ بظاہر راست بقبلہ کن و توجہ باطن بحق زیرا کہ اگر ذرہ روی دل بغیر حق
متوجہ بود نماز فاسد گردد و چوں توجہ راست شد از ہر دو عالم برآ و تکبیر بر جہاد گو آنگاہ بمناجات
درآی کہ المصلی یناجی ربہ و خود را در میان بار فصل لربک وانحر یعنی در مقام خود را
قربانی کن و سر دیگر است اینجا و آن آنست کہ می فرماید انحر نفسک فصل ان شانئک
ہو الابتر ہر آئینہ چوں خود را نحر کنی نماز درست باشد و انیت تو کہ دشمن تست مقہور گردد اگرچہ
مفسران نحر راست بر سینہ داشتن گفتہ اند صل صلوٰۃ مودع ای مودع لنفسہ
الی اللہ ان تکون لصاحب النفس الیہ سبیلا ہ دع نفسک وتعال ۔ در اینجا میگوید
یا موسیٰ اخلع نعلیک ۔ ای موسی از انانیت و انیت بیروں آی و نعلین خویشی و خویشاوندی
از خود بینداز و ترک دو عالم گوی ۔ ای عالم الغیب و شہادۃ آنگاہ قدم در عالم توحید نہ ۔
فانک بالواد المقدس طویٰ تا آنجا مستوجب وکلم اللہ موسیٰ تکلیما ہ توانی بود
زیرا کہ این کلام از وجر بود و توان شنید الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد وآلہ اجمعین ہ

صحیفہ دہم نیز در صلوٰۃ ۔ اسعدک اللہ فی الدارین یا اخی بدانکہ نماز اہل حقیقت
حقیقت نماز است و بدان رسیدن و چناں گزاردن صعوبتی تمام دارد ولیکن کوشش
میباید کرد تا اگر حق تعالیٰ میسر گرداند والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا اما حالی
غافل مباش و باری چنین نماز ادا کن کہ چوں تکبیر تحریمہ خواستی گفت باید دل از غیر حق پاک شدہ
و جز حق کس را مستحق بزرگی ندانی آنگاہ اللہ اکبر درست بود و در وجہت وجہی باید روی دل

من کل الوجوه متوجه حق بود والا کاذب تو هم دانی که سزاوار چه بود یُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وچون
الحمد لله گفتی بدانی که در عالم هیچ کس مستحق حمد نیست و او بجمیع محامد سزاوار است که الف ولام اینجا برای
استغراق جنس است و در رب العالمین دانی که لَا رَبَّ سِوَاهُ و در الرحمٰن الرحیم در عالم رجا
فراز آئی و از رحمت و کرم حق نصیب امید داری و بدان واثق باشی و در مالک یوم الدین عالم خوف
را مشاهده کنی که قیامت روزی عظیم هائل است و وعده آن هم حق است و آن روزیست
که یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ وچون اِیَّاکَ نَعْبُدُ گوئی
بدانی که لَا مَوْجُودَ سِوَى اللّٰهِ و در اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بحقیقت شناسی که لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰهِ -
جوانمردا تمام علم سلوک درین دو آیه مندرج هست زیرا چه یکی در تخلیه است و دوم در تجلیه اِیَّاکَ
نَعْبُدُ تخلیه دل است عما سوی اللّٰهِ بِالْکُلِّیَّةِ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تجلیه است بذکر الله آنجا
اعراض عما سوی اللّٰهِ بِالْکُلِّیَّةِ حاصل آید و اینجا اَلْاِقْبَالُ اِلَی اللّٰهِ بِالْکُلِّیَّةِ روی نماید
پس مناجات و دعاست عزیز من سری عظیم است درین سورت اول مدح و ثناست بعده
التماس و دعاست در اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ چه دانسته جوانمردا آن راهی است که درآن راه بحق
رسد وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ انبیا و اولیا اند که بدین دولت مخصوص اند ای
دوست دران کوش که هرچه در نماز میخوانی بدان صادق و مصدق باشی والا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ
عَلَی اللّٰهِ وَکَذَّبَ و در حضور جهد کن و در اخلاص کوشش نمائی و هر نمازی که بگزاری دران
حال خود در امراقب باش تا اگر دران حضور نبوده باشد بازگردانی و بدان مواظبت کن امید بود
بر حکم طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ این دولت دست دهد و نیز برین نماز قناعت مکن همیشه از حق
التماس نما تا نماز حقیقی رساند دست طلب بدامن مطلوب رسد ان شاء الله تعالی
الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد و آله اجمعین -

صحیفهٔ یازدهم در نماز

نور الله قلبک یا عزیز بنور المعرفة آنچه نبشته ام در نماز
دانم که ترا هنوز کفایت نخواهد بود مقرر دان نماز بر ۳ قسم است نماز عوام و نماز خواص

ونماز خواص الخواص چنانکہ پیش ازیں مجمل بیان کردہ شدہ است واینجا مفصل باز نمودہ آید عزیز من نماز
عوام آن است کہ نیت کند ومسواک ووضو بآب بود در جامہ ومکان وتوجہ بقبلہ احتیاط بجا آرد و
در شرائط وارکان وتحسین قراءۃ چنانکہ داند رعایت نماید لیکن با سہل حضوری اما عند التحریمۃ
واما بین الصلوۃ مثل خطرۃ او طرفۃ العین کہ نزدیک فقہاء اہل ظواہر آں نماز بود وتیغ سلطان
را مانع باشد ولیکن عند اللہ آں زمرۂ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ سَاہُوْنَ باشد۔ زیرا کہ این طائفہ بیشتر
ندانند کہ چہ خواہند وچہ کنند ودر کدام حال اند حرکاتی چند بر سبیل عادت بجا آرند دل در کار دیگر
وزبان در کار دیگر یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ مَا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ **بیت** تن درون نماز ودل بیروں ٭ گشتہا
مے کند بہمانی ٭ وبعضی خود ازیں طائفہ نماز جز خوف امیر یا شرم خلق نکنند ودر طہارت رعایت
نمایند عزیز من قُلْ فَمَنْ یَّمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا
بَلْ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ٥ واین قوم را نہ وقوف بر سر وضو است ونہ بر اسرار
نماز ونہ بر علم قراءۃ وغیر آں واگرچہ بود چوں عمل بداں نکنند گوئی نبود وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ
عَلٰی شَیْءٍ اَلَا اِنَّہُمْ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ ٥ جو المرد ا۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰہُمْ
ذِکْرَ اللّٰہِ ونماز خواص ہست وآنچناں بود کہ آں قوم بر سر وضو واقف ودر نماز حاضر ودر قراءت
متدبر ودر افعال متفکر ودر شرائط متامل ودر اطلاع حق متیقن ومراعی اوقات ومحافظ
جماعت باشند جو المرد ا در زمانہ ما ایں چنیں قوم اگرچہ نادر اند بلکہ در حدود عدم ولیکن
نزدیک اہل تحقیق خود آں نماز نبود زیرا کہ دریں نماز غیر را مدخل است چہ اینجا مشغولے
بہ نماز است نہ بحق ومراعات شرائط است وارکان نہ مشاہدہ باری عز اسمہ وآں شرک محض است
وشرک نجاست مغلظہ وَلَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ مَعَ النَّجَاسَۃِ ای دوست لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا
مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی اما نماز خواص خواص آنست کہ ظاہر شاں ہمیشہ از لوثات
پاک بود ونیت ایشاں جز حق نبود ودر باطن مبارک شاں جز حق نگذرد ودر مشاہدہ حق
مستغرق باشند حال ایشاں قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ بود توجہ ظاہر بقبلہ وتوجہ باطن بحق

بحق نداند که چه خوانند اگر از آن حال شان باز پرسی ندانند از خود و از غیر خود خبر نبود و تا ندانی
که این معنی مستحیل است جوان مرد امیر المومنین علی کرم الله وجهه را تیرے در پای خلیده بود
و در بیرون آوردن آن صعوبتے بود چون در نماز ایستاده بیرون آوردند هیچ خبر نداشت ۔
جوانمردا تاملی کن دران حال که ترا مهمی سخت پیش آید و تو در دفع آن متفکر گردی هیچت
معلوم بود که کجائی و در پهلوی تو کیست و کسی چه میکند یا چه میگوید یا چیزے رفته بود که در
تحصیل آن تفکرے تمام با هتمام کنی یا دوستی که سالها در اشتیاق او بوده باشی ناگاه بتو
رسد و تو بتمام دل بدو مشغول شوی والله که هیچ معلوم نباشد که در چه حالی و در چه کاری
ای دوست هم ازینجا قیاس کن که حال مستغرق بالواحد الحق بیش ازین است وقتی شیخ مارا
ذکره الله بالخیر گفتند که امام شما چنان میخواند که در نماز کراهتی می باشد خدمت شیخ متعنا الله
بسوگند بر زبان مبارک راندند که چندین سالست که او مارا امامت میکند ندانم که چگونه
می خواند بعده او را از امامت منع فرمودند و آن تاریخ اشارت امامت بجانب این
فقیر است آری ای دوست حضور چنین میباید تا نماز مقبول بود حق تعالی مارا و ترا نیز بدین
سعادت رساند بمنه و کرمه و تو هم جهدی میکن کوشش می نمائی و نظر بر کرم حق میکن بیت
مامی کوشیم و دیگران می کوشند ٭ تا بخت کرا بود کرا گیرد دوست ٭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

صحیفهٔ دوازدهم در نماز ای دوست وَفَّقَکَ اللّٰهُ عَلَی الْاِحْسَانِ هنوز در نماز
چیزی در خاطر می گذرد میخواهم که از آن عزیز دریغ دارم و آن آنست که آن برادر را در خاطر
آید که چون حضور در نماز شرطی قوی و رکنی اصلی است پس قول فقیه چه گوئی حق است
یا باطل و آن قول این فقیر شنیده است مخالف جمهور فقها است زیرا که فقها حضور را جز
عند التحریم والتسلیم شرط نمیدارند و در باقی نماز شرط نیست دریغا هزار دریغ ندانم تا وَمَنْ
یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ۔ وَاِنَّ الصَّلٰوةَ

تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ راچہ تفسیر دانستہ اند واز کَمْ مِّنْ قَائِمٍ حَظُّہٗ مِنْ صَلٰوتِہٖ
التَّعَبُ وَالنَّصَبُ وَلَیْسَ لِلْعَبْدِ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْہَا ایں قوم راچہ معلوم
است وآں راچہ تاویل می کنند جوانمردا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ
آنگاہ باشد کہ در وی ہیچ وجہ غفلت نباشد زیرا چہ غفلت از حق افحش وانکر است وفقیہ از
تکبیر تحریمہ تا قعدۂ اخیرہ ہمہ نماز میگوید یا نہ پس تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ در ہمہ نماز باید بود الا
چیزی از نماز بود و چیزے نہ واین چنیں خود عبث بود ای دوست آں شاہ یعنی محمد رسول اللہ
اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْہَا آں حضور خود برای نماز در نماز فرمودہ است ...... ولیکن حضور
بحق دیگر است دریغا کجائی ہم از وی بشنو میگوید لَیْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْہُ
ہیہات ہیہات ایں چہ وعدہ و وعید است چندگاہ از دست ایں حدیث در خونابہ بودہ ام جوانمردا ایں
حضور است کہ نماز را در وی مشارکتی نبود از قرآن بشنو می گوید فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ وَاِنَّ
اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ای دوست میگوید اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اے جانم فداش باد اسرار حضور
ہم دریں آیت مبین است ولیکن ترا چہ معلوم واندر آنچہ میگوید وَاذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا
ای دائما بلا انقطاع ہیہات اینجا چہ تاویل خواہند کرد امر صریح است بحضور دائم در نماز
بطریق اولی کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ دریغا دریں محل تا چہ اسرار در خاطر بود نہ نبشتم کہ صحیفہ
تحمل آں نداشت ولیکن اندکی از تو دریغ ندارم عزیز من ظاہر امر برای وجوب است و غفلت
ضد ذکر است وقولہ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ ونیز ظاہر نہی موجب تحریم است وقولہ حتّٰی
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ اگرچہ اینجا التعلیل نہی برائی سکر آلست ولیکن ایں معنی در غافل نیز
موجود است چوں سبب را عام داریم حکم مطرد گردد وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ آنگاہ بود کہ حضور
در تمام نماز بود واز غفلت بہمہ وجوہ منزہ باشد واندر آنچہ پیغامبر فرمودہ است اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ
تَمَسْکُنٌ وَتَوَاضُعٌ حضرت با الف ولام وکلمہ انما برائی تحقیق مذکور است وتحقیق غیر آں است
دریغا ندانم ترا چہ تاویل کند اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ راچہ جواب خواہند گفت زیرا چہ مناجات با غفلت

نبود و نیز غافل را ہرگز در حالۂ غفلت ذاکر نتوان گفت پس اِلّا مَا عقل منہا اینجا بدانی کہ چیست عزیز من فقیہ را دریں مقام معذور دار کہ آں مسکین خبر از باطن ندارد می گوید نَحْنُ نَحْکُمُ بِالظَّاہِرِ از بہر خدای تامل بکن کہ در نماز ہمہ ذکر است و چندیں جای نماز را بلفظ ذکر یاد کردہ است چگونہ غفلت را از اندک و بسیار در و مساغ بود و از رسول بشنو میگوید مَنْ لَّمْ یَخْشَعْ قَلْبُہٗ فَسَدَتْ صَلٰوتُہٗ و ہرگز خاشع غافل نبود و اگر بود نماز باطل باشد لَا یَحْضُرُ فِیْہَا الْقَلْبُ فَہِیَ اِلَی الْعُقُوْبَۃِ اَسْرَعُ و آں حضور کہ گفتیم در تمام نماز بود و الا بعضی نماز بود و بعضی نہ زیرا چہ ہر چہ با حضور است نماز است و انچہ بحضور است گناہ ست سبب آنکہ عقوبت جز بگناہ نباشد و گناہ حرام است و حرام را ہر کہ حلال تصور کند کافر است و ہیچ دانی کہ آں عزیز خدای چہ فرمودہ است۔ مَنْ عَرَفَ یَمِیْنَہٗ اَوْ شِمَالَہٗ وَہُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ و قال علیہ السلام اِنَّ الْعَبْدَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ فَلَا تُکْتَبُ لَہٗ سُدُسُہَا وَلَا عُشْرُہَا وَ اِنَّمَا یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ اِلَّا مَا عَقَلَ مِنْہَا و قال اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ یا اخی اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ اِلَی اللّٰہِ فَاَقْبَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فَاِذَا الْتَفَتَ اَعْرَضَ عَنِ اللّٰہِ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ از قرآن بشنو وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی اعوذ باللہ من ذلک و التفات باطن بغیر حق ہمانست کہ غیر حق در خاطر گذرد و آں زشت تر از التفات ظاہر است اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ و الحمد للہ رب العالمین۔ و الصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفہ سیزدہم ہم در نماز اصلحک اللہ ای دوست دانم کہ ترا اینجا آرزو کند تا چنیں حضور چگونہ دست دہد و ایں نعمتی بی بدل بچہ طریق حاصل آید۔ جوانمردا در صحیفہ سابق نبشتہ شدہ است و اینجا نیز کشادہ تر نویسیم تدانکہ بعد عنایت اللہ برای حضور دل حالی سہ چیز ببابد یکے توکل بالیقین دوم صدق در جمیع امور سیوم محافظت حواس ظاہر و باطن از غیر حق من کل الوجوہ و تا ندانی کہ ایں دولت کسے را بیکبارگی دست دہد

اگرچہ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ مقرر است لیکن ای برادر دریں کار خلوت وانزوا و دفع ہوا و منع ہواجس و قطع تعلقات و شواغل و اعتزال الخلق و ترک مالایعنی شرط است واین معنی بیک بار کجا ممکن گردد ہر روز قطع تعلقی کنی و ترک مالایعنیک واجب بینی و موضع تنگ و تاریک و خالی اختیار کنی و خود را مردہ مے شمار و مخلوقات را معدوم می انگار و در تصفیۂ دل کوشش ہیجا و در محاسبۂ نفس مشغول شو عزیز من از کل ما شغلک عن ربک فہو شیطان محترز و مجتنب میباش و دل را از خس و خاشاک ماسوی اللہ پاک میکن و دست در دامن خوف و رجا و حیا می زن و حق تعالی را حاضر و ناظر میدان امید بود کہ نور حق بر دل تجلی فرماید و شاہد ایمان رخ نماید انشاء اللہ تعالی العزیز۔ عزیز من حالی بر تو واجب آنست کہ گفتیم یعنی ابھی صحت شرائط نیت و طہارت و توجہ قبلہ بدانی کہ کدام نماز است و چند رکعت است و چہ میباید خواند و چہ میباید کرد و معانی و اسرار آں بر خاطر داری با خشوع و خضوع گزاری و ظاہر و باطن متحد داری از رسول بشنو مے گوید اَللّٰھُمَّ اَصْلِحِ الرَّاعِیَ وَالرَّعِیَّۃَ یعنی القلب والجوارح زیرا چہ اصلاح جز در اتحاد نبود۔ جوامرو اگرچہ آں مقام فردو است اما چوں بریں نمط مواظبت نمائی حق تعالی بر برکت آں ترا بنمازی رساند کہ از خود و از غیر خود فارغ آئی عائشہ رضی اللہ عنہا می فرماید کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُنَا وَنُحَدِّثُہٗ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَکَاَنَّہٗ لَمْ یَعْرِفْنَا وَلَا نَعْرِفُہٗ عزیز من وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ازینجا گفت اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ اما توجہ دانی کہ ذکر چہ باشد ای دوست تا ذاکر در مذکور محو نشوند واللہ ہنوز ناقص بود و اینجا مقامے است کہ حرکات و سکنات و حروف و اصوات و جوانب و جہات را در وی مدخل نیست ارجو من اللہ الوصول الیہ۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۵

صحیفہ چہاردہم در زکوۃ طَیَّبَ اللّٰہُ عَیْشَکَ بِالسُّنَّۃِ یا اخی بدانکہ علم زکوۃ و کیفیت آں در کتب فقہا مسطور است و آنرا انجا معلوم کردہ باشی اما من اینجا بہر تو رموزے چند

خواہم نبشت اما ماہو المقصود منہا بدانی ان شاء اللہ تعالیٰ مقرر داند مقصود از وجوب زکوٰۃ ازالت رذیلہ بخل است زیرا کہ بخل از جملہ مہلکات است و زکوٰۃ سرحد بخل است و آں برائی امتحان و ابتلا است مر اغنیا را و نیز غرامتی است بر اہل دنیا بمحافظت مال کہ آں مذموم اللہ است غرض من محبتِ دنیا کفر است و کذلک قال حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَرَأْسُ الْخَطَايَا الْكُفْرُ جوانمردا سالک را خود جمع مال حرام ہست بلکہ زیادت از قوتِ روز گرفتن روا نیست و او از زکوٰۃ دادن و ستدن مبرا است و لیکن نیز بروی زکاتی ہست و آں زکوٰۃ نعم باری است کہ بروی ارزانی داشتہ است و آں از جہت ظاہر سلامتی بدن و حواس و عقل و دیگر قدر نیست و از جہت باطن خود چہ تقریر تواں کرد وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا و زکوٰۃ شکر نعمتہا واجب است باید قدر تہارا مخادم نگاہداری و قوت ہا را در کار خدای صرف کنی و بوسع طاقت ارباب حاجت را بظاہر و باطن محمد و معین باشی و آں از جملہ امانات خدا تعالیٰ تصور کنی وَاِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا و چوں چنیں کنی ہر آئینہ ادای زکوٰۃ ظاہر و باطن کردہ باشی و حق نعمت گزاردہ باشی اما صدقہ آنست کہ ورای زکوٰۃ از مال خود بمستحقان دہی چناں مردانہ ز دیک من حق و صواب آنست کہ مَا بَقِيَتْ عِنْدَكَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتَ اِلَيْهِ لِاَنَّ الضَّرُوْرَاتِ تَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا و از سوال ظاہر و باطن اجتناب فرض است خود را از جملہ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ گرداں و انچہ بتو رسد اگر ضعیفی دریابی از قوت یوم بدرویشاں دہ و اگر از اصحاب قوتی تمامی ایثار کن وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ و جز بحاجت ماسہ نگیر اگرچہ بر نیات خیرات بود یا طالب الدنیا لتبر نذلک لہا ابر و آنچہ دہی دراں معطی حق را داں و خود را درمیاں مبیں مال ازاں او ست توفیق از وست از مَنّ وَاَذٰى احتراز کن و ہر کہ از تو زکوٰۃ و یا صدقہ قبول کند حق او در ذمہ خویش تصور کنی نہ حق خود بروی و عطا را در مقابلہ خدمتی و جذب منفعتی و دعا و مددی و معونتے مدار کہ بداں سبب از ثواب بے نصیب مانی منافع و امداد و اجر

واز دیا داز حق تعالی چشم دار وَمَا اَسْئَلُکُمْ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ زیرا کہ ہر کہ
از تو چیزی قبول کند آں لطف است عظیم کہ درباب تو می فرماید منتی از و بر تو متوجہ مے گردد آرے
اگر زکوۃ است خود ذلیۂ مال تست کہ از تو گرفت واگر صدقہ است بلیہ جان تست کہ میستاند
وسبب دفع بلا ورنج و مطفی غضب پروردگار است واگر تلطف است سبب قرب باریتعالے
ومزید تو در انست ونیز اجر آں یکی بدہ تا بہفصد وبیش ازانست وجملہ منافع ابدی بسبب
ستانندہ بتو خواہد رسید وچوں اینجا بانصاف نگاہ کنی بدانی کہ اورا بر تو حقہا ومنتہاے
فراواں بود پس باید ستانندہ را بتعظیم واکرام نمائی وفضل وی بر خویش تصور کنی جوانمردا
می فرماید وَاٰتُوْھُمْ مِنْ مَالِ اللّٰہِ الَّذِیْ اٰتٰکُمْ اضافت مال بخود میکند تو کیستی کہ خود را
درمیان بینی وقال اَلْمَالُ مَالِیْ وَالْجَنَّۃُ جَنَّتِیْ فَاشْتَرُوْا جَنَّتِیْ بِمَالِیْ ہیچ دانی کہ چہ
نبشتہ ام باید کہ فکری کنی وہرچہ دہی ازاں حق دانی وتوفیق نیز از خدای تصور کنی والا
تو کجا ومال از کجا وتوفیق از کجا اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا
وَلَا تَمْلِکُوْنَ فلسا زنہار غافل مباش وبدانچہ نبشتہ ام گوش دار ودر اخفاء عطایا جہد
نمائی واوقات راغنیمت دار واللہ الموفق ۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی
رسولہ محمد وآلہ اجمعین

صحیفہ پانزدہم در صوم وَفَّقَکَ اللّٰہُ بالخیر یا اخی مقرر شناس کہ روزہ ماہ رمضان
فرض است قال اللّٰہ تعالی فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وقال کُتِبَ عَلَیْکُمُ
الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ ۔ والصلوۃ سِرٌّ بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَ عِبَادِہٖ
وَھُوَ رُبُعُ الْاِیْمَانِ لِاَنَّ الصَّوْمَ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ
وقال علیہ السلام اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وقال لِکُلِّ شَیْءٍ بَابٌ وَبَابُ الْعِبَادَۃِ
اَلصَّوْمُ وقال لِلْجَنَّۃِ بَابٌ یُقَالُ لَھَا رَیَّانُ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَھُوَ
مَوْعُوْدٌ بِلِقَاءِ اللّٰہِ تعالی واخبار وآثار دریں باب محصور نیست وکیفیت فرض وسنت

و مستحب از کتب فقه معلوم شده است باید هر یک را چنانکه آمده است رعایت نماید و از نواقص و مکروہات اجتناب واجب بیند و در آداب احتیاط نماید جوانمردا فقیه می گوید الصَّومُ الامساکُ عَنِ الاکلِ والشربِ والجماعِ من طلوعِ الصبحِ الصادقِ الیٰ غروبِ الشمسِ معَ النیت و فہم این طائفه تا اینجا پیش نرسیده است عزیز من چنین صوم جز مانع سیاست اولوا الامر شاید و ظاہرِ شرع بر جواز آن حکم کند لیکن روزه بحقیقت روزه ایست که ظاہر و باطن دران مستحل بود چنانکه بیان کرده آید ان شاء اللہ تعالیٰ و بہترین طرح صوم صوم مہتر داؤد است علیہ السلام۔ لانہ کانَ علیہ السلام یَصُومُ یومًا و یفطرُ یومًا زیرا که در حکمت است بر سر چیز که بملازمت کند طبیعت دران عادت گیرد اگرچه بر ضد طبع بشری بود و لیکن از وی متاثر نگردد و چون چنین بود رنج مجاہده کمتر باشد و می فرماید یا عائشه اجرُکِ علیٰ قدرِ تعبکِ و نصیبکِ و اگر صوم داودی نتواند صوم دوام اختیار کند و الا صوم پنجشنبه و جمعه را رعایت کند و ایام بیض و عشره رجب و شعبان بر خود لازم گیرد و نفس خود را در صیام ریاضت دہد و از شہوات و خطوط احتراز نماید و الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۵

صحیفه شانزدہم در روزه - برادر دینی را بخیر عمر دراز باد بدانکه روزه بر ۳ گونه است روزه عوام و روزه خواص و روزه خواصِ خواص روزه عوام آنست که یاد کردیم اما روزه خواص آنکه بعد الامساک حواس و جوارح را از جمیع ممنوعات شریعت و مکروہات محافظت کند۔ روی جابرٌ عن انسٍ عن النبیِّ علیہ السلام قال خمسٌ یفطرنَ الصیامَ الکذبُ و الغیبۃُ و النمیمۃُ و الیمینُ الکاذبۃُ و النظرُ بالشہوۃِ و در خبر است در عہد رسول علیہ السلام دو عورت صائمه بودند آخر روز نزدیک بہلاک شدند خبر بر رسول آوردند فرمود دو قدح آب بدیشان دہند تا بخورند و ہر دو قدح ہر یکے قے کردند یکی گوشت پارہا بیرون انداخت و دیگر خون خبر بردند فرمود ہاتان صامتا

عمّا احلّ الله لهما وافطرتا علی ما حرّم الله علیهما عزیزمن یکی از ایشان غیبت کرده دیگری استماع
نموده بود قال علیه السلام المغتاب والمستمع شریکان فی الاثم سمّاعون للکذب اکّالون
للسحت و روی مجاهد خصلتان تفسدان الصوم الغیبة والکذب ای دوست بدان
روزه را پی دراز است امّا بیاید همت را کار فرمائی و دران کوشی که اگر بروزهٔ خواص خواص
نرسی باری بروزهٔ خواص مخصوص گردی و از زمرهٔ عوام مستثنی شوی و چون چنین روزه
بتوفیق الله ترا میسر شد باید افطار بحلال کنی و اگر حلال میسر نشود باری بمباح اگرچه در
زمان ما مباح عزیز الوجود است لیکن بوسع و امکان در تفقد لقمهٔ حلال جهد بلیغ نمائی و از
صَامَ حَوْلًا وَافْطَرَ لَوْلَا احتراز کند عزیزمن از وجوهات ملوک و سلاطین زمانه و اصحاب دواوین
و عمّال و مقطعان و اهل فسق و بدعت و مشرکان اجتناب واجب است و اگر هیچ چه ممکن
نگردد بعد از سه روزی یکبار افطار کند و اگر نتواند بوقت حاجت ماسّه بقدر ضرورت از
یک نوع طعام وسط یا سهل ما نخورش که حالی مقوّم بدن و معین در عبادت بود استعمال
کند و دران وقت عنان شهوت محکم کند و از تردّه و ترفّه محترز بود و در مجاهده و ریاضت
کوشد و دامن دولت جوع از دست همت نگذارد و چون طعام اندک خورده شود بهر آئینه
آب نیز اندک طلبد خواب نیز کمتر آید و از اینجا سعادتها روی نماید در روزهٔ خواص خواص
آنست که آن را صوم القلب گویند و هو الامساک عمّا سوی الله وتحصل فی هذا الصوم بالفکر
فی ما سوی الله هیچ دانی چه میگویم عزیزمن اینجا دل از غیر حق روزه کند و جز بمشاهده
خداش افطار نبود قال علیه السلام صوموا للرؤیة وافطروا للرؤیة دریغا ازین
حدیث چه خبرداری حسنات الابرار سیئات المقربین روزه بحقیقت همین است
و روزهٔ اهل تحقیق هم چنین است زیرا که روزه تخلّق نمودنست بیکی از اخلاق باری تعالی
و اقتدا است بملائکه پس باید که چنین بود زیرا که آنجا عین وحدت است و آنجا محض
توحید از رسول بشنو میفرماید ابیت عند ربی یطعمنی ای یطعمنی بالمشاهدة

یَسْقِیْنِیْ بِالْمُوَاصِلَۃِ دریغا ہزار دریغ دریں حدیث چہ اسرار است کہ برصحرا نہادہ است لیکن ترا چہ معلوم ومن نتوانم کہ بیش ازیں بیاں کنم القصہ بطولہا عزیز من در اخفا صوم جہد کن تا صوم سر بود ومیانِ اصحاب اگر بدانی کہ روزہ ظاہر خواہد شد و یا مہمانی عزیز و یا مسافر غریب رسیدہ بود و یا عزیزاں را مطلوب بود افطار تو بر فور افطار باید لیکن چناں افطار کند گوئی روزہ داشتہ است آں روزہ بود نہ افطار و ہمہ حال او را حق منظور بود و ہر چند اختلاط از خلق کمتر کند حلاوت عبادت و توفیق طاعت بیشتر باشد اِیَّاكَ وَصُحْبَةَ الْخَلْقِ فَاِنَّهَا اَسْرَعُ وَبَالًا وَاَكْثَرُ خَلَلًا وَفَّقَكَ اللّٰهُ وَاِيَّانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَزَقَنَا الْخَلْوَةَ بِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥

صحیفہ ہفدہم قال اللہ تعالیٰ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وقال قتادہ رضی اللہ عنہ لَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالْحَجِّ وَنَادٰى اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِلّٰهِ بَيْتًا فَحُجُّوْا عزیز من در باب حج نیز آیات و اخبار بسیار است و فرضیہ حج نزدیک اہل ظواہر آنست کہ چوں آزادی عاقل بالغ را استطاعت باشد و موانع نہ حج بر و فرض است ادا باید کرد وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ٥ وکیفیت حج گذاردن ترا از کتب فقہ معلوم شدہ است ومن از خوف تطویل اینجا بیاوردہ ام جوانمردا آں حج عوام است کہ در ہر عام ہست اما حج خواص و خواص خواص دیگر است حج خواص آنست کہ اول نیت مقارن و خالص از انواع شوائب باشد و الا مَنْ كَانَ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهَا ای دوست مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ لاجرم اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا ہیہات ہیہات دریغ و ہزار دریغ آں کیانند کہ لا یُرِیْدُوْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ آنانند کہ قرآن الشان

خبر مے دہد یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ جانم فدائی خاکپای ایشان باد و آن قسم ثالث است کہ بیان خواہم کرد انشاء اللہ تعالیٰ غرض آنکہ چوں نیت صالح آمد و مانع مرتفع گشت باید کہ از معاصی صغائر و کبائر توبہ کند و دیون و مظالم از گردن خود ساقط گرداند و توشہ راہ از وجہ بہتر بردارد و دراں کوشد کہ بوسع و امکان ماشیاً برود و در اکتساب انواع فضائل و آداب کوشش نماید و رفیق صالح و موافق حامل کند و ہرچہ از گزاردنی و کردنی و خواندنی پیش از خروج و بعدہ و وقت خروج در راہ و بوقت نزول در کوب و دخول مکہ و نزول بمیقات و بوقت احرام و طواف و وقوف و بخروج آں آمدہ است از فرائض و سنن و مستحبات تمام بجا آرد و حضور را رعایت نماید و ہیچ دقیقہ از دقائق آداب فرو نگذارد و بعدہ بزیارت پیغامبر و اصحاب او و پیغامبران دیگر و اولیا و مواضع متبرکہ مشغول شود جوالمزد! بعضے از طائفۂ خواص اند کہ بقوتِ مجاہدہ و ریاضت و صفائے روح کم بود کہ ہر روز در کعبہ حاضر نشوند و بعضے اند کہ ایشاں در مقام خود باشند و حجابہا از میان مرتفع شود و اگر کیفیت ہر یک ازیں طائفہ شرح نویسم صحیفہ دراز گردد و وقت من آں را تحمل نکند و مقصود: قال و قیل است عزیز من دریں حج سرّی دیگر است و آں ترک و تجرید و فراق محبوبان و منع حظوظات و تحمل مشقات و محن و انواع بلاہا و تماشاء مصنوعات باری عز اسمہ و ارتیاض نفس است و آوارگی و پریشانی از خانماں بیت دوست آوارگی ہمی خواہد ؎ رفتن حج بہانہ افتاد است ؎ و حج خواص خواص آنست کہ ایں قوم اگرچہ بحج ظاہر روند لیکن مقصود ایشاں جز تعظیم امر خدای نبود۔ عزیز من کعبہ و عرفات اں سنگے و کلوخے بیش نہ پس شرک بود نہ ایمان و اگر گوئی برای آنست کہ بداں سبب بحق رسند چہ میگوئی در انچہ مے گوید فَاعْبُدُوْهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللہِ زُلْفٰی از قرآن بشنو می گوید وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُہَاجِرًا اِلَی اللہِ و نمیگوید مُہَاجِرًا اِلَی الْبَیْتِ انگاہ کہ چنیں بود فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللہِ تواند بود حاصل مقصود از بیت رب بیت است عزیز من مکہ و طائف و مصر و بغداد ایشاں را

یکساں بود بلیت در ہر چہ بنگرم ہمہ در چشم من توئی ٭ خواہم بدیدہ جملہ جہاں را فرو برم ٭ زیرا کہ
کعبہ بیت اللہ بیش نیست اما قَلبُ المُؤمِنِ عَرشُ اللّٰہِ نہ بینی عرش برای کہ بود عرش جز برای شاہ
نبود ندانم ہیچ وقت حج دل بجا آوردہ باشی دریغ شنیدہ آنکہ فرمود وَلٰکِن یَسَعُنِی قَلبُ عَبدِ
المُؤمِنِ اینجا بدانی کہ اَلرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استَوٰی چہ باشد ہیہات غافل مباش نکیہ
زیارت دل صاحب دلی ترا از ہزار حج بہتر است جوانمردا مصراع دوست
در خانہ و ما گرد جہاں گردیدیم ٭ ہر چہ مقصود از حج است خود با تو است وَنَحنُ اَقرَبُ
اِلَیہِ مِنکُم وَلٰکِن لَّا تُبصِرُونَ ولیکن تو کجا توانی دید فَاَغشَینٰہُم فَہُم لَا یُبصِرُونَ
دریغا بدین کی توانی دید محمد صفتی باید تا اَلَم تَرَ اِلٰی رَبِّکَ درست آید مصراع در خود
یابی ہر آنچہ خواہی تو ٭ اما تو از کجا و دل از کجا و ندانی کہ دل چیست واللہ اعلم و آنچہ در دوست
جملہ در طبقہ از طبقات دل موجود است و سر نَفَختُ فِیہِ مِن رُّوحِی آنجاست جوانمردا
نیکو دانم کہ بعضی آدمی صورتاں بریں نبشتہ طعنہ و تشنیع کنند و من از جہت قصور علم و
فہم شاں را معذور دارم و مرا خود سخن براں طائفہ نیست چہ ایشاں خبر از دل و اسرار و
ندارند اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَومٍ یَّعقِلُونَ اید و ست لَہُم قُلُوبٌ لَّا یَفقَہُونَ
بِہَا بلیت مدعی گفت بلیلی ز طنز ٭ رو کہ چنیں چابک و موزوں نہ ٭ لیلی ازیں حرف
بخندید و گفت ٭ با تو چہ گویم کہ تو مجنوں نہ ٭ مَا فِی الجَنَّۃِ اِلَّا اللہ. و ایں بہشت دیگر است
فِی مَقعَدِ صِدقٍ عِندَ مَلِیکٍ مُّقتَدِرٍ عبارت ازاں بہشت اِنَّ المُتَّقِینَ فِی
جَنّٰتٍ وَّنَہَرٍ ہٰذَا وَقفُ اِبتِدَاءِ کَلَام وَالعَاشِقِینَ فِی مَقعَدِ صِدقٍ
عِندَ مَلِیکٍ مُّقتَدِرٍ۔ نَحنُ قَومٌ لِسَترِ حَالِہِم وَشَرَفِ نَوَالِہِم جان من بہشت
و حور و قصور و نان و حلوا دیگر است و بہشت اِنَّ لِلّٰہِ جَنَّۃً لَا فِیہَا حُورٌ وَّلَا قُصُورٌ وَّلَا لَبَنٌ
وَّلَا عَسَلٌ یَتَجَلّٰی لَنَا رَبُّنَا ضَاحِکًا دیگر است جوانمردا ایں قوم را ادای نماز و روزہ و حج و
غیر آں برائی تعظیم امر دوست بود و از اینہا شاں ہیچ خبر نباشد بظاہر موافقتی کنند و بباطن

معاملتی دارند از مجنون مثنوی گوید **شعر** مررت علی جدار دیار لیلی ؛ فقبلت الدیار و ذی الجدار ؛ وما حب الدیار شغفن قلبی ؛ ولکن حب من سکن الدیارا ؛ **شعر** اذا ماظمیت الی ریقہا ؛ جعلت المدامۃ منہ بدیلا ؛ واین المدامۃ من ریقہا ؛ ولکن اعلل قلبا علیلا ؛ **بیت** بر یاد لبت نقش نگیں می بوسم ؛ آنم چو بدست نیست ایں می بوسم ؛ چوں نیست مرا دست رس پا بوسم ؛ بر یاد قدم ہات زمین می بوسم ؛ از عمر بشنو کہ در وقت تقبیل حجر اسود چہ میگوید اِنّی اَعلَمُ اِنّکَ حَجَرٌ لا تضرُّ وَلَا تَنفَعُ وَلَولا رَأیتُ رسول اللہ علیہ السلام یقبّلک لَمَا قبّلتک نقل است کہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ وقتی در عین تلاوت بی ہوش شد از انس پرسیدند گفت آیتے بر دل مکرر مے کردم تا از متکلم شنیدم جسم طاقت نداشت عقلم پوشیدہ شد بیخود گشتم عزیز من ترا ظاہر نیست و باطنی باید ظاہر تو ہمیشہ بر احکام شریعت مستقیم بود باطن خبر بر عالم توحید شود تا تو ہنوز دریں عالمی با خودی نہ با او در لیغا عالمی است چوں دراں رسی لیس فی الوجود الا اللہ رخ نماید شرع و احکام را گذری نہ کفر و اسلام را مدخلی نہ توئی تو در آں مقام محو شود سُبحَانِی مَا اَعظَم شَانِی از باطن تو نداکند وَ اَنَا الحق تجلی فرماید وازیں عالم جزایں مقدار نتواں نبشت۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۰

صحیفہ شہر دہم در اخلاق ذمیمہ

مرادات اخی بخیر حاصل باد مقرر خاطر خطیر گردانیدہ پیش ازیں در صحیفہ سابق در قلم آمدہ است کہ بجہت حضور تصفیہ باطن می باید از اخلاق ذمیمہ تا سعادت تخلیہ عما سوی اللہ حاصل آید و چوں تخلیہ شود ہر آئینہ تجلیۂ دل باوصاف حمیدہ می باید آں جا حضور کہ مطلوب است بکرم اللہ دست دہد ازیں جہت خواستم تا آں دوست را چیزے نویسم وازیں باب شمہ آگاہم زیرا کہ اخلاق ذمیمہ اصول خطیاتست و اخلاق حمیدہ اصول حسنات است و واجب است آنکہ خود را از خس و خاشاک اخلاق ذمیمہ پاک گرداند تا مخزن اخلاق محمودہ گردد انشاء اللہ تعالیٰ با محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا

مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ بازچوں بداں آراستہ گشت بوصفش مخصوص فرمودند کہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وقال علیہ السلام تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وازیں جہت بر ہر یکے ایں امتثال نبوی واجب بود زیراکہ اخلاق مر اعمال را اصل است و شرط و فلاح در تزکیہ مربوط است قال عز من قائل قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا - والتزکیۃ هو التطهير والطهور شطر الایمان وایمان جز تزکیہ دل کامل نبود و اعمال جز بداں مقبول نباشد لاَنَّ الْقَلْبَ هُوَ الْمَقْبُوْلُ عِنْدَ اللّٰهِ اِذَا سَلِمَ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ وَهُوَ الْمَحْجُوْبُ عَنِ اللّٰهِ اِذَا كَانَ مَشْغُوْلًا بِغَيْرِ اللّٰهِ وَهُوَ الْمُخَاطِبُ وَالْمُعَاقِبُ وَالْمُثَابُ وَالْمُعَاتَبُ جو المرد بیشتر خلق از نفس جاہل اند واز معرفت آں غافل وَمَنْ جَهِلَ بِنَفْسِهٖ فَهُوَ لِغَيْرِهٖ اَجْهَلُ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَحَيْلُوْلَتُهٗ بِاَنْ يَمْنَعَ عَنْ مُشَاهَدَتِهٖ وَمُرَاقَبَتِهٖ اعوذ باللہ من ذلک - دریغا چہ دانی کہ چہ فرمودہ است از جبرئیل بشنو میگوید اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ خِنْزِيْرٌ عزیز من آں عبارت است از دو نجاست قلبی یعنی ہواجس و وساوس واصل ایں دو نجاست باطنی اخلاق ذمیمہ است پس ہر دلی کہ بدیں لوث ملوث بود ہر آئینہ ملکوت مطہرہ دروی گذر نکنند و در عالم ملکوت چنیں دل راہ نیابد و در نظر حق مہجور بود کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وہر کہ بدیں مقدار کہ نبشتم واقف گردد ہر آئینہ نجاسات را شناخت وچوں دانست جز بتطہیر آں مشغول نشود ای برادر اخلاق مذمومہ بسیار است چنانکہ شہوت وغضب وفرح بامور دنیاوی وجہل وحقد وحسد ونفاق وریا وخیانت وطول امل وغفلت وبغض اہل ایمان وشماتت وعیب وتفاخر وتکبر وعجب واستبداد وحرص ومکر وخداع وتلبیس وتفریب وتملق ووقاحت وخبث وتبذیر وتقتیر وتہتک ومجانت وظلم وبخل وغش وحب دنیا وکذب وقنائت وشتامت والقا وتغلب وہرچہ شرع از آں منع است وکارہ اما اصول ایں دہ چیز است ویکے شرہ طعام است کہ از امہات رذایل است زیراکہ

منبع معدہ شہوات ومکمن آفات است قال علیہ السلام اَبْغَضُکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ کُلُّ اَکُوْلٍ
وَنُوْمٍ وَمَشْرُوْبٍ آری ای دوست اگر طعام اندک خورند آب اندک خورند واگر آب اندک
خورند خواب اندک آید وقَالَ مَا مَلَاءَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ وقال لَا یَدْخُلُ مَلَکُوْتَ
السَّمَاءِ فِیْ قَلْبٍ مِنْ مَلَاءِ بَطْنِہٖ وقال مَا مِنْ عَمَلٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ جُوْعٍ وَعَطَشٍ
وقال سَیِّدُ الْاَعْمَالِ الْجُوْعُ وقال لِعَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا - اَدِیْمُوْا اَقْرَعَ
بَابَ الْجَنَّۃِ یُفْتَحُ لَکُمْ قالت کَیْفَ نُدِیْمُ قَالَ بِالْجُوْعِ وَالظَّمَاءِ وقال اَلْجُوْعُ
طَعَامُ الصِّدِّیْقِیْنَ کَمَا جَاءَ فِی الْقُرْآنِ اَطْعَمَھُمْ مِنْ جُوْعٍ وبہ برکۃ الجوع اٰمَنَھُمْ مِنْ خَوْفٍ
ای من خوف القطیعۃ وجز ایں اخبار وآثار دریں باب بسیار است جوانمردا بحقیقت دال
چوں معدہ از طعام وشراب مملو گشت بخارات غلیظ از معدہ بدماغ مرتفع گردد وحواس را
بپوشد وعقل را بیکار گرداند کاہلی در اعضا ظاہر گردد وشہوت فرج پدیدار ونفس حیوانی
قوت گیرد واز انجا حب مال وجاہ خیزد وازاں سبب آتش کبر وحسد وریا وماننداں شعلہ انگیزد
وآں ہمہ از جہت پُری معدہ بود وعزیز من پس سالک را گرسنگی وتشنگی دولت عظیم است و
آں سعادت را لازم باید گرفت اما بتدریج عادت کند آغاز اندک اندک طعام وآب کم کند
چنانکہ نفس او متاثر نگردد وبیکبار از پای در نیاید وہم چنیں چوں ہر روز چیزی کم کند
بمرور ایام کارش بجای رسد کہ قوۃ ملکی حاصل آید واز خوردن وخفتن فارغ گردد وحکم او
فَاِنَّمَا اَطْعَمَکَ اللّٰہُ وَسَقَاکَ شود وبیشتر از حال در عالم سکر بود ودر عالم صحو اگر خورد
بضرورتی بود وبغایت سہل باشد ودراں نفس را ہیچ حظی ولذتی نبود درینجا ایں حکایت
اہل کمالست ودر تراد انم ہم شنیدن ملال گیرد آرے خواہی گفت **مصراع** دلا دامن
فراہم کن کجا ما وکجا ایشاں ﴿ جوانمردا ایں طائفہ نیز بشر بودند وتو بشر لیکن ہمت عالی میباید
تا دریں کار مستقیم بود **دوم** کثرت کلام است لِاَنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ تُوْجِبُ ظُلْمَۃَ الْقَلْبِ
وَیَنْتَھِیْ تِلْکَ الظُّلْمَۃُ اِلٰی اِمَاتَۃِ الْقَلْبِ قال عز من قائل لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِنْ

نَجْوٰىهُمْ وَمَعْنَاهُ لَا یَتَکَلَّمُ فِیْ مَا لَا یَعْنِیَاتِ وَکُلُّ کَلَامٍ لَا یَنْفَعُکَ فِی الدِّیْنِ هُوَ
مَا لَا یَعْنِیْکَ۔ وقال بعض العارفین۔ کُلُّ کَلَامٍ یَتَکَلَّمُ فِیْ مَا سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی
هُوَ مَا لَا یَعْنِیْکَ۔ وقال علیه السلام۔ فَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا
حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ سئل علیه السلام۔ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَاَخْرَجَ لِسَانَهٗ
وَوَضَعَ عَلَیْهِ یَدَهٗ۔ وقال۔ اَکْثَرُ خَطَایَا ابْنِ اٰدَمَ فِیْ لِسَانِهٖ ای دوست
آفاتِ زبان بسیار است واصل همه دروغ است وسخن چینی مدح بردنیا واز جهت شرع
واصحاب سلوک هر یکی محدود است وجواز ولا از انجا معلوم شده باشد وهیچ در زمان ما
بهتر از سکوت وترک اختلاط با خلق نیست هٰذَا زَمَانُ السُّکُوْتِ وَلُزُوْمُ الْبُیُوْتِ۔
وَالْقَنَاعَةُ بِالْقُوْتِ وَالتَّوَکُّلُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ **سیوم غضب** است و
آں از جمله اعراض نفسانی است قال علیه السلام اَلْغَضُوْبُ اَقْرَبُ مِنَ النَّارِ وَالْعِلُّ
مِنَ الْجَنَّةِ۔ وقال عز من قائل۔ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ
وَقال۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ۔ وقال علیه السلام۔ اِنَّ اللّٰهَ
عَفُوٌّ یُحِبُّ الْعَفْوَ۔ وقال۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ بر حکم این نصوص واخبار
بر همه مومنان واجب است بر خلق خدای رحیم باشند ودر عفو کوشند ودر طلب مظالم
احسان نمایند وخشم را بقوت عقل فرو خورند وکینه وتهتک را از خود دفع کنند وبخشند
وبخشاینده باشند اما در معاصی ومناهی بر خود وبر غیر خود مسامحت نکنند وشرائط امر معروف
ونهی منکر چنانکه آمده است بجا آرند خصوصاً با خود تا نفس بر حدود شریعت مستقیم گردد و
مطیع ومنقاد عقل وبصیرت شود۔ **چهارم حسد** نیز قال عز من قائل اَمْ یَحْسُدُوْنَ
النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ وقال علیه السلام۔ اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ
الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالْحَسَدُ مِنْ نَتَائِجِ الْحِقْدِ وَالْحِقْدُ مِنْ
نَتَائِجِ الْغَضَبِ۔ وقال علیه السلام کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ

بغلب القلب دغزمن حسد آنست کہ بر نعمت یکی افسوس کنی وآنچہ حق بدو دادہ است زوال خواہی ودر وجود آں کارہ باشی وآں در جمیع مذاہب حرام است وچنیں کسی دشمن خدائی تعالیٰ بود واگر دراں نعمت کارہ نبود ودر وجود آں ناخوش نباشد بر خود نیز مثل آں خواہد ایں را غبطہ خوانند میان اہل بہشت ایں خواہد بود وبہر آئینہ ایں نوع ممدوح است پنجم دوستی دنیا قال عزمن قائل مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ قَطْعُ الطَّرِيقِ عَلَى عِبَادِ اللهِ وَلِذٰلِكَ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهَا مُنْذُ خَلَقَهَا بُغْضًا لَهَا۔ وقال علیہ السلام۔ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ۔ وقال۔ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ وقال۔ لَيَأْتِيَنَّكُمْ بَعْدِي دُنْيَا تَأْكُلُ إِيْمَانَكُمْ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ وقال۔ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ لِلّٰهِ مِنْهَا وقال۔ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَثَبَتَ أَنَّ رَأْسَ الْخَطَايَا الْكُفْرُ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام أَلَا إِنَّهُ مَنْ رَغِبَ فِي الدُّنْيَا وَطَالَ أَمَلُهُ فِيهَا أَعْمَى اللهُ قَلْبَهُ عَلَى قَدْرِ ذٰلِكَ وَمَنْ زَهِدَ فِيهَا وَقَصَرَ أَمَلُهُ أَعْطَاهُ اللهُ عِلْمًا بِغَيْرِ تَعَلُّمٍ وَهُدًى بِغَيْرِ هِدَايَةٍ أَلَا إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدَكُمْ قَوْمٌ لَا يَسْتَقِيمُ لَهُمُ الْمُلْكُ إِلَّا بِالْقَتْلِ وَالتَّجَبُّرِ وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِالْفَخْرِ وَالْبُخْلِ وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاتِّبَاعِ الْهَوَى أَلَا فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ مِنْكُمْ فَلْيَصْبِرْ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنَى وَلْيَصْبِرْ عَلَى الْبَغْضَاءِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَلْيَصْبِرْ عَلَى الذُّلِّ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعِزِّ وَلَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَ اللهِ وقال لَيَجِيئَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَعْمَالُهُمْ كَجِبَالِ تِهَامَةَ فَيُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمُصَلِّينَ قَالَ نَعَمْ كَانُوا يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَأْخُذُونَ هَنَةً مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا عُرِضَ لَهُمْ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَثَبُوا إِلَيْهَا فَافْهَمْ يَا أَخِي مَا فِي الْحَدِيثِ مِنَ الْوَعِيدِ وآیات واخبار وآثار دریں باب محصور نیست۔ جوانمردا تا نداني دنیا ہمیں

عبارت از درم و دینار است بل دنیا عبارت از حظوظ نفس است یعنی ہر چہ نفس تو متلذذ
گردد آں دنیائے تو بود و ہر چہ از مرگ است آخرت گویند وَكُلُّ مَالَكَ فِيهِ حَظٌّ قَبْلَ الْمَوْتِ فَهُوَ
دُنْيَاكَ إِلَّا مَا يَبْقَى مَعَكَ بَعْدَ الْمَوْتِ فَتَفَكَّرْ فِي ذٰلِكَ يَا أَخِي وَاحْذَرِ الدُّنْيَا حَذَرَ الْغَنَمِ
الْأَسَدَ لِأَنَّهَا مَبْغُوضَةُ اللهِ تَعَالَى وَمَبْغُوضَةُ أَنْبِيَائِهِ وَأَوْلِيَائِهِ وَلَا تَرْكَنْ
إِلَيْهَا أَلْبَتَّةَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَلَا تَشْتَغِلْ بِهَا وَلَوْ كَانَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَتَوَكَّلْ عَلَى
اللهِ وَفَوِّضْ أَمْرَكَ إِلَيْهِ **ششم** رعونت و حب جاہ است قال الله تعالی تِلْكَ الدَّارُ
الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وقال علیہ السلام
حُبُّ الْمَالِ وَالْجَاهِ يُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ وقال مَا ذِئْبَانِ
ضَارِيَانِ أُرْسِلَا فِي زَرِيبَةِ غَنَمٍ بِأَكْثَرَ إِفْسَادًا فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالْجَاهِ فِي
دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ چوں مردار رعونت و حب جاہ ہر دو سبب بعد است از حق تعالی و ہیچ
چیز ترا بہتر از خمول و خلوت و ترک صحبت اہل دنیا نیست تا دین تو بسلامت ماند و ایمانت
قوت گیرد دریغا از رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَأُ بِهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ
ہفتم حب مال و بخل۔ قال الله تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا
أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وقال إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۔ وقال
إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى وقال أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ وقال علیہ السلام هَلَكَ
الْمُكْثِرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ فِي عِبَادَةِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ۔ وقیل
يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ أُمَّتِكَ أَشَرُّ ۔ قَالَ الْأَغْنِيَاءُ ۔ وقال دَعِ الدُّنْيَا لِأَهْلِهَا
مَنْ أَخَذَ مِنَ الدُّنْيَا فَوْقَ مَا يَكْفِيهِ أَخَذَ حَتْفَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ چوں مردار
مال جزوی از دنیاست لابل رکنی اصلی از دنیاست و ہر آیت و حدیث کہ در مذمت دنیا آمد
متناول مال است عزیز من عاقل کسے بود کہ متابع پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم و اصحاب او باشد
و ہر چہ بہتر است اختیار کند۔ دریغا و ہزار دریغا عقل و علم را کار فرمائی ہر چہ ترا

بخدائی تعالی نزدیک گرداند دران کوشش نمائی و معرفت حاصل کن و ہمو راموش گیر و ہیچ سعادتے
ورا ہیں نبود والا فمن کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی و اضل سبیلا ۵ عزیز من حرص
وطمع را از دل بکلی بروں کن و دست در دامن قناعت محکم زن در باب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
می فرماید ووجدک عائلا فاغنٰی ای اغنی بالقناعۃ علی لیسیر من الدنیا ای دوست
از دنیا بضرورت کلیہ بقدر حاجت ماسہ قناعت باید کرد و بنا ید گرفت از و نگر انچہ کمتر و
کہتر بود زیراکہ پیغامبر ہم چنیں کردہ است و اصحاب او اقتدا کردہ اند و کیفیت فقر
رسول از ابتدا تا انتہا از نصوص و اخبار معلوم شدہ است قالت عائشۃ رضی اللہ
عنہا توفی رسول اللہ علیہ السلام و درعہ مرھون علی ید ابی شحمۃ الیہودی بمن من شعیر اخذ
لقوت عیالہ۔ وچہل روز بیشتر بگذشتی کہ دود در مطبخ بر نیامدی و بیشتر برطبی بسندہ کردی
و بیشتر حال نانخورش سرکہ و نمک بودی و ہرگز در عمر خود نان سیر نخوردے و ہرگز چیزی
برای فردا نگذاشتے نحن معاشر الانبیاء لا ندخر لغد و در ایام عمرش دو جامہ
نبود و جامہ اش درشت ترین جامہا بودی شعر العیش ساعات تمر ÷ وخطوط ایام تکر ÷
اقنع بعیشک ترضہ ÷ واترک مرٌّ ÷ فلرب حتف ساقہ ÷ ذھب و یاقوت و در ÷ و در بخل
چنداں وعید است کہ در تحریر نیاید قال اللہ تعالی ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم
المفلحون وقال ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتٰھم اللہ من فضلہ ھو
خیرا لھم بل ھو شر لھم وقال الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل
ویکتمون ما اتٰھم اللہ من فضلہ وقال علیہ السلام۔ ایاکم والشح فانہ اھلک
من کان قبلکم ولا یدخل الجنۃ بخیل۔ وقال۔ ان اللہ یبغض البخیل المنان
وقال۔ خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق۔ وقال۔ فی دعاء
اعوذ بک من البخل وسوء الخلق۔ وقال۔ السخی الجھول احب الی اللہ
من العالم البخیل۔ وقال۔ لا یجتمع البخل والایمان فی قلب۔ وقال السخی

اَعَذُّ مِنَ الظَّالِمِ وَاَیُّ ظَالِمٍ اَظْلَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الشَّحِیْحِ خلق اللہ تعالیٰ لعزتہ وجلالہٖ وَعَظْمَتِہٖ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ شَحِیْحٌ وَلَا بَخِیْلٌ؛ جوانمردا جود وسخاوت را پیشۂ خود ساز و راہ کرم و احسان گیر و از تبذیر و اسراف محترز باش ای دوست تبذیر آں بود کہ درمے در رضار غیر حق صرف کند و اگر ہمہ چیز این عالم یکروز در رضار خدای صرف کند ہیچ تبذیر نہ بود نہ بینی کہ سخاوت در ہمہ مذاہب محمود است و بخیلی در جملگی ادیان مذموم باری تعالیٰ مارا وشمارا از بخل نگاہ دارد و توفیق کرم و احسان ارزانی فرماید بمنہ وکرمہ ہشتم کبر است وہو اکبر الکبائر قال اللہ تعالیٰ کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ وقال بِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ وقال علیہ السلام حِکَایَۃً عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اَلْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْہِمَا اَلْقَیْتُہٗ فِیْ جَہَنَّمَ وقال لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ وَحَدُّ الْکِبْرِ اَنْ تَرٰی نَفْسَہٗ فَوْقَ غَیْرِہٖ عزیز من عصمک اللہ وایانا من الکبر ہیچ چیز بہتر از تواضع و انبساط و خوشخوئی نیست زیرا چہ تواضع بہترین اخلاق پیغامبر ماست علیہ السلام۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم مَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ وقال طُوْبٰی لِمَنْ تَوَاضَعَ فِیْ غَیْرِ مَسْکَنَۃٍ وقال عیسیٰ علیہ السلام۔ طُوْبٰی لِلْمُتَوَاضِعِیْنَ فِی الدُّنْیَا ہم اصحاب المنابر یوم القیمۃ ودریں باب آیات واخبار بسیار است واز جہت عقل ونقل در جمیع مذاہب وجملگی ادیان تواضع محمود است وتکبر مذموم۔ بر عاقل پوشیدہ نیست کہ ہرچہ بہتر است آنرا اختیار کند واللہ الموفق۔

نہم۔ عُجب۔ وقال عز من قائل۔ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ وقال یَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا وقال علیہ السلام۔ ثَلٰثٌ مُّہْلِکَاتٌ شُحٌّ مُّطَاعٌ وَھَوًی مُّتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وقال ابن مسعود اَلْہَلَاکُ فِیْ اِثْنَیْنِ اَلْقُنُوْطُ وَالْعُجْبُ ای دوست عُجب ہمہ وجوہ مذموم است واعمال صاحب عجب ہبا منثورا۔ وحد عجب آنست کہ ترا بر خود و بر کار خود نظر افتد و پنداری در تو پیدا شود پس باید ہمہ وقت

مراقب نفس خود باشی و نظر از خود وا ز کار خود برگیری زیراکه عواقب امور معلوم نیست والله الموفق وہم ریا است و غرور قال الله تعالی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَاءُوْنَ وقال عز نکمرا لحیٰوۃ الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور وقال علیه السلام اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قِیْلَ مَا هُوَ قَالَ الرِّیَاءُ وقال المرائی ملعون طیب الله وعیشک ابدا وست ریا و غرور بر چہار قسم است - یکی ازاں علما دوم عباد سیوم ازاں اہل تصوف - چہارم ازاں ارباب دنیا و ہر یکی ازیں چہار مراتب و درجات است چنانکه در کتب اہل سلوک مسطور است و دریں صحف جز نموداری نمی تواں آورد ای برادر باید که از حق استمداد نمائی وبمعونت خدمت شیخ در قمع و دفع ایں علل وامراض و جہل کوشش کنی تا حق تعالی شفا عاجل کرامت فرماید انشاء الله تعالی جوالمرد - اصول اخلاق ذمیمه ایں است که بیان کردم اما باید در فروعات وی نیز نظر کند - وآں را باہتمام حاوی شود و احتراز و اجتناب ازاں ہر یکے واجب و لازم شمرد و خود را بظاہر و باطن بحلی اخلاق محمودہ متحلی گرداند والله المیسر - الحمد لله رب العالمین والصلوۃ علی رسوله محمد وآله اجمعین ؛

صحیفه نوزدہم در اخلاق محمودہ - بداں اید وست وفقک الله بالخیرات واتماچوں اصول اخلاق مذمومه ترا با فروع معلوم شد میخواہم اصول اخلاق حمیدہ با فروع نیز ترا آگاہ کنم اکنوں مقرر داند که اصول اخلاق حمیدہ ہر یک مفصل مفصل بیان خواہم کرد انشاء الله تعالی اما اصول و فروع وی بریں جمله است - علم - وحلم و تواضع وعفت وقناعت و زہد و ورع و تقوی و حسن انبساط و حسن سیئة و حیا و ظرافت و لطافت و مساعدت و شجاعت و دیانت و عفو و احتمال و ثبات و شہامت و شفقت و نجدہ و کرم و احسان و ضبط و صبر و وقار و حسن معاملت

درحضور و غیبت و نیکخواہی و صدق و صفا و محبت و رضا و مطاوعت جمیع امور شرعیہ
عزیز من اصول اخلاق حمیدہ نیز دہ چیز است اول توبہ۔ التوبۃ ہی الندامت و تالم
القلب۔ قال اللہ تعالیٰ وَ تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ و قال۔
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ہ والمراد من النصوح ای نص
لہ خالیا عن الشوائب و ہو ماخوذ من النصح ۔ و قال ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ۔
و قال علیہ السلام ۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ ، چوں مرد توبہ از صغار
و کبار واجبست زیرا کہ توبہ مبدا راہ سالکان است و مفتاح ابواب سعادت مریدان
است و سر جملہ طاعتہاست و رکنے اصلی از ارکان عبادتہاست و بی توبہ ہیچ
عملی مقبول نبود توبہ طہارت دل است و گناہ بمنزلہ نجاست است۔ اے برادر ازیں توبہ
توبہ دل می خواہم نہ توبہ زبان و استقامت در توبہ از صغائر مہم است و از کبائر
اہم و اصرار در صغائر نیز کبیر است زیرا کہ تواتر صغائر در تسوید قلب عظیم التاثیر
است و نیز بدانی کہ دل بمنزلہ آئینہ است و خیرات مصقلہ اوست و سیئات زنگ
وی اگر حسنات دائم در وجود آید ہر آئینہ روشنائی دل بیفزاید و نور وے قوی گردد
و اگر گناہی کردہ شود بداں قدر نقطہ سیاہ بر دل او ظاہر شود و نور او را مظلم گرداند اگرچہ آنرا
بمصقلہ توبہ مصقول گرداند لیکن زیانی فاحش بود کہ آں را تدارک ممکن نباشد زیرا کہ
دوام حسنات موجب ازدیاد و نور است و گناہ سبب ظلمت پس آں مقدار زماں کہ
ظلمت حاصل شد و آں قدر کہ در دفع آں گذشت چند ساعت از عمر بود کہ باز دست
ندہد و آں ازدیاد کہ دراں وقت بودی از دست رفت و ایں خسرانی فاحش است اگر
عاقلی اینجا تامل کن و اوقات را غنیمت شمر بلیغ نصیحت ہمین است جان برادر کہ
اوقات ضائع مکن تا توانی ۔ واللہ الموفق دوم خوف۔ قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا یَخْشَی
اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ ۔ لَا تَخَافُوْھُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ٥ و خوف

از شروط ایمان است۔ وقال رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ۔ وقال علیہ السلام
راس الحکمۃ مخافۃ اللہ۔ وقال من خاف اللہ خافہ کل شیٔ ومن خاف غیر اللہ خوفہ اللہ من
کل شیٔ۔ عزیز من حقیقت خوف آنست کہ حق تعالیٰ را ہمیشہ حاضر و ناظر دانی و شرم داری و
دل نواز وجود متعاصی در دکنند از رسول بشنومی فرماید انا اخوفکم للہ واوحی الی داؤد خفنی
کما تخاف السبع الضاری۔ جوانمردا ہر چند معرفت صفات و ذات باریتعالیٰ بردل غالب تر
بود خوف بیشتر باشد و خوف رکنی است از ارکان ایمان کہ الایمان بین الخوف والرجاء
و بے خوف وجود ایمان ممکن نبود وآں باید کہ بر دوام باشد تا دوام ایمان نیز متصور بود سیوم
زہد۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ وقال۔ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَ
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۔
وقال علیہ السلام مَنْ اَصْبَحَ وَهِمَّتُهُ الدُّنْيَا شَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ
ضَيْعَتَهٗ وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ عَلَيْهِ
وَقَالَ التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ وَقَالَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا اَدْخَلَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ
وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَعَرَّفَهٗ دَاءَ الدُّنْيَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا
اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَقَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا زَهَّدَهٗ فِي الدُّنْيَا وَرَغَّبَهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ وَبَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ وَقَالَ اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ
يَا اَخِي الزُّهْدُ طَهَارَةُ الْقَلْبِ عَنْ نَجَاسَةِ حُبِّ الدُّنْيَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ وہیچ دانی کہ حد زہد چیست الزہد عزوف النفس عن الدنیا وامروا وھا
عنہا طوعًا مع القدرۃ علیہا۔ جوانمردا زہد را نزدیک من سہ مرتبہ است مرتبہ اول
زہد در دنیا .... وآں نیز بر سہ قسم است یکی آنکہ بظاہر تارک بباطن

مائل اورا متنزہد خوانیم و چنین شخص ممقوت باری تعالی بود دوم آنکه بظاہر و باطن تارک بود لیکن اورا بر ترک دنیا شعوری باشد و بداند کہ من تارکم اورا ناقص گوئیم سیوم آنکہ دنیا را نزدیک وی ہیچ قدری و قیمتی نبود تا بداند کہ چیزی را تارکم اورا در ترک دنیا کامل خوانیم ولیکن ترک بجہت آخرت و نعیم وی بود **و مرتبہ دوم** تارک دنیا و آخرت بود الا لنفسہ یعنی او مولی را بجہت خود مے خواہد و خواست او دریں صورت برای خود بود و ایں نیز مرتبہ کامل نارسیدہ باشد **و مرتبہ سیوم**۔ تارک دنیا و آخرت و خودی خود است یعنی او نظر کلی بر مولی دارد از خود و از غیر خود غافل بود ہمہ خود را بمولی دہد خود را جز برای او نخواہد بداں خواست فا خواست بیخبر باشد و اورا در کمال اکمل خوانیم عزیزمن و لِکُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا۔ **چہارم** صبر است۔ قال اللہ تعالی وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ جوانمردا مقام معیت بغایت بلند است جز بہ نردبان صبر نتواں در رسید و قال اُولٰٓئِکَ عَلَیْہِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَرَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُہْتَدُوْنَ وقال وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَہُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہ وقال علیہ السلام۔ اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔ وَقَالَ مِنْ اَفْضَلِ مَا اُوْتِیْتُمُ الْیَقِیْنُ وَعَزِیْمَۃُ الصَّبْرِ وَمَنْ اُعْطِیَ حَظًّا مِّنْہُمَا لَمْ یُبَالِ مَا فَاتَہٗ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَصِیَامِ النَّہَارِ۔ وقال الصبر کنز من کنوز الجنۃ۔ آید وست صبر را شش مرتبہ است **مرتبہ اول** صبر از معاصی و مکارہ **دوم** صبر از مباحات **سیوم** صبر از حظوظ نفس۔ **چہارم** صبر بر عبادات و طاعات **پنجم** صبر بر بلاہا و شدتہا **ششم** صبر از صبر۔ و آں دانی کدام است آنست کہ ندانی کہ صابرم و در چیزی صبر کردہ ام و در جملگی احوال خوشدل و شاد باشی واللہ الموفق۔

پنجم شکر است و قال اللہ تعالی وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ وَلَا تَکْفُرُوْنَ وَقَالَ۔ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ وقال سَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ وقال لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ای دوست شکر از جملہ مقامات عالی است زیرا کہ شکر در دنیا و آخر خواہد بود کما قال عز

من قائل وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵ وآں از جملہ صفات باری تعالی است
جوانمردا بدانی کہ شکر ہمین است کہ بزبان گوئی لا الہ الا اللہ بل ظاہر و باطن تو در جمیع احوال بر ہمہ نعمتے
کہ بتو دادہ اند شکر واجب است چنانکہ شکر از چشم آنست کہ ہیچ نادیدنی نہ بیند و گوش ناشنیدنی نشنود
و زبان ناگفتنی نگوید و ہم چنیں جمیع جوارح بر جادۂ شرع مستقیم باشد و در عبادت خدا تعالی باقصی
الغایۃ کوشش نماید و نفس و مال و جاہ خود وقف رضاء حق کند اما شکر دل آنست کہ طرفۃ العین
بغیر حق تعالی مشغول نگردد و شکر اہل کمال بیشتر در مصائب و بلایا بود ہر چہ از ہموم و غموم بر ایشاں
روی آرد راضی و بشر باشد و باز اینجا قومی باشند کہ نہ خبر از غم دارند و نہ معلوم از شادی از غم
و شادی و محنت و راحت فارغ اند **بیت** چوں گشت کسی ز خویش معدوم ؛ پس از غم و راحتش
چہ معلوم ؛ **ششم** اخلاص۔ قال اللہ تعالی وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ
وقال قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ ای مخلصین وقال اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وقال وَاَخْلَصُوْا
دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ وقال علیہ السلام حکایۃً عن اللّٰہ اَلْاِخْلَاصُ سِرٌّ مِنْ سِرِّیْ اَسْتَوْدِعُهٗ
قَلْبَ مَنْ اَحْبَبْتُ مِنْ عِبَادِیْ وقال لمعاذ اخلص العمل یجزیک القلیل منہ و ایں جملہ امر است
باخلاص و نتیجہ آں قبول طاعت و میدانی کہ اخلاص چیست الاخلاص تجرد الباعث للواحد
و ضدادہ الاشراک فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهٖ اَحَدًا ۵ و کمال اخلاص صدق است زیرا کہ صدق اعلی مرتبۂ اخلاص است و در صحیفۂ
سابق نیز دریں باب ذکری رفتہ است **ہفتم** توکل است قال اللہ تعالی وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوْا
ای ولا توکلوا الا علی اللہ وقال اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ وقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ وقال علیہ السلام لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ التَّوَکُّلِ لَرَزَقَکُمْ
کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔ جوانمردا اہل ظواہر ایں حدیث را
بر عموم طیر اطلاق کنند چناں نیست چہ عموم طیر ہر صباح از آشیانہ خود بیروں آیند
و در طلب طعمہ شوند و دراں جہد نمایند پس توکل را بدیں قضیہ اثرے نباشد عزیز من

شبی از سرّاین حدیث از محدث استکشاف کردم جانم فداش باد فرمود ازیں طیرزاغ بچہ مراد است زیراچہ چوں زاغ بچہ رامی آرد گوشت پارۂ شکل سرخ فام میباشد نر و مادہ ہردو ازومی رمند وگرد اونمی گردند حق تعالیٰ بکرم خود پشہ را فرماں میدہد تا در دھان آں بچہ دررود او دہن باز کردہ می باشد تا آنکہ حوصلۂ او پُرمی شود لپس دہان باز میگرد و پشہ منقطع مے گردد مدتی کہ پرھاش برآمدن گیرد و سیاہی دروی ظاہر می شود آنگاہ مادر و پدرش درمی آیند و ترتیب می کنند وقال علیہ السلام مَنِ انْقَطَعَ اِلَی اللّٰہِ کَفَاہُ اللّٰہُ کُلَّ مُؤْنَتِہٖ وَرَزَقَہُ اللّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جواں مرد توکل را سہ رکن است **رکن اول** معرفت باریتعالےٰ است زیراکہ تا ندانی کہ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا مَوْجُوْدَ سِوَی اللّٰہِ ہرگز توکل درست نبود و آں توحید است رکن **دوم** تفویض وانگاشت رکن **سیوم** ثقہ است وطمانینت قلب و ایں میسر نشود مگر بانقطاع نظر ظاہر و باطن از کل ما سوی اللہ و ہذا اہم التوکل رزقنا اللہ وایاکم التوکل رزقنا اللہ وایاکم التوکل رزقنا اللہ الحقیقی بمنہ وکرمہ **ہشتم** محبت است ای دریغ و ہزار دریغ عزیز من ازیں مقام خود چہ نویسم و چہ اختیار کنم ع حدیث عشق بگفتار درنمی گنجد بیان شوق باختیار درنمی گنجد ؎ حدیث بیخبری وقصۂ مستی ؎ بسمع مردم ہشیار درنمی گنجد ؎ وقال عزمن قائل ۔ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ۔ وقال الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ و ہذا اخبار عن العشق والعشق عبارۃ عن افراط المحبۃ وشدۃ المحبۃ عبارۃ عن افراطہ ۔ وقال علیہ السلام حکایۃ عن اللہ اِذَا کَانَ الْغَالِبُ عَلٰی عَبْدِیَ الْاِشْتِغَالُ جَعَلْتُ ہِمَّتَہٗ وَاِرَادَتَہٗ فِیْ ذِکْرِیْ فَاِذَا عَشِقَنِیْ عَشِقْتُہٗ ۔ وقال علیہ السلام ۔ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وقال الصدیق رضی اللہ عنہ مَنْ ذَاقَ مِنْ خَالِصِ مُحَبَّۃِ اللّٰہِ مَنَعَ ذٰلِکَ مِنْ طَلَبِ الدُّنْیَا وَحَشَرَہٗ مِنْ جَمِیْعِ الْبَشَرِ وقال الحسن البصری رحمہ اللہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ اَحَبَّہٗ وَالْعَارِفُ لَا یُحِبُّ اِلَّا اللّٰہَ وقال اللہ تعالیٰ فی کتبہ السابقۃ من علامۃ محبتی عند ربی الا ان یکون قلبہ الیّ و قال مَنْ اَحَبَّنِیْ اَکْثَرَ ذِکْرِیْ وقال عزمن قائل لداؤد علیہ السلام یاداؤد اِنِّیْ حَرَّمْتُ عَلَی الْقُلُوْبِ

ان یدخلها محبتی و محبۃ غیری و لذا قال فی کتابہ الکریم مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ وقال عیسی علیہ السلام حکایۃ عَنْ رَبِّیْ اِذَا طلعت علی قلب عبدٍ و لم اجد فیہ حب الدنیا وَالاٰخرۃِ ملأتہ مِنْ حُبّی۔ دریں باب نصوص و اخبار وآثار محصور نیست چہ مقام محبت عالی ترین مقامہاست و فاصلترین منازل سلوک و ہر مقامے کہ پیش از وست مقدمات اوست و ہرچہ بعد اوست لواحق و متممات او در لغاندانی کہ مستحق محبت بحقیقت جز خدای عزوجل نیست و وجود محبت در غیر وی جز وہم و خیال و مجاز نبود اما محبت رسول و پیغامبران دیگر و اولیا از جہت محبت خدای جائز است دوست دوست ہر آئینہ دوست بود از رسول بشنوی گوید مُحِبُّ مُحِبَّاتِ النَّاسِ وَنُعَادِیْ بِعَدُلٍ اَوَاتِکَ مَنْ خَالَفَکَ مِنْ خَلْقِکَ جانم فداش باد بچہ عبارت حال خود عرضہ داشت **بیت** در ہرچہ بنگرم ہمہ در چشم من توئی ٭ خواہم بدیدہ جملہ جہاں را فرو برم ٭ در لغا ہرچند سخن دریں محل بیشتر نویسم بیشتر است عنان قلم فراہم گردانم کلماتے چند موجز و مختصر حالی بر اندازہ فہم برادری تحریر کنم و دانستن ایں باب بحقیقت بر عقول و خواطر مستحیل است و خود عقل را در وی مجال و مدخل نہ و قلم و زبان از تحریر و تقریر عاجزاند **بیت** کہ گفت من خبری دارم از حقیقت عشق ٭ دروغ گفت گراز خویشتن خبردارد ٭ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ احبہ وَمَنْ عرفہ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ جوانمردا ایں مقام را مراتب و درجات بسیار است اگر ہمہ خواہند کہ بنویسند نتوانند وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمَاتُ اللّٰہِ اما از جہت آنکہ بفہم تو نزدیک بود ہرچند مرتبہ و درجہ بیان کردہ آید در لغا عزیزے ایں را بہ دہ مرتبہ و پنجاہ درجہ بیان کردہ است و ماہماں را اختیار کردیم ان شاء اللہ تعالی۔

مرتبہ اول الفت است وَہِیَ مَیَلَانُ الْقَلْبِ اِلَی الْمَاْلُوْفِ وآں را پنج درجہ است۔

درجہ اول نظر در افعال و صنائع اوست اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ

مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
شعر وفی کل شیٔ لہ آیۃ ٭ تدل علی انہ واحد ٭ وآں بمنزلہ آں باشد کہ کسی بعضے صفات
صاحب حسنی پیش یکی گوید وبداں سبب دوستی او در دل بجنبد وطلبی در خاطرش پیدا آید۔
بیت حدیث حسن او تاکہ فرو خواندند در گوشم ٭ درآمد عشق یکبارہ ببرد از عقل واز ہوشم ٭
درجہ دوم کتمان میلان است وتحمل مشقات اینجا الیف بیچارہ میل دل خود را ومحن عذاب
وجہد وتہاب کہ اختیار خواہد کرد بپوشد واحوال خود را نہاں دارد اگرچہ رخ زرد وچشم
نرش ظاہر کند **شعر** سیبقی لہا فی مضمر القلب والحشا ٭ سریرۃ سر یوم تبلی السرائر ٭
بیت ہر چند مے دارم نہاں در سینہ سر تو چو جاں ٭ لیکن ہمی گردد عیاں از چشم واز رخسار ام
درجہ سیوم تمناست عزیز من دریں مقام قربت وآرزوی دیدار کند وندانند **بیت**
ہزاراں سر درا ینجا پای مال است ٭ نظر در وی دریں جا خود محال است ٭ دریں مقام
نہ از جان اندیشد ونہ از ہلاک پرہیزد گوید ہر چہ باد اباد دلش از جان خاستہ وجانش از
خانماں پرداختہ عرض دارد **شعر** تعاللت کی اشجی وما بک علۃ ٭ تریدین قتلی قد ظفرت
بذلک ٭ لئن سارنی ذکریک لی بمارۃ ٭ لقد سرنی انی خطرت ببالک ٭ جاناں من اگرچہ
وصول متعذر ومستحیل است ہم آخر در آرزوی مردن خوشتر۔ **بیت** اگر فرہا درا حاصل نشد
پیوند باشیریں ٭ ہم آخر جان شیریں بر آمد در تمنائش ٭ **درجہ چہارم** اخبار واستخبار است
آئے دوست دریں مقام الیف خواہد کہ از حال خود اخبار کند واز احوال مالوف استخبار
از سر دیوانگی گاہ راز با صبا گوید وگاہ جواب از نسیم جوید وندانند **بیت** محمود دراں کوئی
صبا بار نیابد ٭ بر باد شد آں قصہ کہ بر باد صبا شد عزیز من ایں بیت گفتہ شیخ
مخدوم منست متعنا اللہ بہ **شعر** کفی حزنا انی مقیم ببلدۃ ٭ وانت باخری ما الیک
وصول ٭ وان لم یکن منی وبینک مرسل ٭ فریح الصبا منی الیک رسول ٭ **درجہ پنجم**

تضرع است دریں مقام الیف بتضرع وزاری پیش آید و بزبان ابتہال تملق نماید خواجہ سری رحمۃ اللہ علیہ گوید وقتی در طلب خلوت بر سر کوہے رفتم آوازی حزیں شنیدم بر اثر آں رفتم جوانی دیدم سرے بر خاک نہادہ ودلے بباد دادہ بر رفتے ہر چہ تمام تر می گفت الٰہی سیدی وَمَولائی قَدْ سَکَنَتِ الْاَصْوَاتُ وَانْسَکَبَتِ الْعَبَرَاتُ وَصَفَتِ الْقُلُوْبُ وَالسَّرَائِرُ وَانْطَلَقَتِ الْاَلْسُنُ بِاخْتِلَافِ اللُّغَاتِ فِی اَوْقَاتِ الْخَلَوَاتِ وَکُلُّهُمْ یُنَادُوْنَكَ وَیُنَاجُوْنَكَ فِی جَمِیْعِ الْحَالَاتِ فَلِسَانِی کَلِیْلٌ وَبَدَنِی عَلِیْلٌ فَاِنْ قُلْتُ اَنَا اَسْتَحْیِی مِنْ نَفْسِی وَاِنْ قُلْتُ اَنْتَ اسْتَصْغَرْتُ نَفْسِی وَاِنْ غَالَطْتُكَ بِحَالِی فَحَاشَاكَ مِنَ الْمُغَالَطَةِ فَهَا اَنَا بَیْنَ یَدَیْكَ نَاصِیَتِی بِیَدَیْكَ وَاَلْقَیْتُ مَقَالِیْدِی اِلَیْكَ وَطَرَحْتُ کُلِّی عَلَیْكَ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ لِی فَمَنْ لِی مرا ایں حالت و مقالت وی اثر کرد ذوقی یافتم کہ در ہیچ خلوت نیافتم ابیات مرا تو غایت مقصودی از جہاں اے دوست ؁ ہزار جان گرامی فدائے تاں اے دوست ؁ گرم تو در نکشائی کجا توانم رفت ؁ بر آستان کہ میرم بر کیاں اے دوست ؁ دلے شکستہ و جانے نہادہ بر کف دست ؁ بگو بیار بگویم بگیرہاں اے دوست ؁ تنم بپوسد و جانم بزیر خاک شود ؁ ہنوز مہر تو باشد در استخواں اے دوست ؁

مرتبۂ دوم صداقت است۔ وَہِیَ اسْتِوَاءُ الْقَلْبِ فِی الْوَفَاءِ وَالْجَفَاءِ وَالْمَنْعِ وَالْعَطَاءِ وآں را نیز پنج درجہ است درجہ اول صفا است وَعَلَامَتُہٗ بُغْضُ النَّفْسِ وَالْہَوٰی وَمُخَالَفَۃُ الْمُرَادِ وَالْمُنٰی وَتَرْکُ الشَّہَوَاتِ لِعَیْنِ الرِّضَاءِ وَالْخُرُوْجُ بِالْکُلِّیَّۃِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا عزیزمن اینجا ہمہ نقمت دوست را نعمت داند و غم را شادی انگارد ملیت زہر از کف دوست چوں شہد ؁ باشوق فرو برم دگر ہیچ ؁ شعر قلوب صفت حتی استوت بہمو مہا ؁ الی موطن فی القرب ما فوقہ قرب ؁ فحلت محل الانس تسرح بالصفا ؁ لما بینہا فی الحب فی قربہا حجت ؁ بہا صفوۃ مولیہا فصارت بحبہ ؁ ففی سمعہا للحب من سمعہا طبت ؁ ملیت ہر درد و رنج کز تو رسد بر دل حزیں ؁ آں محض راحت است مرا عین عافیت ؁؁

درجہ دوم غیرت است۔ چوں مرد دریں محل غیور گردد از غیرت نخواہد کہ کس نام محبوب بگیرد و نگیرد **بیت** من باد نخواہم کہ وزد بر چو تو باغی ٭ تا از چہ نسیمی نرساند بدماغی ٭ ٭ در آخر ایں مقام از خود نیز بر محبوب غیرت کند۔ دریغا۔ از خواجہ شبلی شنوے گوید اللھم احشرنی اعمی فانک اجل و اعظم من ان تراک عینی **مصراع** از خویش بغیرم کہ در تو نگرم ٭ نہ بینی دریں مقام مے فرماید اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری **بیت** چشم بدوخت در ہمہ عالم باتفاق ٭ تا جز در و نگہ نکند مستمند دوست ٭ **شعر** کان رقیبا منک یرعی خواطری ٭ وآخر یرعی ناظری ولسانی ٭ فما رمقت عینا لعدک منظرا ٭ وجدتک مشہودی بکل مکانی ٭ آید وست اگرچہ ایں کیفیت مقامی دگر است کہ بعد ازیں ذکر کردہ آید ان شاء اللہ تعالیٰ اما حالی رفری اینجا بشتہ آمد درجہ سیوم اشتیاقست دریں مقام آتش شوق و آرزو زبانہ زند و شعلہ در گیرد **شعر** وفی فواد المحب نار ہوی ٭ احر نار الجحیم ابردہا ٭ بیچارہ وار فریاد بر آرد **بیت** مشتاقی و صبوری از حد گذشت مارا ٭ گر تو شکیب داری طاقت نماند مارا ٭ **شعر** اما اشتیاقی نحوکم لا یوصف ٭ وکرے جفونی بعدکم لا یعرف ٭ فعلام احنو الیکم صبوۃ ٭ واذوب شوقا من اسای او تلف ٭ **بیت** کازم ز اشتیاق تو جانم بلب رسید ٭ واز تو ہنوز مژدہ وصلے بمن رسد ٭ **شعر** اذا الشوق اقلقنی الیہ ٭ ولم اظفر الی وصلی لدیہ ٭ کتبت مثالہ فی وسط کفی ٭ فقلت لمقلتی تبکی علیہ ٭ **بیت** من نام ترا بر کف خود بنگارم ٭ بس دیدہ بر آں نام نہم خون بارم ٭ درجہ چہارم ذکر محبوب است من احب شیئا اکثر ذکرہ۔ قیل لبعض العارفین عند مرضہ اطلب لک طبیبا فقال طبیبی ذکر حبیبی مجنوں ہر گاہ کہ بیمار شدے شفاش از نام لیلی بودی۔ **بیت** ای نام تو ام شفاء امراض ٭ واز یاد تو ام حصول اغراض ٭ **شعر** واللہ ما طلعت شمس ولا غربت ٭ الا وذکرک مقرون بانفاسی ٭ عزیزے در ہمیں مقام گوید **شعر** ولا ہممت لشرب الماء من عطش ٭ الا رایت خیالا منک فی الکاس ٭ محب

در جمیع احوال ہمہ وجوہ در ذکر محبوب بود و نخواہد کہ بر زبانش جز نام دوست رود **بیت** ای نامِ
تو راحتِ زبانم ÷ واز یادِ تو پر شکر دہانم ÷ گر بر سر من تو تیغ رانی ÷ جز نامِ تو بر زبان نرانم ÷
درجہ پنجم تحیر است۔ دریغا مصطفیٰؑ باآں جلالت مے گوید یا دلیل المتحیرین جوانمردا
این معنی در ابتدار حال بود اما در انتہامی فرماید رب زدنی تحیرا ہیچ دانی کہ ازیں مقام تا اناں
مقام چہ فرقست بس رفیع مقام است کہ ازاں مقام اخبار ممکن نیست زبان قلم اسجا
الکم است وقلم زبان انجا الکن۔ ای دوست حضرت محبوب چو بس بلند قدر بود و وصولش
مستحیل جز حیرت و دہشت دیگر چہ تواں بود **شعر** قد تحیرت فیک خذ بیدی ÷ یا دلیلا لمن
تحیر فیکا **بیت** ای تو سلطان ملک حسن من بیچارہ درویشم ÷ بجز حیرت دگر نبود نصیب
جان بے خویشم ÷ **مرتبہ سیوم** مودت است۔ وہی ہیجانِ القلوب والصاقہ
بالہوی وایں را نیز پنج درجہ است **درجہ اول** نیاحت و اضطراب است عزیز من دریں
مقام ہمہ نوحہ وزاری وفریاد و بی قراری بود **بیت** در فراق تو ای بت مہ روی میکنم
نوحہ بر تنم ہر موئی ÷ **شعر** بجیلُ الجسم مکتیبُ الفوادِ ÷ تراہ مجید لاً فی لطن وادِ ÷
ینوح علی معاصی قادحا ت ÷ یکدر شغلہا صفو الودادِ۔ **درجہ دوم** بکا ست
عزیز من گریہ از شرائط محبت است وکان علیہ السلام دائمُ الحُزنِ والبُکاءِ۔ وقال
فی دعائہ۔ اللہم ارزقنی عینًا باکیًا **بیت** جانانِ من از فراق تو چنداں گریستم ÷ کایں
آب چشم من ہمہ روئ زمیں گرفت ÷ **شعر** عرفت ہواہا فی الست بربکم ÷ فلا احد
قبلی ولا احد بعدی ÷ فقد سال دمعی الجرّ و مہاجری ÷ سواحلہ فی لجۃ البحر والمدد ÷
درجہ سیوم حسرت است دریں مقام صاحب وداد مسکین بر اوقات عزیز خود
کہ ضائع رفتہ است حسرت میکند و ہر لحظہ کہ بی محبوبش گذشتہ است و در ندامت
میباشد و نیز بر یاد محبوب حسرت کند یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ و ہر ساعتی
فریاد بر آرد **بیت** عمرے کہ بی تو مے رود از مرگ بدتر است ÷ روزی کہ بی تو میگذرد

روز محشر است ؛ لیلا و نہارا بیچارہ وار از تحسر می نالد **بیت** آخر ای شاخ تر و تازہ نو بر تا چند ؛ خار حسرت خورم و جانب خرما بینم **درجہ چہارم** تفکر در محبوب است از قران بشنو اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ دریغا چہ دانی کہ چہ فرمودہ است پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماید تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ جوانمردا تفکر موجب قربتست لان التفکر فی المحبوب یوجب التقرب الیہ د قال بعض العارفین التفکر یصحب المحب الی المحبوب **شعر** آیا بدر الزمان ملکت قلبی ففیک تفکری و علیک حبی **بیت** نخواہم جز تو یکساعت تفکر در دگر کردن ؛ کہ در ہر دو جہان جاناں ندارم جز تو دلداری ؛ **درجہ پنجم** مراقبہ محبوب است و ہی من اشد المقامات و افضلہا عزیز من آں شنیدہ کہ وقتی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نماز میگذارد دیدند رویش زرد گشت و دلش خفقاں گرفت و بیہوش افتاد و چوں بہوش آمد پرسیدندش گفت راقبت اللہ فی صلوتی فاستحییت من تقصیری دریغا ایں مقام چگونہ بیاں توانم کرد اگرچہ آنرا در کتب سلوک درجات و مراتب معین کردہ اند اما واللہ اگر کسی را دولت مراقبہ دوست روی نمودہ بود لبعدہ چہ سخن تواند گفت ای برادر وقتی در دلشی شاید در خلوت خود مشغول بود آتش از سرش نجاست و طاقیہ بر سر تمام بسوخت و سر درویش آبلہ افتاد مدتی دراں زحمت بماند ایں حال ظاہر او بود اما از حال باطن او چہ خبر تواں داد **بیت** سحر گہ آتشم در دل فروزد ؛ اگر من دم زنم جانم بسوزد ؛ وقتی مگر ہمو را در مراقبہ حالتی بود کہ بیشتر ارواح انبیا و اولیا و رامداں تہنیت نمودند۔ حق تعالی آراں مرا نصیبی بخشد بمنہ و فضلہ عزیز من مقصود من درین صحیفہ مراقبہ محبوب است کہ بس عزیز مقامی است۔ دریغا ایں دو بیت کاشف ایں اسرار افتادہ است۔ **ابیات** در دل ہمو در جان ہمو کفر ہم ہمو ایماں ہمو ؛ در دم ہموں در ماں ہموں پیدا ہموں پنہاں ہمو ؛ در رہ ہمو در خانہ ام مونس ہمو ؛ چشمم ہمو گوشم ہمو جسمم ہمو جانم ہمو ؛ کنت لہ سمعا و بصرا و یدا و لسانا **مرتبہ چہارم** ہواست وہوان یہوی قلبہ الی المحبوب دائما و ایں آں ہواست **شعر** قد لسعت حیۃ الہوی

کبد ٭ فلا طبیب لہا ولا راق ٭ الا الحبیب الذی شغفت بہ ٭ فانہ رقیتی وتریاقی ٭ وایں مقام را
پنج درجہ است **درجہ اول** خضوع است وقال بعض العارفین ومن شرط الہوی لزوم
خضوع العبودیۃ وقال الحسن ما اعلم فی وسائل الوصل احسن من الخضوع علی بابہ **شعر** ایا
معشر العشاق باللہ خبروا ٭ اذا حل عشق بالفتی کیف یصنع ٭ یداری ہواہ ثم یکتم سرہ ٭ ویخضع فی
کل الامور ویخشع **درجہ دوم** بذل مہجت است در طاعت دوست فوق الطاقۃ نہ بینی کہ
پیغامبر را در نماز شب چنداں بایستادی حتی تورمت قدماہ زیرا کہ در نماز با انگشتان پای
بایستادے وگاہ خود را بیاویختی وبذکر مشغول شدی **شعر** خادم نعبد الرحمن ٭ والناس
نیام ٭ لذۃ الغمض علی اجفان عینیہ حرام ٭ ولہ جفن قریح وفؤاد مستہام ٭ ولہ جسم علیل
فی الہوی غیر ملام ٭ **بیت** ہر دل کہ بعشق مبتلا شد ٭ کان غم ومحنت وبلا شد ٭ ممکن
نشود کہ راست گردد ٭ قدی کہ زعاشقی دوتا شد ٭ بیگانہ شد از نشاط ہر دل ٭ کو با غم عشق
آشنا شد **شعر** بذلت مہجتی فی حب لیلی ٭ الا یا طاقتی لا تخذ عنی ٭ **بیت** مرا تا جان بود عشق تو
بازم ٭ مرا تا سر بود کوی تو سازم۔ **درجہ سیوم** صبر است۔ در شدائد ومحن دریں
مقام با محمد گوید واصبر علی ما اصابک ای علی ما اصابک من محبتی ان ذلک من عزم الامور
عزیز من الصبر مفتاح الوصل وقال ان اللہ مع الصابرین۔ در لغا۔ لیس للمسلمین
الا الصبر والمحبوب یفعل ما یشاء آری دوست در جفاہا محبوب صابر بود ولیکن از
دوست ہرگز صبر نتواند **مصراع** صبر از دوست مفرمای کہ آں نتوانم ٭ عزیز من الصبر
تجرع البلوی من غیر الشکوی بیچارہ بلاہا را دریں مقام بجان خرد و دردہا را چوں شربت
فرو خورد و دم نزند زیرا کہ **ابیات** سر لیست در حروف محبت برای ما ٭ عشاق ازدود دیدہ
کشد ابتلا رہا ٭ گہ زہر را الصیبہ حلق حسن کنیم ٭ کہ تیغ بر حسین زند کبریا ما ٭ ما پروریم دشمن
وما می کشیم دوست ٭ کس را چرا وچوں نرسد در قضا رما ٭ ارہ بتارک ذکریا فرو کشیم ٭
یحیی کشیم ودم نزند در بلا رما ٭ قال علیہ السلام اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ وان صبر اجتباہ

وقال الصبر سرٌّ من اسرار المحبت وکنز من کنوز الهوی آرے چوں نہ پائی گریز بود و نہ دست آویز بضرورت صبر باید کرد **بیت** گر صبر دل از تو مہست ور نیست؛ جز صبر کہ چارۂ دگر نیست؛ پروانہ ز شمع برخطر بود؛ اکنوں چو بسوخت برخطر نیست؛ **درجہ چہارم** تضرعست - والتضرع الی المولی عزّ قال اللہ تعالی - اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً - جواں مرد عاشق بیچارہ را دریں مقام دستگاہے فراخست زیرا کہ چوں نہ پائی آں دارد کہ در صحراء وصلت پوید و نہ دست آں دارد کہ از گلبن قدرت نسیمے جوید نہ جسم را طاقت آواز و نہ روح را قوت پرواز جز تضرع وزاری نمودن بردستش ہیچ نبود بادل بریاں وچشم گریاں بانواع تضرع عرضہ میدارد **شعر** بائی نواحی الارض ابغی وصالکم؛ وانتم ملوک بالمقصد کم نحو؛ **بیت** چوں نیست دست زورم وبازوی طاقتم؛ اینک رہ تضرع وزاری گرفتہ ام؛ **درجہ پنجم** رضاست وتسلیم دریں مقام ہرچہ از دوست آید بداں راضی بود و درانچہ دوست خواہد تسلیم دارد وقال بعض العارفین ومن شرط الرضا ان یکون العبد بین یدی مولاہ کالمیت بین یدی الغاسل یقلبہ کیف یشاء، دریغا شنیدۂ کہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار بدیں بیت نقل کردہ اند **بیت** کشتگان خنجر تسلیم را؛ ہر زماں از غیب جانے دیگر است؛ وقال اللہ تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ لان الرضاء من اعلی المقامات **بیت** ای سرو بلند بوستانے؛ در پیش درخت قامت پست؛ از رای تو سر نمیتواں یافت؛ وازروی تو در نمی تواں بست؛ چشمت بکرشمہ خون ما ریخت؛ باداست بحل زمات پیوست؛ گر سر ننہم بر آستانت دیگر چہ کنم دری دگر ہست؛ **مرتبہ پنجم** شغف است - قال اللہ تعالی قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا وآنرا نیز پنج درجہ است **درجہ اول** مطاوعت اوامر محبوب وامتثال بے مثال اوست طوعًا ورغبۃ واوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام - ہل رأیت الحبیب یخالف اوامر المحبوب لان المخالفۃ توجب البعد والہجران اعوذ باللہ منہا **شعر** لو امرت بما امرت؛ لما خالفت لما امرت؛ ولو امرت لبفاک دمی؛ سفکت دمی لما امرت؛ **بیت** تو بادشاہے من گدا

هر چه کنی باشد روا ٭ من بنده کافرمانت راماں تا چه فرمائی کنم ٭ از قرآن بشنو مے گوید فاستقم
کما اُمِرْتَ وآں امر دانی کدامست وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا می فرماید پردهٔ اینت را یکسو نه از
حجاب غیریت بیرون آئی آنگاه آرزوی وصال ما کن رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ای رب الروح
والبدن یعنی رب الملک والملکوت مالک الغیب والشهادة لا اله الا هو فاتخذه وکیلا بیت
در دل چو شراب وصل مے ریزی ٭ باید چو خمار گیردت نگریزی ٭ با وصل منت اگر نشستی بادبا
باید که ز هر چه جز منست برخیزی ٭ **درجه دوم** محافظت باطنست از غیر محبوب۔ قال۔
من حفظ باطنه عن الاغیار ملأ الله قلبه بالانوار۔ چوا نمرد ان الله وتر یحب الوتر۔ یعنی
یگانه است یگانگی میخواهد لان الجنس امیل والضدان لا یجتمعان از قرآن بشنو قل لو کان
فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا چواں مردا
از ینجا مبرهن گشت که پیغامبر هم ملک بود بر صورت بشر آنگاه نزول بر بود نی بل محض قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن معاشر الانبیاء ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا روح بود از عالم
ونفخت فیه من روحی که روح الله خادم او بود لیکن بر صورت بشر زیراکه بجانب بشر آمد
تا از جهت ظاهر ایں بود واز جهت باطن آں باشد دریغا نمیدانی در یک دل دو دوست نگنجد
ودو تیغ در یک نیام در نیاید۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ **بیت**
یکدوست پسنده کن چو یک دل داری ٭ گر مذهب مرداں عاقل داری ٭ و نیز دریں مقام
اسرار خود از اغیار نگاه دارد۔ لان الاسرار صونوها عن الاغیار کما قال علیه السلام۔
استر ذهبک و ذهابک و مذهبک (پوشیده دارید) جانم فداش باد تا چه اسرار است که دریں
حدیث بیان کرده است۔ دریغا اصحاب ظواهر را ازیں حدیث چیزے دیگر مفهوم است
ومقصود چیزے دیگر است ومن سر از سر ایں حدیث قدری آگاه هم سر گردم بگوش
دل بشنو عزیز من مذهب عبارت از کمال مرد است در محبت وذهاب مسافرت است
سوی دوست دریغا وزنهار دریغا چوں خلیل الله در مقام حبیب الله نبود فریاد بر آورد

انی ذاهب الی ربی۔ جوانمردا عاشق بیچارہ راہ معشوق را بر غیر خود بی کور مے کند وگوید **بلیت** خواہم کاب دو چشم من ہمہ روی زمین گیرد تا پای غیری دامن آن نازنین گیرد * نہ بینی کہ او صلی اللہ علیہ وسلم مذہب شریعت بہر کس نمود۔ و مذہب عشق مخفی ظاہر نکرد در دعامی گوید استرنی لسترک الجمیل

درجہ سیوم معاداۃ اعداء دوست است دریں مقام دشمن دوست را دشمن دارد و با مخالفان محبوب مخالفت نماید آز رسول بشنومے گوید لغادی لعبادتک و مخالف من خالفک **شعر** وما القلب الا امرا عم رفار اصحب * صفیۃ لن داء بنا لو بخلینا * عدو لمن عادت وسلم لسلمہا * ومن قرب لیلی احب قربا **بلیت** من دشمنت را دشمنم چون دشمنت باشد کسی * جز آنکہ با دیوی بود یا غول یا دیوانہ * **درجہ چہارم** محبت محبان محبوب است سپغامبر میفرماید صلی اللہ علیہ وسلم اسالک حبک وحب من احبک زیراکہ دوستی دوستان دوست دوستی اوست نحب نحبک الناس **شعر** ومن ہواک اہوی من ہواکا * ولکن لیس ادری من ہواکا * **درجہ پنجم** اخفاء احوال است کہ میان عاشق و معشوق رود قال الشبلی من شرط المحبۃ کتمان الاحوال خشیانی لتعلما سر سعدی * تجدانی لتبر سعادی شحیحا * قال لبعض العارفین لولا الدموع الفاضحۃ فکتمان الحال من منازل الرجال **شعر** کتمت حبک حتی منک تکرمۃ * حتی استوی فیک سری واعلانی * **بلیت** غمت ہر چند می پوشم بدامن * فضیحت مے کند چشم روانم * رخ زردم ندارد طاقت ہجر * بروں مے افگند رازنہانم * **مرتبہ ششم** خلت است۔ والخلۃ ماخوذ من التخلیۃ ای من تخلیۃ القلب عما سوی المحبوب وآں را نیز پنج درجہ است **درجہ اول** معاندت وشماتت جوانمردا صحب در ہر مجلس کہ نشیند سر آئینہ از اغیار چشم زند واز دیو مردم تمام اندیشید بود ما کان من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ۔ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ **شعر** نزکونی واحلفونی احبتی * غرضا للوشاۃ والغرالی **بلیت** چناں در ماندہ ام جانان من از دست سخن چیناں * کہ لب بستہ ام اینک تو گوی خود زبانم نیست

درجه دوم صدق است۔ قال بعض العارفین مراعاة الصدق فی السر والعلانیة یوجب المحبة وقال بعضهم المحبة صدق والصادق حبیب الله و قال الله تعالی والذی جاء بالصدق و صدق به شعر علیک بالصدق وانه ✤ احرقک الصدق بنار الوعید ✤ درجه سیوم اشتهار است و تشهیر۔ جوانمرد محب دریں مقام از انانیت بیروں آید و متی وکیف را ترک ترک دهد شهرت و خمول را فرقی نداند سئل بعض العارفین ان الصوفیة یشهرون انفسهم فی الدنیا فقال اقتدو بابی بکر بشهارة و لعمر بالباس و لعثمان بالکرم و لعلی فی الفقر ولکن ما لهم ذلک من حظ یشهرون انفسهم و یکتمون فی قلوبهم وهم بذلک لا یشعرون و نیز لشاید محبوب حال محب خود را شائع کند او را شهره گرداند قال بعض العارفین فی دعائه اللهم استرنی فاجیب یا فلان الحق لا یستر شی دریں مقام آفات بسیار است درجه چهارم شکوی است کما قال یعقوب علیه السلام انما اشکوا بثی وحزنی الی الله و قال محمد علیه السلام اللهم لک الحمد والیک المشتکی در لغا المحب کیف یشکو من حبیبه ولکن یشکو بطریق الذل والمسکنة منه الیه لا الی غیره مصراع از دست تو قصه هم بدست تو دهم ✤ شعر ولاخیر فی شکوی الی غیر مشتکی ✤ ولا بد من شکوی اذا لم یکن صبر ✤ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین بیت بهوائے تو دل ببلا نهم ز برای جان بفنا کنم ✤ بتو گویم قصه درد خود چه تو بشنوی دوا کنم ✤ شعر الی الله اشکو ما لقیت من البلا ✤ فان الیه فی الامور شکایتی ✤ درجه پنجم حزن است وکان علیه السلام دائم الحزن وقال ان الله یحب قلباً حزیناً الا جله وقال جل ذکره انا عند المنکسرة قلوبهم لاجلی شعر یا سامع الشکوی اغث متلذذ ✤ صب الفواد موصل الاحزان ✤ یدعوک حین خلا الصبوت موجع ✤ یا عالما بالستر والاعلان ✤ آماسے دوست ایں اندوه چوں کوه رانند دیک عاشق شکوه بے بنود بل بدیں اندوه خوشاں وشاداں باشد و گوید بیت جز عشق تو عیشها فراموشم باد ✤ حزن تو بجائے در آغوشم باد ✤ اگرچه هر دم از آتش اندوه مے سوزد لیکن با طوع و رغبت با نار او

الموقدة التی تطلع علی الافئدة می سازد و چگونه نسازد که این غم جان اوست و حیات جز درین درد و اندوه نیست **بیت** مرا غم جان است و بی جان چو نتوان زیست * کسی تو غم ندارد جان ندارد * **شعر** و احرقتی علی ایامنا الغر قلب ولم * اقض من ساعاتها وطری نادیت من حرقتی منها و من قلبی * و من اسای و من حزنی و من ضرری * ما خلت عنها والا حالت محاولیی * و حال حالی بها واضعفة العمری * **مرتبهٔ ہفتم** محبت است دریغا و ہزار دریغ که من مستمند ازین مقام چه توانم بنشت و ازین مرتبه چه خبر توانم کرد این منزل لغایت شریف است یحبهم و یحبونه آنجاست و آن را نیز پنج درجه است **درجه اول** حسن اخلاق است * در خلا و ملا و شدت و رخا عزیز من اینجا اقوال و افعال حرکات و سکنات محب همه مستحسن و مرضی گردد خصوص از غیر محبوب بباطن مستوحش و متنفر باشد چشمش جز دوست نه بیند و دلش جز محبوب نداند زہر که ہست سر کشیده بود مع ہذا چون با خلق نشیند از ان روی که مخلوق محبوب است مکارم اخلاق مبذول دارد اما از جہت محبوب گاه چشم دل را حسد کند و گاه دلش از چشم غیرت گیرد نه دل خواہد که چشم بد و نگرد و نه چشم خواہد که دلش بداند و ذلک من احسن الاخلاق واشرف الاوصاف **شعر** قف بالرکات وارحم ومعه الباکی * وسل منازل سلمی این سلماکی * باطیبة المغنی وصلها ابدا * ما تنقضی ساعة الا بذکراک * ہلا سمعت بوصل منک یا لیلی * فالقلب یحسد عینی عند رویاک * والطرف یحسد قلبی حیث انت به * کلاهما صار محسودا ببلواک * **مصراع** دل از دیده پوشد و دیده ز دل پنهان کند * **بیت** بروبیش تا نظر کردم دل از کونین بر کندم * بریدم از همه عالم چو شد با دوست پیوندم * ز بستان وصال او اگر چه نیستم خطے * بتشریف خیال او بحمد الله که خرسندم * **درجه دوم** ملامت و اظهار در عالم سکر و حیرت کما اخبر عنهم سکاری و حیاری درین مقام محب بیچاره مدہوش بود و از جام مالامال محبت بیہوش نه از رسوائی اندیشد دیوانه وار بیرون افتد و مستانه سر در خرابات نهد گوید

بیت عشق تو مرا باز خراباتی کرد ؛ ورنہ من بیچارہ بسامان بودم ؛ مع ہذا لا یخافون لومۃ لائم و در یں مقام بعضے اسرار نیز از وی بیروں افتد و شاید کہ بفرمان محبوب بود جامہ صبر بدرد و از خانہ ننگ و نام بیروں آید و گوید **بیت** دل دلوا نگیم ہست و سر بی باکی ؛ کہ کار نیست شکیبائی و اند و ہناکی ؛ دست در دل کن و ہر پردۂ اسرار کہ ہست ؛ بدرای سینہ کہ در دست ملامت خاکی ؛ جوانمرد انرسندہ ہرگز رسندہ نبود تا زہر بلا را چوں شربت بیاشامد و خدنگ ملامت را چوں شیر فرو نخورد ہرگز بکامے نرسد **نظم** ای دل بہوس بر سر کارے نرسی ؛ تا غم نخوری بغمگساری نرسی ؛ چوں شانہ بزیر ارّہ تا تن ننہی ؛ ہرگز بسر زلف نگاری نرسی ؛ و نیز اید وست دریں مقام ہم نوازش بسیار است و ہم گدازش بسیار گاہ بدست لطف بنواز د فرمان دہد لولاک لما اظہرت الربوبیۃ گاہ بآتش قہر بگدازد و گوید لو شئنا لنذہبن بالذی اوحینا الیک گاہ از اوج رفعتش جلوہ دہند کہ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ گاہ در حضیض ذلتش انداز ند و لو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا وگاہ گویند اصطنعتک لنفسی وگاہ فرمایند لن ترانی گاہ مثال دہند انی جاعل فی الارض خلیفۃ وگاہ فرمان فرمایند وعصی آدم ربہ فغوی و قتش از چیزی منع کنند و آں مراد بود و وقتش بچیزی امر کنند و آں مقصود نبود وگاہ بدرجہ اش رسانند وگاہ دہ استدراجش انداز ند اما اگر محب کامل بود در ہمہ حال نظر از دوست بر نگیرد و در جمیع احوال مرید مراد محبوب باشد **شعر** ارید وصالہ و یرید ہجری ؛ فاترک ما ارید لما یرید ؛ **بیت** اگر مراد تو ای دوست نامرادی ماست ؛ مراد خویش ازیں بیش من نخواہم خواست درجہ **سیوم** مشاہدہ غیو بست ای دوست محب دریں مقام مالک مکاشفہ گردد و محبوب بعضے از اوصاف و افعال خود بروے ظاہر گرداند و دلش از انوار محبت منور گردد و سرش محاذی لوح محفوظ گردد و جوانمردا دریں مقام نیز مکر و افتنان بسیارست بیچارہ محب اینجا مضطرب گردد۔

رباعی آنکس که ترا شناخت جاں را چه کند ؛ مشتاق رخ تو خانماں را چه کند ؛ دیوانه
کنی هر دو جهانش بخشی ؛ دیوانهٔ تو هر دو جهاں را چه کند ؛ چه سرها دریں منزل خاک شود و
چه جانها که اینجا هلاک گردد مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ زیرا که هلاک عاشق اینجا
بر انواع است نداند تا کجا گردن زنند و از چه جانش فرود آویزند اگر عنایت محبوب دستگیری
فرماید چشم از غیر بر دوزد مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى بضرورت دولت قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ
أَدْنَى نقاب بکشاید و سعادات أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ رخ نماید **مصراع** چو از جمله
بریدم من ترا ام ؛ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ
ای الی کهف الوصال **درجه چهارم** آرزوی ملاقات است در لعیا هر چندش خون ریزد یا
بر دار بلاش آویزد اشتیاقش و آرزوی ملاقاتش بیشتر بود **بیت** گرم صد دل بود هر دم
شود صد پاره از غم ؛ بجنت سر زماں شوقم بدیدارت بود افزوں ؛ **شعر** ولو قطعتنی
إرباً إرباً ؛ ما ازددت للأحباب إلا حباً **بیت** دل بسوی دلبری هر لحظه مارا می کشد ؛ آنجا که مارا می
ایں دل همانجا می کشد ؛ موسی بیں دریں مقام میگوید أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ اگر هفتاد
بارش شربت ضربت لن ترانی در کامش بناکامی فرو ریختند. اشتیاقش را فتوری نبود
و آرزویش را قصوری نه آری بیچاره مشتاق را اندیشه رد و قبول نبود و از قلق و اضطراب
که باشد گوید **بیت** اگر بتیر زنندم و یا به تیغ کشندم ؛ بهیچ ضرب و سیاست ز تو ندارم
دست **بیت** من از تو صبر ندارم که بی تو بنشینم ؛ دگر کسی نتوانم که بر تو بگزینم ؛
درجه پنجم استیناس است دریں مقام طلب انس و التماس لقا بود عزیز من وَمِن علامة المؤانسة
بالحبیب والتوحش من غیره و قال علامة الاستیناس مراقبة المحبوب فی کل حال **بیت**
دلم تا لوای تو آشنا شد ؛ ز هر چه بود ز آں بیگانه گشتم ؛ مرا تو مونس جانی و جاناں ؛ ندیدم
روئے تو دیوانه گشتم **شعر** ند غبت او حشت جمیع الوری ؛ الا انا و الله استثنی ؛
سکنت فی قلبی و لا ینبغی ؛ ان یقال للساکن او حشتنی ؛ **مرتبه هشتم** عشق است

والعشق عبارة من افراط المحبة وشدتها بیت کتاب حسن تو روزی قضا میخواند درگوشم ؛ شدم از
خویش بیگانه نه عقلم ماند و نی هوشم ؛ جوانمردا عشق همه بیخبریست و از بیخبری چه خبر تواں کرد مصرع
خیال العشق صعب من ثقلها ؛ مدآں خود که رسید وازاں شربت که چشید عشق آتشے است که خرمن
وجود بسوزد و بادیست که نهال هستی از بیخ بر اندازد بیت عشق آمد و خانه کرد خالی ؛ برداشته
تیغ لاابالی ؛ جوانمردا عشق سرمایۂ سالکانِ صادق است و پیشۂ صادقان مدارک عشق دل و جان
محبان است و جان و دل مشتاقان ایمان بجز عشق کامل نبود وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰهِ وان المحبة اذا اشتدت وقویت سمیت عشقا۔ عزیز من عاشق باید بود و صحبت عاشقان
باید گزید چنانچه شیخ الاسلام نظام الحق والدین بجانب خواجه ما ذکره الله بالخیر اشارت فرموده
اند بیت با عاشقان نشین تو هم عاشقی گزیں ؛ ای هر که نیست عاشق با او مشو قرین ؛
لیکن عشق آمدنی نه آوردنی والله یُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ بیت ابجد عشقش تو چه دانی
که حلیست ؛ عشق چو قرآں بستم آموز نیست ؛ و ایں مرتبه را پنج درجه است درجه اول -
فقدانِ دلست ومن لیس مفقود القلب لیس بعاشق زیرا که آنکه دل دارد با خبر از دل دارد و از
عشق بی خبر است - بیت که گفت من خبری دارم از حقیقتِ عشق ؛ دروغ گفت گراز خود
خبر دارد ؛ دریغا آں عزیز چه خوش گفته است بیت ز دلم نشاں چو خواهی که ز دل خبر ندارم ؛
تو بگو که دل چه باشد من از و اثر ندارم ؛ عزیز من هر وقت که سلطان عشق بر تخت
جاں نزول فرمود دل رختِ هستی خود برکراں نهاد و بساطِ نشاط و خرمی را طے کرد -
بیت عاشق مخوانش آنکه ز جانش خبر بود ؛ باخود ز هوش و عقل در وانش اثر بود ؛
وقتے مردے را دیدند که بر خار مغیلاں نشسته و چشم سوی آسماں داشته و مبهوت مانده
بود از و بالحاح تمام پرسیدند که ترا چه رسیده است فقال فقدت قلبی فقیل له لم
باذا و بکا وقال وجدت ربی فشهق شهقة عظیمة ومات رحمة الله علیه بیت بار غم عشق
فلک نسنجد هرگز ؛ واز جور تو هیچ دل نرنجد هرگز ؛ واز عشق تو عاشقاں چناں جاں بدهند ؛

کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ **شعر** الا فی اللہ قلبی فانہ ؛ فنی النخبۃ او کادمما بہ لقصی ؛ علت
فوادی ندعد ست وصالہ ؛ فبعضی من الہجران یبکی علی لعضی ؛ سئل ذوالنون عن العاشق
الصادق فقال اذا رایت رجلاً مصفر الوجہ مفقود القلب مغلوب العقل شدید البکاء
طالب الموت والفناء ومع ذلک مراعی الادب متفقد الاوقات فہو عاشق صادق
جوانمرد اعشق بادشاہے است کہ جز قلب دوستاں لشکند ودر ہر شہر دلے کہ نزول فرماید
خراب گرداند اِنَّ الملوک اِذَا دخلوا قریۃً افسدوھا ۔ خاک ہستی برباد دہد وآب روی
ہر پاکی را در آتش ریزد تخت وتاج شاہاں را تاراج کند وننگ ونام را بیک سو نہد
وَجَعلُوا اعزۃَ اَھلِہَا اَذِلَّۃً وَکَذَالِکَ یَفعَلُونَ مرغی است کہ جز از دل دانہ
نگیرد وجز در جان آشیانہ نسازد **بیت** کہ سرۃ زعین عشق چونکہ بدیدار شد ؛ طی
طریقت بسوخت عقل نگوں سار شد ؛ بردل ہر کس کہ تافت یک سر موزیں حدیث ؛
صومعہ بتخانہ گشت خرقہ بزنار شد ؛ ماہ رخا ہر کہ دید زلف تو کافر بماند لیک ہر آنکس
کہ دید روئے تو دیدار شد ؛ در اینجا دریں بیت سری عظیم است ولایجوز کشفہ **درجہ
دوم** تاسف است ۔ زیرا کہ عاشق بی دل دریں مقام بے معشوق خویش ہر دم از حیات
خود متاسف بود وہر طرفۃ العین بر عمر خود در فسوس باشد از اں شاہ کنعانی نشنو میگوید
یَا اَسَفَا عَلیٰ یُوسُفَ وَابیَضَّت عَینَاہُ مِنَ الحُزنِ فَھُوَ کَظِیم ۔ **شعر** فوا اسفی طال الذی
وتصرمت حیوتی ؛ وما قضیت منکم لبانتی ؛ خون بجای آب از دیدہ بارد وندام روز وشب
در اندوہ واندیشہ گذارد ۔ **شعر** فوا وحشتی یا ظاعنین عن الحمی ؛ ووا حسرتا ہل عودۃ
لتندیہا ؛ وہل نلتقی لبعد التفرق والتنای ؛ ولیکن عن تلک النفوس ابنیہا ؛ ہر لحظہ
بی تو مراعی رود زعمر ؛ واللہ از اں حیات مرا مرگ خوشتر است **شعر** لئن مضت ساعۃ
فی الدہر واحدۃ ؛ لغیر وصلکم واضیعۃ العمری ؛ **درجہ سیوم** وجد است ووجد
حالے است لوالعجب کہ بزباں آں را التقریر نتواں کرد نہ بقلم تحریر منزلتے لبس رفیع ومنقبتی

بس منیع است تو ہم دانی کہ حال چگونہ در قال آید انشاء اللہ کہ از انت نصیبی بود آنگاہ بدانی
کہ چلیست وچگونہ است عزیز من پیر صاحب وجد ہمہ دنیا چوں حلقہ خاتم تنگ گردد و در ہیچ
مقامی قرار نہ پذیرد و فریاد برآورد **شعر** طال شوقی باسر ور وبہجتی ؛ وحدت بہوی بالذی انت
تعرف ؛ وصارت علی الارض حلقۃ خاتم ؛ ولی منک وجدٌ دائمٌ لیس یوصف۔ **درجہ چہارم**
بی صبریست۔ عاشق دریں مقام از طاقت طاق گردد وسوختۂ اشتیاق بے قرار و آرام شود
ولی سر بسر انجام باشد از آتش شوق درجوش شب و روز درخروش بود و گوید **شعر** الصبر عنک
مذموم عواقبہ ؛ والصبر فی سائر الاشیاء محمود ؛ **بیت** تا بود مرا طاقت بودم بشکیبائی ؛ چوں
کار بجاں آمد اکنون من و رسوائی ؛ سرپنجۂ صبرم را پیچید وبیروں شد دل ؛ ای صبر همین بود
بازوی توانائی ؛ چواں مرد اعشق وصبر ضدان لا یجتمعان والجمع بینہما لیس بامکان۔
دریغا از ہتر کلمینی یا حمیرا چہ خبر داری۔ **بیت** دلی کہ عشق صابر بود مگر سنگست ؛ زعشق تا
بصبوری ہزار فرسنگست ؛ **درجہ پنجم** صبابت جو المرد اعاشق دریں مقام مدہوش
بود واز غلبۂ عشق بی ہوش علی الدوام چشمش گریاں ودلش بریاں باشد ہرکہ بیند رحمش
کند وہرکہ داند شفقت فرماید مجنوں وار در ہر کوہی دواں ولی دل وساماں در ہر صحرای
پویاں زرد رُخ وگریاں تیخ بود از ہرچہ جز محبوبش پرسی نداند و ہرگز جز نام معشوق بر زباں
نراند بیچارہ وار گوید **بیت** زاہا کہ خواندہ ام ہمہ از یادم برفت ؛ الا حدیث دوست کہ تکرار
مے کنم ؛ آن سر دیوانگی با سنگ وگیاہ حکایت کند ونسیم صبا را پیغام گوید **شعر** ایا نسیم
رسول ؛ تحکی صبابا بنت الھوی ونقول ؛ کلی الیک حشاشۃ معفوۃ ؛ کیف الوصول الی
وما الیک سبیل ؛ ملأت حبا سنک القلب ولا حمی ؛ الا وفیہ من ہواک قتیل ؛ عزیز من از
پیغامبر بشنو فرماید کل امر یبعث علی ما مات اہی محبتہ ما مات واللہ فردا اہل عشق جز بہوی معشوق
زندہ نشوند وجز بنام معشوق سراز گور بر نکنند **مصراع** از بہر تو میرم و از برای تو زیم
بیت بوی محبوب چو برخاک احبا گذرد ؛ نہ عجب باشد اگر زندہ کند عظم رمیم ؛ ؛ ؛

مرتبه نهم — تتیم است درین مقام طواف بندگی و عجز در گردن عاشق کنند در زنجیر رقیت
و بیچارگی بر پای او نهند مستمند وار گوید **شعر** یا نسیم الصبا تحمل رسالاتی ÷ فانی متیم مشتاق
و آن نیز پنج درجه است **درجه اول** تفرد است درین منزل دوست از غیر دوست مجرد گردد
و اینجا او را اتحاد حاصل آید — چو المرد الم ترا از سخنانم عجب آید دا العجب منک ایها المسکین
المشغول بما سوی المحبوب والله لو خلق فیک الشوق الی لقاء المقصود کنت مستوحشا من الخلق
و تهرب من الاهل والولد کهرب الغنم من الاسد و تحب العزلة و تحمل الموت والفناء و تری
الناس یضحکون منک و یقولون موسوس مدبر علیه مبادی الجنون و انت لا تلتفت با جوابهم
لا تعرف من انت و ما انت و کیف انت و این انت او هم **بیت** در خویش گم که من چه نامم
معشوقم و عاشقم کدامم ÷ عزیز من اینجا عاشق از خود نیز فارغ آید **بیت** حدیث من در تی بازکن
که من نه منم ÷ همه توگشتم اینک حدیث شد کوتاه ÷ دریغا و هزار دریغ ندانی که آن چه مقام است
زیرا که اینجا عاشق و معشوق یکی گردد لعمری این مقام از جمله مقامات پیغامبر است از قرآن بشنو
إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ - يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ÷ وَمَا
رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ - إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ عزیز من درین
آیات اسراری بوالعجبست که لا یحتمل الحال کشفه اینجا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ
رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ تجلی فرماید **درجه دوم** استتار است درین مقام همه
پوشیدگی خواهند و این پوشیدگی که از هر دو جهت مطلوب بود و اینجا غیرت معشوق در کار
عاشق بیشتر بود پیغامبر میگوید انا غیور و الله اغیر منی — چو المرد در قرآن با محمد گوید الم
تر الی ربک کیف مد الظل دریغا چه دانی درین حروف چه سرهاست و چه رمزها
اینجا کیف مد الظل از برای استتار است و حقیقت مقصود همانست که الم تر الی ربک
و این را صنعت التفات گویند یعنی اما جاء له النظر الیه فی الدنیا و اخبر مع المحبین عن
ذلک بقوله الم تر ربک دنیا و قفة ثم قال کیف مد الظل لیستر حاله عن الاغیار یعتقدون

اهل الظواهران الکلام یجری لسبب الظل **بیت** دل پیش توام دیده بجای دگرستم * تا خلق ندانند
که ترا می نگرستم * **شعر** اشارت بطرف العین خیفة اهلها * اشارة محجوب ولم تتکلمی * آن ظل نه
آن سایه است که تو فهم کرده آنرا آنگاه بدانی که معلوم شود که السلطان ظل الله فی الارض
چه باشد و اینجا کار بجای رسد که از یکدیگر غیریت کنند . و این مقامی بود که بعبادت پیغامبر
علیه السلام از حضرت حقیقت الحقائق جز برمزے اشارت نکرد و ازینجانب نیز هم برین نمط است
اینجانب راست. **بیت** رازیست مرا باشب و سریست عجب * شب داند و من دانم و من دانم و
شب * الم و المص و دیگر مقطعات همین معنی دارد **شعر** جاءنی فی قمیص اللیل مستترا *
یسارق الخطو شوقا و من حذر * فکان ماکان مما لست اذکره * فظن خیرا و لا تسأل عن
الخبر * وکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبده ما اوحی درجه سیوم بذل روح
یعنی جان باختن است و روح را درین منزل چه اعتبار بود عزیز من جانبازی خود کار
عاشق است **بیت** از من گمان مبر که دل از دوست بر کنم * تا جان درین تن است دم
از عشق میزنم * گر بشنوی که قافله عمر درگذشت * اول کسے که جان دهد از بهر تو منم **شعر** نشتری
وصلهم بالروح عندی لا بلیله * فلا لوم علی عندهم و الا عدل * **بیت** همه جانان نثار
هرکه دیدار هم جان باشد * جان گر صحبت جانان بیابی رایگان باشد * درجه چهارم
و پنجم خوف و رجاست بیچاره درین مقام از خوف قطیعت لرزان باشد و باسید وصال
شادمان گاه از خوف هجر در گداز و گاه از اسید وصال در گداز **شعر** لا طمع لی الا بوصلک
یا فتی * لا خوف لی الا من الهجران * **بیت** از جان دادن نمی ترسم من ای جان * از آن
ترسم که از تو دور مانم * **مرتبه ششم** دهشت درین مقام بلا ناپس عظیم و خطر ناپس
هائل است اجتماع البعد لتعذیبه و فی القرب حیرة و ما منها الا ... **بیت** گر نیست
جان می رود و رنگرم خود چون زیم * حیرانم اندر کار خود گشت جان دهم یا ننگرم * از دست
خودگاست معشوق در حسرت باشد و از جهت سرافرازی شاهانه او در **بیت** ندانند

که چه خواهد کرد **بیت** ندانم بر چه گردد آخرین کار ٭ مرا دل واله و معشوق خودکام ٭ چو امر دا معشوق بغایت در عز و جلال و عاشق بنهایت در ذل و نکال جز حیرت و دهشت دیگر چه خواهد بود **بیت** حیرت اندر حیرتست والهی در والهی ٭ اندرین ره صد هزاران عقل عاقل مبتلاست ٭ **شعر** محبتک ناهوفی الهوی و توتهو ٭ و سم بک مشغولون فی السر والنجوی ٭ سقوا من کوئس الحب صرفا فاصبحوا ٭ سکاری حیاری ہائمین بہ لیشوی ٭ و این مرتبه نیز پنج درجه دارد - **درجهٔ اول** سوال است از حضرت محبوب بزبان تضرع و ابتهال عز من ما ندانی سوال از معشوق جز معشوق باشد هیهات از وی جز وی برا نخواهد والا عاشق نبود **شعر** ترید منی اختیار سری ٭ وقد علمت المراد منی ٭ ولیس لی فی سواک حظ ٭ فکیف ماشئت فاختبرنی **بیت** هر البیان تو باید شکر چه سود کند ٭ بجای یاد تو یاد دگر چه سود کند ٭ در لیغا سوال عاشق بر انواع است بعضے سوال معین کنند بعبارت ظاهر و بعضی بعبارت مستور عرضه دارد و بعضی خود سوال در باقی کنند و همه خود بر دوست تسلیم نماید کاملا نند و آنها که خواهند بعضی دوست برای خود خواهند و بعضی خود را برای دوست خواهند اما بهر عبارت و اشارت که بود مطلوب شان جز محبوب نباشد و خود چگونه بود که دیدهٔ دل عاشق جز بنور حضور معشوق روشنی نگیرد و آتش سینه او جز بآب وصلت تسکین نپذیرد بیچاره وار گوید **بیت** من چون زیم که روی دگر خوش نمی کند ٭ این چشم روسیه که بروی تو خو گرفت ٭ و نیز از راه دلوله بیچارگی گاه گاه از احوال خود بطریق مسارله گوید **بیت** مرا تا چند از خود دور داری ٭ دلم زار و تنم رنجور داری ٭ چو آتش در زدی بار بی همین ٭ همین باشد که خود را دور داری ٭ **درجه دوم** تشرب شراب سلسبیل عشق است درین مقام عاشقان را مذاهب است و هر یکی را طریقے و مقامے و درجه است بعضی این شراب را بکاس در خورند ٭ **شعر** المی ما مثله الم ٭ و سقامی ما دونه سقم ٭ **بیت** تشنگی آزردمی نوشم ز بحرت ٭ نباشد هیچ خوشتر زین شرابے ٭ و بعضے بکاس اشتیاق نوشند و گویند **شعر** شربت العشق کاسا بعد کاس ٭ فما نفد الشراب

ومارویت ؛ ولبعضی لکاس حزن فروکشند **شعر** کفی حزنا انی اموت لعبضۃ ؛ بالحزن والاحزان
یا منتہی املی ؛ ولبعضے لکاس تاسف وقلق تا بشنا مند **شعر** او ہشنی محبتہ واقلقنی ؛ یاحسرتا
کلہ ویا اسفا ؛ ولبعضی لکاس خوف ولبعضے لکاسہ رجا وہم بریں نمط ہر یکے را ضربے وآفتے
بود اما اگر بتمام شرح دہیم صحیفہ مطول گردد ۔ **شعر** نموت ونحیا ساعۃ بعد ساعۃ ؛ کذلک
العاشقین ضروب ؛ **درجہ سیوم** سکر است قال بعض العارفین من سکر لکاس المحبۃ
لا یصحو الا المشاہدۃ محبوبہ ۔ چوا مرذا المحبۃ سکرۃ فی حیرۃ وحیرۃ فی سکرۃ والمحب سکران ومن
خمارہ حیران ولف ضنہ نحیف مسکین حزین باکی العین مصفرۃ الخدین مبہوت **شعر**
الحب سکی خمارۃ التلف ؛ یحسن فیہ الذبول والدنف ؛ عالوہ اذ لج فی تصلفہ ؛ والحب لو
طرازہ الصلف ؛ **درجہ چہارم** اضطراب وبیخودیست رابعہ را در حالہ بیماری
گفتند کہ طبیب برای تو آریم گفت الطبیب امرضنی عزیزے را دیدند کہ در خلوتگاہ خود مید
وفریاد می کند کہ النار النار ہمسا لگا لش بدو یدند آتش گفتند آتش کجاست فبکا بکاء شدیدا
ووضع یدہ علی صدرہ فقال نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ ۔ عزیزی من بیماری
عاشقاں دراز است ؛ دریں مقام شفاء علیل جز لقاء خلیل نبود وخاصیت محبت خود
ہمیں است کہ محب بیچارہ را دائم در تعب واضطرار میدارد وبانواع اسقام وآلام مبتلا
مے گرداند **شعر** فما الحب حتی یلصق الجلد بالحشا ؛ وتخرس حتی لا تجیب المنادیا ؛
وتنحل حتی لا یبقی لک الہوی ؛ سوی مقلۃ تبکی بہا وتناجیا ؛ **رباعی** بستہ ز دوست
در بلایم ؛ در محنت ودرد مبتلایم ؛ رنجور شدم ز دوری دوست ؛ جز وصل کہ مے دہد
شفایم ؛ از بسکہ ضعیف وزار گشتم ؛ در چشم اجل ہمی نیایم ؛ **درجہ پنجم** تلف است
سئل بعض العارفین عن منازل العشق فقال اولہا بذل المہج بالذل ؛ ثم الرضاء بالقتل
فقس ما بعدہ **شعر** نظرت الیہ فانصرفت صبابتہ ؛ وقلبت طرفی امن الدموع بخیفۃ
عزمت علی روحی فلما قتلتہا ؛ بلیت علیہا ان ذا لعجیب ؛ عزیزی من اگرچہ نزدیک

بعضے عاشق بعد ازاں در راحت اند وایشاں ناقص عقل اند در آئینا نمیدانی که بعد از
مردن قلق واضطراب ایشاں بیفزاید ودرد واندوه شاں در وصف نیاید زیرا که
محل عشق دلست ومسکن غم واحزان دلست ودل را مرگ نبود واو باقی بالبقاء الله است
بل چوں مرغ روح از قفس تن خلاص یافت ودر فضاء هواء محبوب پرواز کرد هر آئینه
عشق بر عشق بیفزاید وشوق بر شوق مزید گردد نزدیک من این چنین از کمال نقصان بود
زیرا که عشق کامل آنست که حیات وممات ووصلت وهجران او از وصمت ازدیاد ونقصان
منزه بود از علی رضی الله عنه بشنو مے گوید لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا ـ **شعر**
لاخرجن من الدنیا وحبکم ٭ بین الجوانح لم یشعر به احد ٭ عاشق هر چند در مقام مشاهده
رود از اشتیاق ذره نقصان نشود آتش شوقش از فتور مبرا باشد وصله هجره وعلی الاز
وصل تا بهجر فرق نداند خود را از خود تمیز نکند **بیت** جمال در نظر وشوق هم چناں باقی ٭ گدا
اگر همه عالم بدو دهند گدا است ٭ اگرچه هر طرفة العینی هزار شربت زهر مالامال در نوش کند
مشتاقانه وار گوید **بیت** هزار شربت زهر ار بمن دهی بمثل ٭ ز عشق نعره هل من مزید بر خیزد
جوانمردا سری دیگر است دریں مقام که با تواناں رمزی آں تقریر کنم در لغا چه فهم خواهی
کرد وآں آنست که وصال محبوب حقیقی محال نه وملاقات ذاتی محال اینجا دردی است بی درمان
وپریشانی بے ساماں **بیت** از آتش عشق در گدازم آه ٭ کارم چو بدیں رسید انا الله ٭
واینجا عاشق بمرتبه فناء رسد واز فنا نیز فانی گردد ودریں فنا بقاء ابدی وحیات ابدی وحیات
سرمدی یابد لایذوقون فیها الموت الا الموتة الاولی ووقهم عذاب الجحیم **رباعی** تا مرد ز خود
فانی مطلق نشود ٭ اثبات ونفی او محقق نشود ٭ از خویش بروں آی که تا او نشوی ٭ ورنه
بگزاف آدمی حق نشود ٭ ودریں بیت گنج اسرار است فهم من فهم وصلی الله علی محمد وآله
اجمعین واین همه عذاب تا آنگاه است که وجود عاشق موجود است وچوں فناء مطلق
شده باشد آنچه باشد وحکایت عشق وعاشقی ومعشوقی آناں بیشتر که کس تقریر نتواند کرد

بیت قلم بشکن ورق سوز وسیاہی ریز دم درکش: حمید این قصہ عشق است در دفتر نمی‌گنجد **نہم** مقام رضاست قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

وقال علیہ السلام۔ اذا احب اللہ عبدا ابتلاہ فان صبر اجتباہ وان رضی اصطفاہ وقال بعض العارفین من لم یرض بقضاء اللہ فلیس ہو من عباد اللہ

عزیز من کیفیت راضی بودن بقضا در صحیفہ محبت ذکر کردہ شدہ است ندا ان النعم البدن علیک بالرضا رکہ مقتضای عقل وبصیرت آنست کہ بہمہ حال راضی بقضا بودن عین فرض وفرض عین است زیراچہ بہرچہ حکم آسودہ است دران زیادہ ونقصان وتقدیم وتاخیر ودفع ومنع تصور ندارد وحد رضا آنست کہ در مکروہات طوعا رضا دہی وقضا را آنبر استقبال نمائی اگرچہ در طبع بشری کراہیت وتنفر از مکروہات لازم است لیکن آنرا بصدق ویقین دفع گرداند محقق است کہ لاراد لقضائہ ولامعقب لحکمہ اما مرتبہ اہل کمال آنست کہ در مکروہات مستبشر باشند وہرچہ بدیشان رسد آن را تحفہ وہدیہ تصور کنند واگر روزے ایشان را بے زحمت واندوہ بگذرد مشوش گردند۔ دریغا از قرآن بشنو فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ عزیز من چون معاملہ امت با پیغامبر چنین میباید معاملہ بندہ با خدا بہتر ازین باید چون بندہ را عواقب امور مبرہن نیست نعمت را از نقمت نمیداند از حدود رضا بیرون نباید زیراکہ بسیار نعمت بود بصورت نقمت بدو رسد از قرآن بشنو عسیٰ ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وہو شر لکم۔ جہان مردا کارہای خود بخداوند کار بگذار وترک منازعت اختیار کن تا مومن باشی والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ اجمعین

دہم مقام ذکر مرگ است اگرچہ پیش ازین ذکر کردہ شدہ است کہ اما چون یکی از ابواب دہ اصل است علیحدہ نیز ذکر کردہ آمد۔ قال علیہ السلام اکثروا ذکر ہادم اللذات قیل

ما ہا دم اللذات فقال الموت فذکر الموت واجب لانہ امیر وان فی ذکر الموت منفعۃ عظیمۃً
دریغا عوام میگویند الموت ہادم اللذات و با خواص میفرمایند الموت جسر یوصل الحبیب
الی الحبیب عزیز من کدام از وصل محبوب خوشتر بود و خود موت بدیں معنی ہمہ لذت است
و دریں حدیث سرے عجب است جوانمردا چنانچہ نور آفتاب بر جملہ انوار اجرام کواکب غالب است
و آں را مانع لذت مرگ نیز بر جملگی لذت غلبہ کند ہر آئینہ ہادم اللذات بود و موت بر سہ گونہ
است مرگ عوام آں انعدام صورت لبشری است و دریں جملہ حیوانات با او مشارک اند
و موت خواص است و آں تبدل اوصاف لبشری است از ینجا مے فرماید مُوتُوا قَبلَ
اَن تَمُوتُوا۔ و قال فی صفۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی
وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافۃ ای دوست مرگ عوام در جنب مرگ خواص بغایت
سہل است زیراکہ در تبدل اوصاف لبشری ہر زماں صد مرگ است اعز اللہ یا اخی در
تبدل احوال لبشری باقصی الغایۃ جہد نمائی و در اتباع امر تخلقوا باخلاق اللہ بدل و
جان مشغول شوی و خود را بحق سپاری و از مکائد شیطان و نفس ایمن مباش فرمان
بوقت پاک شیخ استعصام کن جوانمردا من خود چہ میدانم کہ دیگرے را تعلیم کنم وَمَا
اُوتِیتُم مِنَ العِلمِ اِلَّا قَلِیلاً و آنچہ حق تعالیٰ تعلیم کردہ است و بمرحمت اَلرَّحمٰنُ اول عَلَّمَ
القرآن تلعثین فرمودہ جز اندکے بر فہم تو نہ بستہ ام زیراکہ می فرماید کَلِّم النَّاسَ
علی قدر عقولہم و نمیدانم کہ تو ایں مقدار فہم خواہی کردیانہ و فہم کردن آنست کہ بعمل مقرون
گردانی و ایں صحیفہ را از نا اہلاں مستور داری و از اہل دریغ نداری ما را بدعا یاد آری
حق تعالیٰ ما را و ترا از محنت ایں کتب نگاہدارد و بنعمت فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر
متمتع گرداند و ذلک علی اللہ بیسیر و استغفر اللہ العظیم والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی
رسولہ محمد و آلہ اجمعین ۵

صحیفہ بستم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **شعر** فراقک یا حبیبی قد توارث ؎ ہموماً

ثم خزنا مستطیلا ؛ **بیت** آنجا که توئی من آدم نتوانم ؛ وانجا که منم تو خود نیائی دانم ؛ فقیر حقیر
وضعیف بی تدبیر احمد که در غرقاب غفلت دست شهوات در آشنامے دارد و در پایاب عطلت
قدم سیات در گل می سپارد سلام و دعا از سر اخلاص رسانیده و نموده احوال بعد کرم الله
تعالی برکت خاک آستانه شیخ ذکر الله بالخیر بخیر است لله الحمد والمنة مقصود آنکه صحیفه
گرامی اخوی بعد مدتی مدید رسید مضمون روشن گشت **مصراع** روشن شده این دیده
ازان نامه تو ؛ مقرر باد حال این بدحال اندازهٔ تقریر و نه در وسع تحریر است جمعیتی پریشان
و پریشانی جمع دارد **مصراع** مرا مگو که درین حال لحوں توانم زیست ؛ نه دست آنکه در دامن
مقصود آویزم و نه پای آنکه از حلقه بلا بگریزم یاران موافق چوں موافقت از یاران
وهم نشینان نزدیک نه همدمی که دمی استیناسی بدو توان نمود نه هم قدمی که قدمی باو
در بادیه محنت توان فرسود **بیت** مرا حالیست ای جان عزیزان ؛ مبادا هیچکس را
این چنین حال ؛ عزیز من قوی ضعیف نیک بدبخت سست افتاده ایم روز خوردن و
شب خفتن کار باشد و یاکلون کما تاکل الانعام درست گشته و حکم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ در پس گوش کرده و دیده بر جمال المال والبنون داشته و
نقد والباقیات الصالحات رانسیه انگاشته ای دریغ عمرے بغایت عزیز بباد رفت
خاک بر سر ما که قوی بی آبروئی در آتش پرستی شکم مشغولیم بخاک پای خدمت شیخ اگر ذره
کشش ازان سوی ظاهر شود خوردن و خفتن بر ما حرام گردانند و هر که با ما حکایت این باب
کند ما او را دشمن داریم و دیوانه انگاریم **بیت** کاین همای عشق او بر سر که سایه افگند ؛
پادشاهی گردد او در هر دو عالم سرفراز ؛ آرے عزیز من **بیت** هر اگر دد از خوردن نیز
باشد از خفتن ؛ مسلم گرددش شاهی مهیا باشدش مردن ؛ آری عزیز من تا در پای اندوه
را مکلف ارادت مدام در نکشی و دل و جان از سر شوق و نامرادی و دشمن کامی در نبازی
هرگز بمراد دل نرسی **بیت** ملک طلبش بهر سلیمان ندهند ؛ منشور غمش بهر دل و جان ندهند

درمان طالبان ز درد او مجو عمر اند ؛ کاین درد طالبان درمان ندهند

تکمی میا لدرب انی مسنی الضر و دیگر فریاد میکند رب زدنی حزنا **مصراع** شتان بین محمد
و محمد ٭ و تا تن در بوتهٔ غم نگدازد و جان خود را در کورهٔ محنت نلیند از دو دل را کوفتهٔ تبک و سندان
درد و اندوه نگرداند هرگز نسیم زلف عنبر سار محبوب در بوستان کعبه وصال بمشام محبهم و
مجلونه نرسد هشیار مستی باید که درین کار چیست آید **بیت** ای ترا خاری بپا نشکسته
دانی که چیست ٭ حال شیرانی که شمشیر بلا بر سر خورند ٭ مارا درین حکایت جز حسرت و ندامت
هیچ بر دست نیست **بیت** این خود چه حیالست که من دارم ای دوست ٭ ای وای
برین زلیستن که میباید زلیست ٭ دریغا میخواستم که از دل کباب شده و جگر بریان گشته شمه
بیرون دهم عبارت را مساغ ندیدم و قلم را مجال نشناختم و بر خیر الکلام ما قل و دل اقتصار
نمودم **بیت** عشق آمد و عقل کرد غارت ٭ ای دل شنوی بدین عبارت ٭ دل خواست که
در عبارت آرد ٭ وصف رخ او باستعارت ٭ از شمع رخش زبانه زد ٭ هم عقل بسوخت
و هم عبارت ٭ باید که آن عزیز دست رو بر روی نیاز زند و پای هوا از دامن حرص بیرون آرد و
قلاش وار در صحرای خونخوار انی اخترت ان اکون نبیا فقیرا اشبع یوما و اجوع یومین
جولان نماید و بر خصمان ظاهر و باطن تیغ ان الشیطان لیجری من ابن آدم مجری الدم فضیقوا
مجاریه بالجوع و العطش ترک تازی کند تا شاید جمال انا جلیس من ذکرنی نقاب بگشاید
و شاهد تجرع ترانی رخ نماید **رباعی** ای دل بهوس بسر کاری نرسی ٭ تا غم نخوری
بغمگساری نرسی ٭ مقرر باد اگر طفلی را از ایام صغر باز بر شیرینی عادت شود هرگز قدر و قیمت
شکر نداند و لذت و حلاوت در نیابد اما اگر چند وقتی تلخانه و زفتی در کام فرو ریزند بعده
اگر ذره شکر او را چشانیده یا قطره شربت در حلق او چکانند دانی کدام ذوق یابد **بیت**
دیدار یار غایب دانی چه ذوق دارد ٭ ابری که در بیابان بر تشنگان ببارد ٭ آن برادر
را چون عالم تجرید دست داده است در خلاب اثقال عیال فرو نکند و سر بالا کند به بیند
شعر ما للمعیل و للمعالی انما ٭ یسعی الیهن الفرید الواحد ٭ اگر خدای توفیق بخشد

کاری بکن ودر تحصیل حطام دنیاوی کوشش مکن امروز فردا غم مخور ودر لا فاعل الا اللہ درگوش کن وسرمہ لا موجود سوی اللہ در دیدہ کش ودل بہ لَن یُّصِیبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا بند۔ زیرا چہ چیزی بکوشش دست ندہند وبترک نقصان نپذیرد وجہد وطلب دراں قسم از کمال غفلت ونقصان ایمان بود حق تعالی ما را وترا در رضا خود دارد وتوفیق عمل خیر کرامت فرماید وان ذالک علی اللہ الیسیر

صحیفہ بست ویکم جعلکم اللہ وایانا من الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ سلام ودعا الحمد مطالع کند واحوال برکت شیخ مقرون بخیر شناسد وبداند کہ دنیا دشمن خدا ایست ومحبت با او کفر بود وآخرت دون حق است ومیل بدو شرک است و کافر ومشرک ہردو دائم در بند خوف فرزندان حزن موقوف خواہند بود پس واجب است از بہر خلاص خود از ہردو وآنچہ در ہردو است مبرا گردی وبیروں ہردو طلب کاری کنی ودر اشارت مذکور نظر فکرت کماری ولبعین بصیرت نگاہ کنی جوا مردا از کلمہ ربنا اللہ بوی شرکت ومشارکت مے آید یعنی اثبات خودی با او گردند اگرچہ از غیر شری نمودند ثم استقاموا ای لبعد ذلک المحت عن ابصار قلوبہم انفسہم واستقاموا علی اللہ فما بقی الا اللہ عزیز من رسول را امر کرد فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ وتو ندانی کہ ایں امر کدام است از قرآن بشنو وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ای انقطع الیہ انقطاعًا کلیًا وتا از غیر بحدی کہ از خود نیز منقطع نشوی انقطاع کلی نبود وامر محل ماند حاصل الامر باید آیہ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ در پیش چشم داری کہ دریں آیۃ بوالعجب اسرار ورموز است وَمَا یَعْقِلُہَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ دبرحکم موتوا قبل ان موتوا پیش از مردن بمیرد واز علم خود بیروں رود تا معلوم گردد کہ وبقی وجہ ربک چہ باشد انگاہ از خوف وحزن امین گردد **بیت** تا مردہ بمیری ای برادر ÷ تا زندہ شوی بجان دیگر ÷

صحیفہ بست ودوم فَسَلَامٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ عواقب امور برادر دینی بخیر باد مکتوب مرغوب اخوی متضمن خبر خیر وسلامتی رسید مضمون معلوم شد ذکرے در باب تحصیل علم دینی بود علی الخصوص اصول بغایت پسندیدہ افتاد عزیز من پیغامبر علیہ السلام مبالغہ

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اگرچہ علماء ظاہر این حدیث را بعلم طب وفقہ حمل کردہ اند اما
نہ چنان است جوانمردا شب دوشنبہ شانزدہم ماہ شعبان عمت میامنہ سر این حدیث منکشف شدہ
است از تو دریغ ندارم بدانی کہ مراد از علم ابدان فقہ است کہ بجوارح تعلق دارد چنانکہ نماز وروزہ
وقران واول باید سالک ظاہر را مستقیم کند تا بباطن رسد وعلم ادیان علم قلبیست اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ
الْخَالِصُ ودین خالص جز علم قلب ومعاملت باطن نتواں بود ورسول ازیں علم چنیں بیان میفرمائد
ان من العلم کھیئۃ المکنون لایعلمہ الا اھل المعرفۃ باللہ جوانمردا علم قلب را بدن
شرط است فی الجملہ علم یا بکسب حاصل شود یا بعطاء باری عزاسمہ کسبے تعلق بجہد تو دارد و
عطای بعنایت حق کسبی بترک برود وعطای بترک زیادہ شود کسبی نصیب عام وعطائی نصیب
خاص است عزیز من علم رکنے است اصلی واصلیت قوی از رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشنو
الناس عالم او متعلم وسائر الناس کالہمج - ای برادر اول علم حاصل کن -
وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ برین گونہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓءُ چگونہ
خشی وَلَمْ یَخْشَ اللّٰہَ - واللہ اگر ذاتی ذرہ از غیر حق خاشی بود ہنوز انما یخشی اللہ - تمام
نبود بدان انما کلمۂ حصر است یعنے خاشی نبود مگر عالم و عالم نبود مگر خاشی کقولک لا عالم
الا زید ولا زید الا عالم عزیز من بر حکم نص اگر شخصے ہدایہ وبزدوی را سبق گوید وکنز و
اشارات را شرح نویسد ودر وی خشیت نباشد عالم نتوانم گفت مگر بطریق صورت یعنی عالم لغوی
بود نہ اصطلاحی وہمیں صاحب بزدوی وصاحب کشف در تصنیف خود آوردہ ولو از قرآن
بشنوی فرماید مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْہَا ای لم یعملوا بہا کَمَثَلِ
الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا وحدیث آن مرد کہ بدیں روایت بسندہ کرد فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا
یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ہم بریں پیغامبر فرمود فقہ الرجل معروف است
ومطلوب علم ابدان علم ادیان است امروز ازاں اسمے ورسمے ماندہ است **بیت**
معدوم شد مروت ومنسوخ شد وفا ÷ زیں ہر دو نام ماند چو سیمرغ وکیمیا - عزیز من

عالم بحقیقت جز حق نیست که العلم یعلق علی الکلیات والجزئیات وغیر او عارف بود نه عالم که المعرفۃ یعلق علی الجزئیات یعنی بالعلم یعلم الحقائق وغیرہ فلا یوصف بذلک الا ذاتہ تعالی اگر اسم عالمی غیر حق اطلاق کنند مجاز باشد وحسن ادب آں بود کہ نکنند وہم ازینجا ست کہ صوفیان کسے را عالم نگویند بل عارف گویند ای عزیز علم برای عمل باید تا ازاں علم لدنی حاصل شود کہ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَہُ اللہ علم مالا یعلم۔ ورنہ برای افتخار واکتساب حطام دنیاوی اعوذ باللہ من الجاہل المغرور لعلمہ البائع دینہ بدنیاہ وعمل باید از سر طہارت ظاہر وباطن بود وذروا ظاہر الاثم وباطنہ۔ وایں طہارت جز بترک ماسوی اللہ حاصل نیاید کہ انما المشرکون نجس ای دریغ وہزار دریغ **بلیت** علی نکونکردم بجہاں چو عامل آید چہ برم بہ پیش خواجہ کہ ہمہ شکستہ دارم باسبحان اللہ از غرض کجا افتادم۔ بدانکہ بہترین علوم علم معرفت ذات وصفات وافعال حق است وہوا الکبریت الاحمر والاکسیر الکامل دریغا نیکو دانم کہ آں کسی نداند واورا جز او کسے نداند واو را جز او کسے نشناسد۔ آنکہ از وی چیزے دانست یا اثرے شناخت خود او نماند **بلیت** ای ہر کہ ترا شناخت از دست برفت دیوانہ شد ووالہ وسرمست برفت او خود بکجا ماند کہ گویم اوست اور فت بجز تو ہر چہ بود از دست برفت۔ چو امر دامنگیر است از یں باب چیزے بنویسم اما حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کل لسانہ دست وزبانم بیکار می کند۔ **مصراع** کجا ما وکجا شہر مدائن وبر من خود ایں معنی چہ نسبت دارد وہر از یں باب بشنتن شرم می آید اما حدیث شر الناس من اکل وحدہ نہی فرماید چوں برکت نظر آفتاب اثر خدمت شیخ ذکرہ اللہ بالخیر ترا ذرۂ ازیں علم روشن شدہ است از نصیب خود بیاراں بخشی دایں اشارت قبول کردم واز حق تعالی اعانت خواستم اکنوں بشنو سخنی چند کہ از کسی نشنیدہ ودر ہیچ کتابے ندیدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ احد۔ آنکہ ہو ضمیر شان است ای ان اللہ واحد لا ثانی لہ۔ آے برادر میان واحد واحد چنداں فرق است کہ میان اللہ والہ از قرآن بشنو۔ والھکم الہ واحد۔ وقل ہو اللہ احد

حق آں مردا دریں دو آیت چنداں اسرار است کہ ہیچ مخلوقی تحمل آں نکند حالی یکفرق آنست واحد
چیزی را گویند کہ عند الحس مفرد و عند العقل مرکب بود چنانکہ زید اگرچہ عند الحس شخصے واحد
است ولیکن عند العقل مرکب الاجزا است واحد آن بود کہ من جہت الحس والعقل مفرد بود
و متجزی نباشد فی الحال جملگی اجسام مرکبۃ الاجزا از مادہ و صورت و موصوف و صفت اند
بدانچہ گوی کُلُّ شَیٍٔ لَہٗ طُولٌ وَ عَرضٌ وَ عُمقٌ فَہُوَ جِسمٌ عز من ابجاد بدیں لفظ نفی جسمیۃ
کرد از ذات پاک خود یعنی بذات پاک وی تجزی و تبعیض روا نیست جل جلالہ و عم نوالہ
و ازینجاست چوں احدیت او بر دل یکے تجلی کند اثنینیت آں از میان رخت بر گیرد **بیت**
چوں آفتاب رخش بمیدان شرق تاخت ؛ سیارگان ز پرتو او مضمحل شدند **بیت**
مینڈیشی ازیں حدیث و در پوش کفن ؛ مردانہ دو دست خویش انگاہ بزن ؛ در شہر بگوی
یا تو باشی یا من ؛ کاشفتہ بود کار ولایت بدو تن ؛ اللہ الصمد بمعنی مفعول من صمد الیہ
ای قصد ای ہو السید الذی خلق السموات والارض و ہو کل شئی و ہو علی کل شئی قدیر و ازینجا
نفی عجز و اثبات قدرت کاملہ خود کرد و در طی ایں معانی شناختم کہ حی و حیی و قیوم ہر ہا است
کہ کشف آں مستحیل است لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ **بیت** کے بود کیں نقاب بردارند ؛ تا بدانی تو طعم زہر اقند ؛ باش
تا بمجاہدہ و ریاضت کامل چشم دل تو کشادہ گردد و بصر بصیرت باطن تو بینا گردد و آں گاہ
بزبان دل بگوئی - **بیت** پناہ بلندی و پستی توئی ؛ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی ؛ لم یلد لانہ
لم یجانس و لم یثابہ و لم یث کل حتی یکون من جنسہ صاحبتہ و لم یکن لہ صاحبتہ و لا ولد
اینجا نیز انفی اضافت ادنی با علی معلوم گردد **بیت** نہ ہیچ کس بتو ماند نہ تو بہیچ کسی ؛ کجا
روم چہ کنم وہ بکہ نگاہ کنم ؛ نہ صبر آنکہ دمی بیتوام قرار بود ؛ نہ روز آنکہ ز درد فراق آہ
کنم ؛ و لم یولد وصف بالقدم والازلیۃ آہی برادر بدانی کہ تولد بعضی از بعضے ہر چہ محدث
است در وی مقصود است و ہر چہ مولود است محدث است چنانکہ گوئی کل مولود محدث

مولود کا ین موجبہ کلی است و مثبتہ عام نیز گویند و نیز کل موجود لیس بقدیم توان گفت و این سالبہ
کلی است و نافیہ عام نیز خوانند و اینجا نفی اضافت اعلی باونی است و بدین لفظ مقرر گشت
کہ انہ قدیم لابدایۃ لاولیتہ ولا نہایۃ لآخریتہ سبحان من ضلت العقول فی بحار عظمتہ وجلالہ
وکلت الالسنۃ عن استیفاء وصف عزتہ وجمالہ **شعر** وکل من اعرف فی لغتہ ؛ اصبح
منسوبا الی العمی ؛ آی برادر ہر کہ بدین کلمہ رسید رسید و ہر کہ دریں دریا غرق شد آشنا شد
و ہر کہ دریں بادیہ نیست شد ہست گشت کل شیء ہالک الا وجہہ خود را دریں مقام ظاہر کند
اذا تم الفقر فہو اللہ اینجا غمزہ زند فسبحانی ما اعظم شانی نقاب عزت بکشاید ولوای اعظم
من لواء محمد دریں محل رخ نماید ولیس فی الوجود الا اللہ ولا مولود سوی اللہ دستگیری فرماید
پس اگر منصور وار انا الحق گوید معذور **بیت** از بسکہ دو دیدہ درخیالت دارم ؛ در ہر چہ نگہ
کنم توئی پندارم ؛ دریغا میخواستم اندکی کشادہ تر نویسم این بیت مانع شدہ **شعر** بالسر
ان باحوا یباح دماؤہم ؛ وکذا دماء الباحثین تباح ؛ انشاء اللہ تعالی اگر رخصت یابم
بنویسم و نیز باکہ توان نبشت **بیت** قدر گل و مل بادہ پرستان دانند ؛ نی تنگدلان و تنگدستان
دانند - عزیز من در ہر کلمہ از یں کلمات چنداں اسرار است واللہ اگر بنویسم کس طاقت
آن ندارد و من خود نتوانم نبشت و صد ہم چو من عزیز من وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ
شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمَاتُ اللّٰہِ و ہم بجدا
اسرار با اہل نتوان گفت خصوصا بر نا اہل و اسرار آلہی خود چگونہ توان گفت و این درخود بدام
الناس توان سفت **بیت** جلتما لعلنا سر سعدی ؛ بحذا انی لسر سعدی شحیحا - وہذا الحد لظنینہ
الفقیہ الرسمی انہ طامات غیر معقولۃ ولیس کذلک بل ہی حالۃ الانبیاء والخواص من الاولیاء
سبحان اللہ از مقصود کجا رفتم و استغفر اللہ العظیم - ای عزیز من وفقک اللہ چوں دانستی
کہ جسم نیست و قدیم است معلوم شد کہ عرض نیست فحصل من ذلک انہ واجب الوجود جل
جلالہ لا یقع فی شیء من المعقولات العشر و کل ما سواہ یکون صادر عنہ فبان من ہذا جمیع

افعاله ملبیت موجود هر انچه هست از اوست؛ نی بلکه هر انچه هست همه اوست؛ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ دریغا چه دانی که این چه ترکیب وکدام عبادت است - عزیز من ذات مقدس او جوهر ملبیت؛ دلیل آنکه ترا در احد گفتم که احد چیزی را گویند که عند الحس والعقل فرد ومجرد بود وجوهر فرد مجرد است در وی تجزیه وتبعیض نبود لفظ احد بروی نیز واقع گردد جوامرد ا بدین آیت جوهر نیز ازاں ذات مقدس جل جلاله وعلا وتقدس نفی کرد یعنی هیچ خبر مر اورا کفو ومثل ومماثل ملبیت لان الکفو مایوازی الشیٔ والمثل مایشاربه الشیٔ والمماثل مایوضح الشیٔ لیس کمثله شیٔ وهو السمیع البصیر وانجا نفی اضافت مساوات است وترا انجا ابطلان مذهب مشبه ومعطله مبرهن گردد انشاء الله تعالی عزیز من اصطلاح اهل سلوک جوهر توان گفت وهذا السر یجوز کشفه جوامرد این سخنان اهل معرفت است ومیان ما ومعرفت بینهما برزخ لایبغیان لایعرف الله غیر الله خاک در دیدهٔ قدسیان کرده است آرے او خود بخود غنی است واز وصف وبیان غیر خود مستغنی **شعر** ولوجهها من وجهها قمر؛ ولعینها من عینها کحل؛ دریغ هزار دریغ العمر قصیر والوقت ضیق والقضاء غیر معلوم امد هوش می کند زیادت نتوانم نبشت عزیز من اگر درین دریا فضل الله یوتیه من یشاء و تا ندانی من ازین چیزی می دانم وما قدروا الله حق قدره میدان ولا احصی ثناء علیک مے خوان- استغفر الله واتوب الیه من جمیع ماکره الله قولا وفعلا وخاطرا والحمد لله رب العالمین-

صحیفه ملبیت سیوم مرادات دارین اخوی بخیر حاصل باد نبشته بودی که در معنی لیس فی الوجود الا الله چیزی بنویسند بدانکه این ندانی تا لم بحش الا الله بر دل تو تجلی نکند تا لا فاعل سوی الله ترا راسخ نماید عزیز من انجا در خاطر گذرد که مذهب جبریه است زیراکه دران عالم که توئی بنده بفعل خود مختار رست اگرچه بحقیقت نه فاعل است ونه مختار ونه قادر است بر هیچ کار وآں اختیار که تو اورا بداں سبب مختار مے گوئی ودراں مضطر است که بدانچه در ازل حکم رفته است نه تواند که نکند لاراد لقضائه ولا معقب لحکمه

کردن وناکردن وی اضطراری بود وربک یخلق مایشاء ویختار ماکان لہم الخیرة دریغا ہم تو
دانی اختیار اضطراری را اعتبارے نبود فقہا بین کہ ازراہ عجز چہ میگویند وللعبد ضرب
اختیار وان کان ضروریاً عزیز من سخنا مبرمی فرماید صلے اللہ علیہ وسلم اذا ذکر القدر فامسکوا
والا اینجا بیانی کردمی کہ عالم عقول را برہم زدمی ومعاذ اللہ کہ من رعایت ایں مذہب بطلان
کنم وتو دانی اگرچہ بودہ است جوانمردا سران مذہب آنست کہ مرا ایشاں را بزرگی بودہ است
بمقام اعلی رسیدہ کہ اورا پسندند وکیفیت اورا درانیت محو کردند یمحوا اللہ ما یشاء مسکین
خود را نشناخت وبخود نیز داخت ووجود را عدم محض انگاشت نظر شیشہ از خود برداشت
بیت ای ہرکہ ترا دیدہ خود را گم کردہ ؛ وای ہرکہ ترا شناخت سخن گم کردہ ؛ دراں گم شدہ
کہ بر زبانش رفتہ کہ لا فاعل سوی اللہ دستوری ساختہ اند وازاں مذہبی باطل برداختہ
اندر **رباعی** دیوانہ بہار دید گفتا کہ وی است ؛ در شیشہ گلاب دید گفتا کہ می است ؛
ہرکس بزبان حال سری گفتند ؛ جنید ن ہرکسے از انجاست کہ وی است ؛ کل انا مترشح
بما فیہ عزیز من تا توئی تو درمیان است ہر آئینہ فعل ترا بتو اضافت می کند از قرآن بشنو
عَفَا اللّٰہ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ وچوں ترا از تو بازگیرند ہر فعلی کہ از تو در وجود آید بخود اضافت
کنند وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی **بیت** درراہ تو ای یار چو کفر است
دوئی ؛ من ہیچم وہرچہ کہ آں ہست توئی ؛ وآں عالم دگر است واینجا ترا مسئلہ حلول
واتحاد در خاطر گذرد کلا وحاشا ای عزیز معدومی را با موجودی ومحدثی را با قدیم
چہ محل وکدام نسبت **بیت** چہ نسبت با تو ام ای یار چالاک ؛ کہ تو مہری ومن یک ذرہ
خاک ؛ لیکن برای تو مثالے سازم تا بفہم قریب تر باشد جوانمردا بعضی حکما گویند
اثر حرارت کہ در عالم سفلی است از کرہ اثیر است وآں آتشے در مقعر فلک قمر است و
گرمی وی با شعاع آفتاب بزمین می رسد وزمین چوں غایت کثافت است نفوذ نمی تواند
کرد باز میگردد واز زمین تا شانزدہ ہزار گز در ارتفاع ہوا را گرم می کند اگر تو قطرہ آبی

در مقابل شعاع آفتاب بداری چنانچه آں قوت ناری که باوی است در وی عمل کند بی شبهه بخارش گرداند و در ہوا برد و چوں از آنچه بود لطیف تر گردد و اثری بیشتر کند و از کرهٔ زمہریر بگذ راند باثیر رساندبی شبهه صفت آتش گیرد پس بتمام آتش گرداند موصوف بصفت او شده و در اسم واحد داخل گشته و اگر دریں محل ترا از و بپرسند ہر آئینه آتش گوئی نه آب عزیز من اگر اینجا تفکر کنی اذا تم الفقر معلوم گردد پس اگر ازاں قطره اثرے در عالم سفلی ظاہر گردد چه گوئی از آتش است یا از آب جوانمردا آتش اناں عزیز تر است که بذات خود دریں قطره حلول کند و ایں قطره ازاں ذلیل تر است که عین آتش تواند شد اما از جہت تناسب اوصاف اتحاد تواند بود و آں بحقیقت معنی اتصاف است نه اتحاد و الیشاں جاہلانند که از اتصاف تا اتحاد فرق نمی توانند ذلک مبلغهم من العلم و مؤید ایں معانی قول آں بزرگ است ان الاشیاء المتشاکلة لیس بعضها لبعض و تشتاق فتا لفت و اذا تالفت صارت شیئاً واحدا فاذا الجوہر الالٰہی الذی فی الانسان و نطق به القرآن و نفخت فیه من روحی اذا صفا و کمل اشتاق الی ما یناسبه و رای بعین عقله الخیر الاول المحض الذی لا یستویه ماده فاسرع الیه و حینئذٍ لقبض نور الخیر الاول الیه فیصره الی معنی الاتحاد جوانمردا از ظاہر ایں کلمات و مقدمات که می نویسیم بوئی کفر می آید اگرچه حقیقت ایماں و اسلام در بطون ایں سطور است **رباعی** ای دریغا آں شریعت ملت رعنائی است؛ ملتم بیروں آں اسلام و آں ترسائی است؛ ایں ہمه شور است کاندر راه آں بت داشتند کفر و ایماں ہر دو اندر راه ما یکتائی است؛ عزیز من معنی ایں کلمات بکدام زبان برکه تواں گفت سری که از تحمل آں آسمان و زمین عاجز اند چگونه کشف تواں کرد **بیت** کرا خود طاقت آں کار باشد؛ نه ہر کس محرم اسرار باشد؛ بداں ایدک الله چوں ذرات قطره مستحیل است مائیت نماند و اثر نارے از و ظاہر شد بضرورت آں اثر را اضافت بنار کنیم نه بمار از ینجا ترا معلوم گردد که تخلقوا باخلاق الله چه باشد اینجا فلما تجلی ربه

للجبل جعلہ دکّا و خر موسیٰ صعقا بدانی کہ چہ بود جوالمرد الوچہ دانی باعث سجدۂ ملائکہ مر آدم را چہ بود و مانع سجدہ مر ابلیس را چہ بود اینجا عقل مبہوت مے گردد و عاقل دیوانہ میشود

بیت کرا خود طاقت ایں رمز باشد ٭ کہ اینجا عقلہا دیوانہ گردد ٭ در قرآن خواندہ۔ وَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا و ندانستہ کہ چیست وچہ فرمودہ اند رُبَّ تَالِی الْقُرْاٰنِ یَلْعَنُہٗ اِذ قرآن خوانی چہ کشاید قرآن دانی میباید تو کجا و قرآن کجا۔ عزیز من خدای نور و قرآن نور و محمد نور و نور دانی چہ داند یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ جوالمرد آتشے کہ بر سر بلیتہ نہادہ اند و تو آن را آتش میگوئی یا نہ اگرچہ آن ذات آتش نیست کہ در کرۂ اثیر است بل جسم است کہ صفت وے گرفتہ است تخلقوا باخلاق اللہ اینجا سر ا رخ نماید و سبحانی ما اعظم شانی نقاب بکشاید و در اینجا ترا اعراض بخاطر آید کہ گوئی اجزاء نار است کہ در بلیتہ چراغ است سلمنا جواب آن اعراض و کلمتہٗ القٰھا الٰی مریم و روح منہ۔ و من در بیان سر قول آن بزرگ اختصار کنم کہ علامت المرید فی الفناء۔ الفناء ذھاب حظہ من الدنیا والآخرۃ الا من اللہ ثم ذھاب وجودہ و حظ رؤیتہ من اللہ فیبقی رؤیتہ ما کان من اللہ فینفرد الفناء من فردیتہ فاذا کان کذٰلک لا یکون مع اللہ غیر اللہ **شعر** مرانت ام انا ھذا البین فی البین ٭ حاشاک حاشاک من اثبات اثنین ٭ بینی وبینک انیتی یزاحمنی ٭ فارفع بلطفک انیتی من بینی ٭ برادر عزیز را انچہ در مکتوب مشکل شود بنویسد تا جواب آن کشادہ و شافی نبشتہ آید انشاء اللہ تعالیٰ وما یعقلہا الا العالمون و استغفر اللہ العظیم و صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین ۵۔

صحیفہ بیست و چہارم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برادر عزیز دینی خواجہ عزیز اللہ کہ دام تقواہ را در رضائی ایزدی ابلیس بقا باد مقرر داند احوال بخیر است نبشتہ اخوی رسید مضمون روشن گشت ہمانا چند کلمہ از مکتوب سابق مشکل است یعنی ابلیس فی الوجود الا اللہ و معنی اذا تم الفقر فہو اللہ و سبحانی ما اعظم شانی و لوائی اعظم من لوائی محمد

ولیس فی جبتی سوی اللہ و انا الحق ایں کلمات و بعضی احادیث کہ ہم بریں جملہ مرولیست چہ باشد
عزیز من پیش ازیں بر تو بنشتہ بودم اما معلوم نکردہ باشی و مرا ہر بار مثل از حق تعالی شرم می آید
الحیاء من الایمان زیرا کہ ایں کلمات اہل معرفت است و من ازاں جز اسمی نمیدانم جو آں مردا
سخنی کہ بیش از معرفت گویند اعتباری ندارد و از معرفۃ خود چگونہ تواں گفت مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ
لِسَانُہٗ۔ و از چہ وجہ خبر تواں کرد و کدام عقل و عاقل دراں منزلت رسد۔ **مصراع** اینجا
نرسد زورق ہر سودائی ﷺ اما حدیث کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ مرا گستاخ
کردہ است **بیت** گستاخ تو کردہ بر لب خود ؛ ورنی من بیچارہ لبا ر لب تو ؛ و اجازت میکند
بر حکم و اما السائل فلا تنہر۔ بداں قدر کہ توفیق بیابم بنولیسم اگرچہ بعضی کلمات و اشارات مکرر
خواہد بود از زیادہ فائدہ خالی نباشد اکنون بداں کہ عارفاں بر چہار قسم اند **یکی** عوام عوام **دوم**
عوام **سیوم** خواص **چہارم** خواص خواص۔ عوام عوام اہل تقلید اند و ایماں
تقلیدی بیشتر اعتباری ندارد و ایں طائفہ اکثر در خلل و زلل اند بیشتر ایں قوم جز مسلمانی
ظاہر ندارند و ما دریں محل ذکر ایشاں نکنم اما عوام دانشمندان ظاہر داں اند کہ ایشاں از
راہ استدلال و براہین نظر بمقصود کنند از وحدت بکثرت روند ازیں جہت نظر ایشاں
بر فعل و صفت و موصوف افتد مثلا حظ ببینند و آں را از قلم تصور کنند پس در انامل نظر
کنند پس در دست پس در قدرت پس در ارادت پس در مرید پس در ذات مرید اینچنیں
قوم بضرورت گویند لیس فی الوجود الا اللہ و صفاتہ و افعالہ۔ عزیز من باصرۂ بصیرت
ایں طائفہ بغایت قلیل و ضعیف است ایشاں را بظاہر اگرچہ مومن گویند اما بحقیقت
کامل نباشند و قرآن از حال ایشاں خبر می کند و یَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَۃٌ اِنْتَہُوْا خَیْرًا لَّکُمْ۔ و ایں
قوم بیشتر اند عزیز من نزدیک اہل ظاہر شریعت صفت عین ذات نہ و فعل غیر ذات است
و نظر در عین کفر است **قسم سیوم** خواص و ایں ائمہ طریقت اند و دیدۂ ایشاں بینا
بود لیکن بسبب غباری و بخاری بغایت روشن و صافی نباشد و بنسبت طائفۂ اول

اندک تر باشند و نظر از فعل بردارند و در وجود جز صفت و موصوف تصور نکنند یعنی بر صفت و ذات
و آن را بر طریق ماده و صورت لازم و ملزوم دانند و گویند لیس فی الوجود الا الله و صفاته چو الخیر دا
هر دو قسم بظاہر بینید و بباطن نه و در شریعت مسلمانانند و در حقیقت نه از قرآن بشنو۔ و
قال الله تعالیٰ اتخذوا الٰهین اثنین انما هو اله واحد آی برادر نزدیک علما صفت اگرچه
غیر نبود عین نیز نمی تواند بود و چون عین نبود نظر در و شرک بود و چون در حقیقت نظر کنی یکی
کافر است دوم مشرک وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُم بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُم مُّشْرِكُوْنَ۔ مگر آنکه ازین دریائی
پر آفات بدست صدق و یقین عبور کند و ازین عقبات پر نکبات بپای توحید و تمکین بحکم
وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ بنفی ما سواه بگذرند آنگاه شاید در سلک اہل ایمان منسلک
گردند **قسم چہارم** خواص خواص است و این قوم اہل حقیقت اند و نظر ایشان بغایت
بینا و بصیرت در غایت صفا و چشم ایشان جز بر ذات پاک نیفتد و ہرچه جز حق است از نظر
ایشان محو شده باشد و خود را نیز گم کرده باشند بزبان ایشان جز لیس فی الوجود الا الله
نرود و اینچنین شخص در اعصار و امصار نادر بود چنانکه در ربع مسکون امروز شیخ ماست
ذکره الله بالخیر از قرآن بشنو قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ عزیز من قرآن ازین گونه از آن
سه طائفه خبر میدهد فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
در لیغا ترا ازین سابق چه خبر شده است وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ
جوان مردا مے فرمائید و درجه قرب توجه دانی و چه معلوم کنی که قریب الشیٔ۔ باخذ حکمه
چه باشد۔ والله اینجا علما بر ہم زنم اگر ذره بیرون دہم بسجاده شیخ الشیوخ قطب العالم
نصیر الحق والدین که می شوریدم تا چیزی از قریب الشی باخذ حکمه برون دہم خدمت شیخ
را حاضر دیدم که انگشت مبارک بدہان پاک گرفته بود گفتم منع میفرماید و ہم انشاء الله تعالےٰ
از بعضے کلمات در آخر مکتوب ترا چیزی روشن گردد زیرا که **بیت** سریست درین جا ہی که
که جز مرد نداند۔ کاین سر نه آنست که ہر کس بخواند۔ رسول علیه السلام رمزی از مقام

این طائفه بیرون داده است که ان من امتی رجالا منزلتهم منزلتی یوم القیمة عزیز من تو از کجا دانی که منزلت رسول نزدیک حق چیست تا معلوم کنی که منزلت ایشان چیست یغبطهم الانبیاء یوم القیمة جوانمردا رسول می گوید انا من الله دریغا دانی که چه گفته است آدم ومن دونه تحت لوای یوم القیمة چیست واین چه مقام وکدام منزلت است ازین کشاده تر شنوا ان بنشست جوانمردا شرح مقامات سلوک از رسول بشنو اول نظر چون در فعل کرد فرمودا عوذ بعفوک من عقابک یعنی از فعلی بفعلی انجا کرد پس نقصان وقت تصور کرد واز اینجا ترقی فرمود نظر بصفت افتاد گفت اعوذ برضاک من سخطک یعنی از وصفی بوصفی پناه خواست وآن را نیز کمال نقص دانست پس ترقی کرد ونظر بر ذات افتاد فرمود اعوذ بک منک اینجا همه منقطع شد واز ذات بذات گریخت پس اینجا فانی شد گفت لا احصی ثناء علیک پس در ذات محو شد گفت انت کما اثنیت علی نفسک عزیز من نه بینی که چگونه ترقی می نمود وترقی میکرد تا هرچه جز ذات بود نظر از آن همه برگرفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی جوانمردا این مقام همه مقام سلوک بود اما از مقام جذبه در حالۂ مجذوبی بر جمله اشارت میفرمایند یا نور ویا نور النور یا منور یعنی اینجا اول نظر در ذات کرد هیچ وجودی را جز او موجود تصور نکرد زیرا که هرچه جز اوست موجد است نه موجود پس آنچه دیگر دید از وی دید واز آن او دید چون نظر دوم در آنچه از آن بود کرد وآن صفت وی بود نور النور گفت ونظر سوم در آنچه ازو بود کرد یعنی در افعال صادر ازو گفت منور النور پس هر سه مقام همو را دید نه غیر را در آن دید خود خیال جمال غیر را چه محل بیت هر دیده که ای جان جهان دید ترا ✽ در هر دو جهان در نظرش هیچ نیامد ✽ واز دیدن اغیار دلش چشم بدوزد ✽ زیرا که شود سوخته گر چشم گشاید ✽ جوانمردا بزرگی سوگند بر زبان می راند که چهل سالست تا جز خدای چیزی ندیده ام هیچ میدانی که این کدام نظر است چشم دلست که جز خدای کسی را موجود ندانسته است انجمله حکایت دلست ومقامات روح که چشم سر تو اعتباری ندارد چون حضرت نبوت را در هر سه مقام

نظر اتحاد بود وجود ہماں یک وجود نظر ہماں یک نظر باشد دریں مقام فنا و محو التماس نمود گفت رب
اجْعَلْنِی نُوْرًا پس محو شد و نور محض گشت قرآن ازان خبر داد قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ
مُّبِیْنٌ ازینجاست کہ سایہ او بر زمین نیفتادی خود دانی کہ نور را سایہ نبود جوانمردا خدای نور
و قرآن نور و رسول نور و نور ہماں یک نور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اینجا عاشق و معشوق و عشق
یکے بود و عاقل و معقول و عقل یکی شود و لیس فی الوجود الا اللہ تجلی فرماید **بیت** گفتم کہ پیا مہری
تو با پیر گفتا کہ دوئی زراہ برگیر چوں نیک بدیدم آں نکو بود او و من و پیر ہر سہ او بود
دریغا جوانمردا سَنُرِیْہِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ بر عوام ست وَفِیْ اَنْفُسِہِمْ بر خواص است اَوَلَمْ یَکْفِ
بِرَبِّکَ بر خواص خواص است اما سر اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ خود متوانم کہ بیان کنم چہ احاطت او
با ہمہ چیز جدا بدانست و او بذات با ہمہ چیز است وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ - وَمَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی
ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ و بودن او با ہمہ انشاء اللہ سر الحضور بگویم کہ بچہ طریق است **شعر**
وَمَا کُلُّ اَسْرَارِ الْقَلْبِ مُبَاحَۃٌ اِلَی الْکُنْتِ وَلٰکِنْ تَلْتَقِیْ وَنَقُوْلُ دریغا و ہزار دریغ عقلم
نمیگذارد کہ در وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ چیزی نویسم و یا نُنْشِئَکُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ را بیان
کنم باللہ رب العزة کہ دریں دو آیہ چنداں لطائف و عجائب است کہ اگر ذرے بیان کنم کس
طاقت آں ندارد اسرار بوالعجب است و کتمان آں فرض رسول می فرماید استر ذہبک و ذہابک
و مذہبک جان من فدا او باد کہ چہ رموز در طی ایں حروف بیروں داده است او چیز دیگر
فرمود خلق چیز دیگر فہم کرد **بیت** صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی و حریف و می و پیمانہ
ہمو روزی نبود کہ دریں بیت ورد من شده بود انشاء اللہ عشق بر عقل غالب آید و ندا ء
جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ در دہد آنگاه شاید کہ جمال ایں معانی از پرده تقریر نقاب
بکشاید و شاہد ایں رموز جلباب رخ نماید **شعر** العقل عقلیة الرجال و العشق محلل العقال
العقل یقول لا تخاطر والعشق یقول لا تبال انشاء اللہ چنیں بود پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
ہر روز ہفتاد مقام ترقی فرمودے و ہر آئینہ ادنی را بمقابلہ اعلی نقصان و گناه تصور فرمودے

که ضرورت مستغفر گشتی چنانکه می فرماید انّه لیغان علیٰ قلبی فاستغفر الله فی الیوم سبعین مرة
والا او معصوم بود و بخطاب لیغفر الله لک ما تقدم من ذنبک و ما تاخر مخاطب درین صورت اگر
نه آنست که من نشستم پس تحصیل حاصل آید جوانمردا همیشه در طلب مزیدے بودے و بر مزید پیشد
وچوں بدرجات کمال ترقی میکرد از مقامات ناقصه مستغفری شد قرآن از ترقی خلیل الله
بدیں گونه خبر می دهد وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ در لیغا اورا
الوہیت و ربوبیت بپرده نمودند مع ذالک هٰذا ربّی گفت اما شاید خلیل الله در ابتداء خلت این
گفته بود زیرا چه دوست در آغاز دوستی اگر بر مثال دوست در عالم تمثل چیزے بیند از غلبه حال
وشدت اشتیاق دوست تصور کند **بیت** از غایت شوق و اشتیاق رویت ۞ در هر چه نظر کنم
بدانم که توئی ۞ چنانکه ملائک چوں سر وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ در آدم دیدند بی توقف سجده کردند
استاد را واسطه حجاب شد و نظر در صورت کرد گفت ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا- جوانمردا
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ در لیغا اذا جاء
القضی عمی البصر- وچنین بود زیرا چه حقیقت معنی آنست فقعوا للروحی هٰذا اصل بین
و اینجا سجده مراد را بود نه آدم را ظاهر وجود آدم اورا در بلا داشت و ابلیس فی الوجود الا الله
غافل گشت وچوں حکم بنفاذ رسیده بود آنجا ندانست که همو ست و همه اوست و آں نظر اورا از
سجده مانع گشت و ازاں سعادت محروم گردانید و آں بلا اورا از تصرف خود رسید زیرا چه انیت
او در بینیت او باقی بود تا گفت انا خیر منه عزیز من عاشق کامل آنست که در وجود جز معشوق
نداند از مجنوں پرسیدند کجا بودی گفت لیلی گفتند چه کردی گفت لیلی بدیں نمط هر چه پرسیدند
گفتی لیلی آری او چوں همه لیلی گشته بود بصورت لیلی گفتے انشاء الله آنجا که بیان آں مقام
کنم اسرار همه آنجا بنویسم- جوانمردا درین مقام استاد شاگرد و آید و شاگرد استاد و الله یؤتی
الملک من یشاء- فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً اینجا معلوم شد
تا بدانی که سعادت نفخه الٰهی که و نفخت فیه من روحی در جمیع بشر موجود است لا والله زیرا

چہ ایں نفخہ بعد التسویہ حاصل آید عزیز من مراد ازیں تسویہ تسویہ اعضا نیست بل کہ تسویہ اخلاق است
و ہنا سر لا یحتمل الحال کشف و نیز آیۃ فلما بلغ اشدہ واستوی آتیناہ حکما و علما ایں سر
بر صحرا نہند ولیکن ایں سر جز محرم نداند سبحان اللہ از غرض کجا رفتم۔ جوانمردا فلما جن علیہ
اللیل رای کوکبا نہ آں شب بود کہ تو میدانی و آں ستارہ کہ تو می شناسی عزیز من ترقی
بود از ادنی سوی اعلی و ظہور نورے بعد نورے اما دریں مقام محو بود بضرورت و جہت و جہی
گفت عزیز من در مقام محو و جہی کجا اند زیرا کہ دریں مقام جز الذی ندیدی آنجا ہمہ او بود
نہ ایں **بیت** تا مرد ز خود فنا مطلق نہ شود ؎ اثبات و نفی او محقق نشود۔ توحید حلول نیست
نابودن تست ؎ ورنی بگزاف آدمی حق نشود ؎ آنگاہ کن کہ از مقام محبت تا منزل خلت چند است
کہ عرش تا ثری ۔

شتان بین محمد و محمد۔ عزیز من سالک صادق را ہمیں حال است ہر لحظہ کارش در ترقی
روزگارش ہر دمے مترقی جوانمردا تا ہر روز از مقامی بمقامی شیب تریم و دانیم کہ بالاتریم
ویحسبون انہم یحسنون صنعا **بیت** شاگرد رسن تاب مگر بود کسیم ؎ ہر چند کہ پیشتر روم
باز پسیم ؎ آرے چوں نہ دار فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید در دل
معلوم گردد مسلمانی یا کافری اللہ مسلمانے نہ کافر دار کافری خود چہ خبر داری بخدای سالک صادق
را چندیں مقام باید گذشت تا بکافری رسد آنگاہ ازیں ظلمات کفر صبح صادق ایمان بدمد و از
جلباب کافری عروس اسلام رخ نماید جوانمردا فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا ازیں حال خبر
میکند و تو چہ دانی کہ بعد حجاباں ورا العرش چہ باشد و از نور سیاہ و سپید چہ فہم خواہی کرد
بخون جگر سالک دریں مقام رسد آنگاہ شاید نفخہ انا شہب فنا بمشام جان او رسد کفر و
اسلام صفت بشر اند در مقامی کہ بشریت نماند ہر دو با موصوف محو شوند و یمحو اللہ الباطل۔
ویحق الحق بکلماتہ دریں مقام روشن گردد و ترا از کفر و ایمان خبر باشد ازیں عالم بیخبری
بہ بینی کہ آں بزرگ بزرگاں برزگ چہ گفتہ است کہ الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج

* نسخہ نہایت صحیح منقول عنہ میں اسقدر عبارت لغایت کرم خوردہ تھی اسلئے سادہ جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ درست فرمالیں۔

عن الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان ورا ر الشخوص الثلثة حتی یکون مسلما و کافرا ان
کنت ورا ر ہذا فلست مومنا ولا کافرا ان کنت تحت ہذا فانت مشرک مسلم وان کنت جاہلا
من ہذا فلاقیمة لک شئ **بیت** ترا آنجا نہ آگاہی نہ از خویش ؛ کہ آخر آگاہی برخیزد از خویش ؛
چناں مستغرق آں نور گردی ؛ کزاں لذت ز ہستی دور گردی ؛ درانجا کفر و ایمان سہو گردد ؛
بجز حق ہر چہ باشد محو گردد ؛ اذا تم الفقر فہو اللہ ترا انجا رخ نماید و تسکین نماید تا شاید لا الہ
الا اللہ نقاب عزت نکشاید واللہ کہ نکشاید تا عروس لا الہ الا ہو جمال بی مثال نماید و ہرگز نماید تا در
مقام سبحانی ما اعظم شانی نزول نکنی و در خانہ لوای اعظم من لوا محمد ساکن نشوی و انا الحق لقد
وقت تو نگردد کرات از زبان خواجہ خود شنیدہ ام کہ می گفت اللہ و لا سواہ ہیچ دانی کہ در
کدام مقام است وکس خود ازاں مقام چہ خبر تواں کرد و کدام عقل درتواں یافت لایعرفہم
غیری دیدۂ اغیار را ازیں جمال محروم گردانیدہ است۔ عزیز من دریجا گفت لایعرف اللہ
غیر اللہ و دریجا گفت لایعرفہم غیری ہر دو یک معنی دارد تفاوتی نیست۔ جوانمردا از قرآن
بشنو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ محقق است کہ باری عز اسمہ از استنصار بغیر منزہ
است و مستغنی و ما النصر الا من عند اللہ اما چوں رسول از کسوت بشریت بیروں آمدہ بود
و محو گشتہ ہر آئینہ او ایں شدہ بود و ایں او خود را در محل او یاد کرد یعنی نہ اوست کہ ہمہ منم **بیت**
انجا ہمہ وحدت است ای دوست ؛ در عالم ما دوی نباشد ؛ گوش دار کہ چہ گفتہ است
من رآنی فقد رأی اللہ قرآن بدیں گواہی داد کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ
وازیں کشادہ تر ہم از قرآن بشنو۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ دریغا
چہ اسرار است کہ ایں آیت بر صحرا نہادہ است **بیت** آنہا کہ بودہ است ہمہ گشت
توئی ؛ ما را بمیان ہیچ نماندہ است دوئی ؛ نمیدانم کہ چہ فہم خواہی کرد زیرا چہ آں معانی
کہ در کسوت حروف است جز بر دل پاک تجلی نکند کہ الطہور شطر الایمان و دل جز بترک
ماسوی اللہ پاک نشود۔ جواں مردا ابتدا ایں کار طہارت است چنانکہ ظاہر نماز بی وضو

درست بنیت بی طہارت قلب ذکر روا نیست جنب را چوں یکموئی ناشستہ باشد جنابت باقی
بود ہم چنیں چوں در دل جز حق بود خبیث باشد ہرگز فلاح نیابد قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی - چوں
تزکیہ یافت اتحاد ذکر اسم ربہ فصلّی - شود عزیز من میدانی فصلّی چہ باشد یعنی چوں طہارت
حاصل شد آنگاہ مرا یاد کن چنانکہ جز من در دلش نبود فصلّی یعنی بسوزد و محو گردد تا جز نا کور
نبود رحمت اینت بربند و صحت توحید نزول فرماید جوانمردا چگونہ در دل غیرا و بود اِنَّ
الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا عزیز من می فرماید وَاذْکُرْ اذا نسیت
ہیچ دانی چہ فرمودہ است یعنی اذکرنی اذا نسیت غیری تا آنگاہ غیرا ورا و خود را نیز کہ تو
از روی ظاہر غیرے فراموش نکنی یاد او حرام و شرک محض بود بلیت با یاد خود ہم یاد خدا
شرک بود؛ تا من نشوم ز خود جدا شرک بود؛ جوانمردا قلب المومن عرش اللہ و الرَّحْمٰنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى دانی چہ باشد و از کجا دانی کہ تو کجا دل از کجا بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ
آری تو چہ دانی کہ عرش چیست و الرحمن علی العرش استوی کیست ولکن یعنی قلب عبدے
المومن مرآۃ المومن چہ باشد جوانمردا کشادہ تر بستن ازیں ممنوع چہ کنم اما اگر کسے در مقام
المومن مرآۃ المومن رسد - المومن ینظر بنور اللہ شود آنگاہ داند کہ المومن مرآۃ المومن
چہ باشد و بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی ینطق چیست پس ہرچہ از و در وجود آید نہ
از و بود بل ہمہ حق بود و ہم از حق بود وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى -
۵ خواہی کہ سخن ز جان آگہ شنوی؛ و اسرار درونی شہنشہ شنوی؛ گم گرد ز خویش تا تو
از ہستی خود؛ بی خود ہمہ انی انا اللہ شنوی؛ بداں ایدک اللہ چوں شخصے فانی شود یعنی
از انیت بیروں آید و در وصف ذات باری محو گردد اتحاد صفت حاصل آید نداند کہ ایں
اتحاد نیچو میاں دو چیز بود کہ چوں ہر دو یکجا فراہم آیند گویند اتحاد است چنانکہ اگر قدرے
خاک در آب اندازی اگرچہ از روی ظاہر ہر دو یکی شدہ باشند اما مناسبت بینہما
ظاہر بود و در بینا آں اتحاد آنست کہ در اصل آں ہر دو یکے اند بینہما مغایرتے نہ مغایر

ہمیں اینت بود چوں آں محو شد آں خود ہماں یکی است دریغا این اسرار حضرت الٰہی خود کشف کردہ
است کہ الانسان سری وانا سرہ صفتی والصفۃ لاینفک عنی دریں مقام لاالہ الا اللہ درست
آید یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ دریں مقام بیت جانم بستم زتن ازاں بگریزد تا باتو یکی
شود و دوئی برخیزد دریں بیت سری عجیب فہم من فہم کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ہمیں معنی دارد جوانمردا فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ
جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا عزیز من تجلی اگرچہ انواع است ولیکن ازیں اصل
بیروں نیست یا تجلی ذات یا تجلی وجہ وہر آئینہ بر ہر کہ متجلی گردد گوئی جعلہ دکا وخر موسی
صعقا۔ واینجا چوں متجلی علیہ محو شود بے شک جز متجلی نبود۔ جوانمردا انی آنست نارا دانی
چہ بود فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ چہ باشد
مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ چہ معنی دارد اگرچہ کشف ایں اسرار مباح
نیست ہم ازبرای تو رمزے بگویم عزیز من ان شاطی الواد الایمن سینۂ او بود وآں البقعۃ دل
مبارک او وآں شجرہ جان عزیزش وانی انا اللہ سر آں شجرہ است پس بحقیقت ہمہ او بود نہ
ایں اذا تم الفقر فہو اللہ اینجا بدانی چہ باشد ونیز ای برادر تا ندانی کہ آں جبل کوہ سنگی
بود وتجلی بر سنگ بود وبیہوشی ازاں جہت بود دریغا کہ چشم دل بیشتر خلق از جمال
عروس معانی قرآن محجوب است کہ ان للقرآن بطنا ولبطنہ بطنا الی سبعۃ ابطن عزیز
من شخصے کہ کلام پاک حق بی واسطہ شنود وطاقت داشت چگونہ دکاکت سنگی اورا بیہوش
گرداند لیکن چنانکہ کلام با او بود وتجلی ہم بر دل او بود وذکر جبل باطنی از قرآن بشنو وتری
الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب اما ہیچ دانی کہ بعد افاقت توبہ از چہ
بود عزیز من فرمان یافت کہ سوی دل نگاہ کن کہ از غایت شوق عجلت کرد و در دل نظر کرد
چوں محو گشت واز خود فانی شد ودر عالم اتحاد رفت بعد از افاقت دانستہ کہ نظر بر غیر او
کرد خطا بود توبہ کرد یعنے دانستہ افاقت موجب فرقت شد وآں از جہت یک نظر شد کہ

در غیر کردلیں تو بہ میکرد و مسلمان میشد کہ مگر باز در عالمِ مشائخ نہ بر زند۔ **بیت** حیف است قوی حیف
تو آنجا و من اینجا ؛ رزا ماست قوی زار دل انجا و تن اینجا ؛ و از کجا برند کہ آں نصیب مازاغ
البصر و ماطغی آمدہ بود **بیت** از دولت وصالش دانی کہ بخش یافت ؛ آں کش بجز خیالش
در دیدہ نور نیست جوانمردا آں کلام نہ بگوش ظاہر شنید بل ہمہ گوش و چشم و تمام دل شدہ
بود عزیز من اینجا چنداں درد و اندوہ دارم کہ ہیچ نمیدانم کہ چگویم و چہ نویسم اگر مانم زدہ
گم شدہ یابم شاید شمہ با او بگوئیم و بشنویم و با تو خود نتواں گفت **بیت** غم دل با تو چہ گویم
کہ نداری غمِ دل ؛ غمِ دل با کہ تواں گفت کہ دردی دارد ؛ جوانمردا اِنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ
بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ تیغ دو رویہ می زند ایں آیت ہمہ اسرار الٰہی کشف کردہ است و کمتر
کسیے معلوم کردہ باشد و من خود کشادہ تر ازیں نبشتن نتوانم کہ ہیبت وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْھَبَنَّ
بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ و ما راز نہاد رُسُل بر آوردہ است من خود کیستم و چیستم **بیت**
آں ذرہ کہ در شمار ناید ما ئیم ؛ مائیم کہ در ہیچ حساب نائیم ؛ القصہ بطولہا **مصراع** قصہ
چہ کنم دراز کوتاہی بہ ؛ عزیز من آں ہمہ کہ نبشتم شمہ از بوستانِ معرفت و قطرہ از بحرِ محیط
عرفانست ازاں بزرگ شنیدہ کہ عرفتُ ربّی بربّی و آں دیگر می فرماید عرفت اللہ باللہ
واللہ تفاوت در مقام دو بزرگوار ہمچنین است از عرش تا ثری عرفتُ ربی بربّی دگر است
و عرفت اللہ باللہ دگر۔ اما ہر دو سر ونفخت فیہ من روحی بیروں دادہ اند لیکن او از درجہ
خود وایں از محل خویش نظر آں در صفت است و نظرِ او در ذات شتان بینہما۔ عزیز من
اگر ونفخت فیہ من روحی نبودی او را کہ شناختی و خود اندازہ کہ بود کہ سلطان لا یعرف
غیرہ اینجا بسیاست ایستادہ است دریغا رسول چگونہ رمزے ازاں سر بیروں دادہ است
کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہٗ۔ عزیز من رسول صلی اللہ علیہ وسلم در حق محمد فرمود کہ مَنْ رَاٰنِیْ
فَقَدْ رَاَی الحق۔ دریں مقام فَقَدْ عرف ربہ می فرماید زیرا چہ الوہیت دیگر است و ربوبیت
دیگر اینجا سرے بو العجبست و چہ دانی کہ چہ فرمودہ است و نفس یعنے روح حقیقی را

باربوبیت چه مناسبت است تا از معرفت آں معرفت رب حاصل می آید واللہ اعلم
نمی رود که بیش ازیں بنویسم و نیز فقد عرف ربه سبب قصور باصره بصیرت تو فرموده است و الا
در ینجا بر اہل کمال می فرماید من رانی فقد رای الحق واللہ در تحت ایں کلمات چنداں اسرار است اگر
یکے از صد بنویسم از ائمۂ ظاہر کس طاقت آں ندارد و نیز کمتر کسے معلوم کند مصراع خرد
اینجا شود مجنون مطلق ؛ و خود من ازیں مقام بیش ازیں نتوانم نبشت و سالک را خود ہمیں قدر
کافیست و اگر سلوک کنی از مزاحمت اینت خلاص یابی جمال شاہدان سطور خود بباصره
بصیرت بینی از گفت و شنید غیرے فارغ گردی عزیز من می گوید که دع نفسک و تعال تا
باخودی و چوں بیخودی او ئی واللہ ولا سواه دریں مقام است اکنوں عزیز من رمزے از
عالم توحید و حرفی از دفتر اتحاد بنویسم و بالتو گویم که الفناء فی الفناء چگونه بود و اذا تم الفقر
فهو الله و سبحانی ما اعظم شانی و لوائی اعظم من لواء محمد و انا الحق و من عرف نفسه فقد
عرف ربه و من رانی فقد رای الله چه باشد و ترا مثالها عقلی برہانی باز نمائیم تا شاید
آں را فهم توانی کردن و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون - اگرچه ہمیں معنی دریں
مکتوب و مکتوبات دیگر ہمچنیں بنشته ام و لیکن دانم فهم نکرده باشی حالے کشاده تر نویسم
بداں نور الله قلبک روغنی که در چراغ است و آتشے که در سر پلیته بینهما مغائرت ظاہر
است اما از جهت باطن و من وجه دون وجه مناسبت تمام است اینجا چوں آتش سر
پلیته در روغن عمل کند و آں را سوی خود جذب فرماید و روغن چوں بدو رسید ہر آئینه
حکم او گرفته چه گوئی آں آتش بود یا روغن جوانمردا جذبة من جذبات الرحمن توازی
عمل الثقلین اینجا ترا سیاست کند پس بدانی که انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن
چه باشد جوانمردا فارسلنا الیها روحنا ذکر است و نفخت فیه من روحی دگر در لغا
خواستم تا رمزے از و نحن اقرب الیه منکم و لکن لا تبصرون بگویم با سر
و نفخت فیه من روحی چیزے بیروں دہم حدیث ان الاسرار صونوها عن الاغیار انگشت

منع در دہان غیرت می کند کہ نااہل بسیار است دریغا شنیدہ کہ مریدان گویند پیر پرستی خدای پرستی است
دانی کہ چہ باشد ہرگز ندانی و از ینجاست کہ مریدان صادق محبت از سبب شتی اہل ظواہر
در خلوت گاہ خود سوی پیر نماز کنند و در بلا اگرچہ بظاہر روی سوی کعبہ کنند لیکن روی
باطن ایشان جز طرف پیر نبود **بیت** موضع شادی توئی و معدن جود و کرم ؛ قبلۂ ما روی
تست و قبلہ ہر کس حرم ؛ دریغا این بیت چہ خوش گفتہ است **بیت** کعبہ و بتخانہ حجاب اند
و بس ؛ خیز بگو ابروی آن یار کو ؛ ہم برین معنی خواجہ حسن کہ یکی از پیوستگان حضرت شیخ
شیوخ شیخ نظام الدین است گفتہ **بیت** ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی ؛ من قبلہ
راست کردم بر سمت کج کلاہی ؛ زیرا چہ آن مقصود و مطلوب ایشان است جز در پیر نمی گنجد۔
فَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا اسیر۔ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ اینجا بدانی کہ او بود نہ این و سوی او
بود نہ جانب این۔ جوانمردا شاید ترا اینجا در خاطر گذرد مگر این اتحاد ذاتی باشد تعالی اللہ
عَنْ ذٰلِكَ عزیز من تو از حکمت خبر نداری وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا
كَثِيرًا این مثل آنست کہ ممکن است زمین آتش شود و آتش زمین گردد و ہوا آب شود و آب و ہوا
گردد آن اتحاد ذاتی نبود بل اتحاد صفت است۔ و حکما این را تبدل و استحالت خوانند و این
ہر دو در صفت بود نہ در ذات و من اتحاد ذاتی در اجسام و جواہر منع کردہ ام خصوصًا
با ذات واجب الوجود جل ذکرہ و اگر گوئی اذا تم الفقر فہو اللہ را چہ معنی تواند بود بدان
ایدک اللہ اذا تم الفقر فہو اللہ گفتہ و نگفتہ است اذا تم الفقیر زیرا چہ فقیر ذات است و
فقر صفت و اتحاد درست ہمان آنکہ آن صفت بجز ترک ماسوی اللہ تمام نبود چون ماسوی از میان
خواست جز ہ نباشد پس از نہال او ندای انی انا اللہ بر آید۔ جوانمردا بشریت جز بصفت
الوہیت محو نگردد لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ آری چون لاہوت در ناسوت تجلی فرماید
بیچارہ روی بعدم نہد فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
مُقْتَدِرًا۔ چہ دانم ازین آیہ چہ فہم کردہ۔ نہ بینی چون آفتاب سر از افق بر گیرد

کواکب ہمہ ناپدید گردد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ دریں حالت ہمہ
آفتاب بود نہ ستارہ عزیز من اگر حجاب زمین در میان نبودے ہرگز ہیچ ستارہ در عالم
ظہور نیافتی اگرچہ میان تو و او حجاب بسیار است اما حجاب بزرگ ہمیں اینیت تست
و اینجا سری عظیم است **ہلبیت** دریغ ایں را اینجا گفتنی نیست بدر اسرار شاہان سُفتنی
نیست ۔ جوانمرد او ترا می فرماید وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ و ایں قتال ترا با نفس خود و او صاف بشری ملیا ید کرد تا فتنہ توی تو
منقمح و منقطع گردد و ہمہ للہ بود و چوں للہ بود ہمہ اللہ بود بحسب عزیز من دریں مقام
اتحاد صفت ثابت گردد زیراچہ فارق بینہما جز وجوب خاص ذاتی نیست اِنّما جعل اللہ
آدم علی صورتہ ای فی کل ما ینسب الیہ من الاسماء والصفات ماعدا الوجوب الذاتی و لذلک
جعلہ خلیفۃ فان لم یکن بصورۃ من استخلفہ لما صحت الخلافۃ لہ ولا بدلہ ان یقوم بجمیع
ما یحتاج الیہ من استخلفہ علیہ والا فلیس بخلیفۃ علیہ فانشأ و صورتہ الظاہرۃ من حقائق
العالم و صورتہ الباطنۃ علی صورۃ الحق تعالیٰ فہو الحق الحق و من ذالک اذا شہدنا اذا
شہدنا نفوسنا و اذا شہدنا نفوسنا شہدناہ **مصراع** انا من اہوی و من اہوی انا ۔
و لذلک قال من عرف نفسہ فقد عرف ربہ واللہ دریں چند سطور چنداں جواہر اسرار
است کہ ما یعلمہا الا العارف باللہ من الراسخین فی العلم **مصراع** گر عقل تو آں
فہم کند مرد توئی ۔ اے برادر اگر ما دو چراغ محاذی یکدیگر بداریم نور ہر دو چراغ یکے بود
زیراچہ بحقیقت محال یک نور است کہ در دو چراغ است و اینجا عجب سری بوالعجب
رافر نیست ۔ جوانمردا صفات باری عز اسمہ ازلی است و چوں نظر بر اصل کنیم جملہ یکے
بود و آں یکے از جہت ظہور آثار مختلف ترا متعدد نماید و تعدد دریں حضرت محال است ۔
لانہ تعالیٰ احدیۃ الذات والصفۃ یعنی بالحیوۃ یعلم و یقدر و یرید و یتکلم و یسمع و یبصر
بالعلم و یقدر و کذلک فی سائر الصفات یعنی یحصل بکل واحد من صفاتہ ما یحصل بالجمیع

لان ذاته کلها حیوة وکلها علم وکلها قدرة وکلها ارادة عزیز من این کلمات نه آنست که کس شرح
تواند کرد آری لایفی بشرحه المداد ولا الاقلام وتعجز عن ادراکها عقول الخواص والعوام الا من
اطلقه الله علیه واظهره علی ذلک کمال فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ولا تحصل
ذلک الا بعد ما جاوزت مراتب العقول والمعقول والمنقول چو امر دا بدینا زبان وقلم چه تقریر
وتحریر توانم کرد **بیت** شده بیکار در وصف جمالش ٭ زبان در کام در دست انامل ٭
بدان ارشدک الله هر چه خبر وصفت اوست واثر آن صفت محدث است ومحدث در غایت
عجز وضعف بود وچون قوی بر حسب قبول وقابلیت در ضعیف اثر کند هر آئینه او را محو گرداند ان
الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة - عزیز من آفتاب همه وقت
تابانست اما هر سنگی لعل وعقیق تواند گشت عزیز من تو آئینه را صیقل کن تا خود آفتاب در وے
متجلی شود آنگاه بدانی که چه میگویم وچه مینویسم - چوں مرد اچون اثر صفت ازلی در محدث
اثر گردد قوت گرفت هر آئینه مضمحل گرداند پس اتحاد ازلی با ازلی حاصل گشت چنانکه
میان این دو آن تعریفے نتوان کرد که آن کفر بود از قرآن بشنو اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ای دوست درین مقام
جدائی نبود که همه خدائی است **بیت** در عالم وصل تو جدائی نبود ٭ سوز دل عاشقان ربائی
نبود ٭ چوں رفت ز تو توئی و تو محو شدی ٭ بے شک شبه من بجز خدائی نبود ٭ توحید
درین مقام است وکلمهٔ توحید اینجا درست بود وچون مرد تخلقوا باخلاق الله کامل گشت
هر آئینه جذبه من جذبات الرحمن او را برگرفت فَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰی اٰتَیْنٰهُ
حُکْمًا وَّعِلْمًا پس حال او آن باشد که روغن چراغ را آتش بر بلیته جذب کند یا اثرے
از تاثیر در قطرهٔ آبی موثر آید وکذلک الحدید المحمی مع بقاء وجوده الحدیدی یسمّی نارا -
عزیز من حکم مر غلبه را است تو هم دانی که غالب کدام است ومن غلب سلب دانی که
چه باشد واینجا سری عظیم است وهر آئینه سبحانی ما اعظم شانی ولوائی اعظم من لواء محمد

وانا الحق بدانی دریں مقام بود است عزیز من فرمان ہم بریں جملہ است وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا و ایں درست نبود تا از کل ماسوی اللہ منقطع نگردد و چوں شد ہر آئینہ ہمہ او بود نہ ایں جوانمردا مجنون دگر است و مجذوب دگر مجنون آنست کہ دماغ او بسبب اخلاط سوختہ و یا بسبب دیوی و یا پری خلل پذیرد و عقل او پوشیدہ گردد و چوں آں را بعلاجی دفع کند باز بعقل خود باز گردد و سخن آں شخص ہرگز مربوط نبود مگر نادر و شاید از وی سخنی بیروں افتد کہ موافق مطلوب سامع بود و آں از انجاست کہ حواس بشری او گم شدہ است بداں مقدار ہر آئینہ روحانی صفا یافتہ بود و نیز شاید کہ از القار آں دیو پری باشد کہ بر او مسلط است اما مجذوب بر دو نوع است یکے مجذوب مطلق دوم مجذوب مقید مجذوب مقید نبی بود یا ولی صاحب دعوت زیرا چہ نبی و ولی ہر دو مجذوب اند لیکن بقید بعضی از بشریت مقید اند تا مقام دعوت و ہدایت معمور ماند و ایشاں را بدنیا و اہل آں چہ کار بودی چنانکہ رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم را چوں جذبہ غلبہ کردی خواستے کہ برباید حق تعالیٰ حکم کردے تا دست مبارک بر سینہ پاک ام المومنین نہادی و فرمودے کَلِّمِيْنِيْ يَا حُمَيْرَاء و حدیث حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ معروف است جوانمردا ہمیں حدیث دلیل است کہ ایں معنی بر تہر بہ بود تا ر وز وفات او را عفذ ا بے سخت می بود تا گفت من لبشرٰی بخروج الصفر لبشرتہ بدخول الجنۃ در لیفیا تا چہ حد مرگ را آرزو میکرد اما مجذوب مطلق ولی صاحب سکر است ظاہرا و ہمہ مجانین ماند و باطن او بنور علم منور باشد و ایں شخص را اہل عجب احوال بود کہ عقول از ادراک آں عاجز و قاصر بود لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ بدست او دہند وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ او را بود از غرض کجا رفتم نور اللہ فلیک کہ ماہ ہیچ نوری ندارد و معلوم است کہ اندازہ قبول و قابلیت چگونہ آفتاب خود را در وی می نماید لیس المومن مرآۃ اللہ چہ دانی داز قلب المومن عرش اللہ چہ خبرداری واز اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى چہ معلوم کردہ باشی

عزیزمن عرش معنوی قلب مومن است ولکن یسعنی قلب عبدی المومن و الله اگر الرحمن علی
العرش استوی نبودے ہرگز دل را دریں عالم استوی نبودی تو چہ دانی کہ تو چہ چیزے وخود را
چہ شناسی **بیت** ای آئینۂ جمال شاہی کہ توئی ؛ ای نسخۂ نامہ الٰہی کہ توئی ؛ خلق آدم
علی صورتہ اینجا تجلی فرماید **بیت** دل عرش خدائی بے نیاز است ؛ کانجا نہ سجود نی نماز است ؛
دل آئینۂ جمال شاہی ست ؛ دل معدن جوہر الٰہی است ؛ جوانمردا آں بزرگ در مناجات
گفت یارب ما الحکمۃ فی خلقی فقال رویتی فی مراۃ روحک عزیزمن کل شیٔ ہالک الا وجہہ
اینجا چہ غمزہ ہا رسینہ دوزاں باشد انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن چگونہ درست
آید و دریں محل ترا در خاطر آید کہ میان لاہوت وناسوت چہ مناسبت جوانمردا دریں ہیچ
شبہہ نیست لیکن اگر ناسوت باشد ناسوت موجودی در میان دو عدم است ہمچو طہری
میان دو دم یعنی اگر عورتی دو روز دم دید دو روز ندید باز دو روز دم دیگر دید ایں دو
میاں را اعتباری نبود ہم چناں ناسوت ہیچ اعتباری ندارد والا محال کہ دراں حضرت
کارے بے نسبت بقصور تواں کرد ای عزیز تو درون پردہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات
والارض محروم نشدۂ وعروس ونفخت فیہ من روحی ترا جمال نمودہ ونور خلق آدم
علی صورتہ بر تو تجلی نہ فرمودہ وسر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ بر تو کشف نگشتہ۔
جوانمردا خفاش مسکین از ضعف بصر وضیق حدقہ طاقت نور آفتاب ندارد بضرورت
روز را شب انگارد **بیت** تو از کوری ار آفتابی نہ بینی ؛ گنہ بر تو باشد نہ بر آفتابے
عزیزمن تو دانی کہ عیسے را از کجا روح اللہ گفتہ اند وبعضے خود او را از چہ جہت اللہ خواندند
اسے دریغ مثل مادرین معانی مثل آں کوران است کہ در شہر ایشاں پیلے در آمد و ایشاں
برای معرفت او بیروں آمدند وہر یکے از ایشاں عضوے ازاں پیل بگرفتہ و مساسی کرد
پس ہر یکے آنچہ بحس معلوم کردہ آں را اسمے وصفتے وضع کرد وبحقیقت ذات واحد
بود اما بینایاں دگرند وآں چشمے دگر است روزے کہ آں چشم در من کشاید ہرگز از من

سخنی نشنوی و نہ آوازی برآید امید دارم کہ چنیں بود **بیت** روزی کہ مرا دل برمن درگیرد ٭ ازمن ہمہ من بکرم برگیرد ٭ اومن شوم ومن او مے خواہم من ٭ ایں خواست اگر بخت بود برگیرد ٭ جواں مردا سلطان المحققین مولانا حجۃ الاسلام مے فرماید الفانی فی التوحید الذی یکون مستغرقا بالواحد الحق حتی لا یلتفت الی غیرہ ولا الی نفسہ لانہ من حیث انہ ہو غیر اللہ وان لم یتحقق لہ معنی الغیریۃ وآنجا عجب سریست از ورای پردہ شرع بیروں دادہ است اما تو چہ دانی و از کجا فہم تو آنجا رسد عزیز من گفتم کہ قوی در ضعیف برحسب تناسب ولتناکل اثر کند وضعیف بر اندازہ استعداد وقابلیت قبول فیض قوی کند ہر آئینہ موصوف بصفت او گردد ومسمی ہم باسم او شود لا بل ہمو گردد نہ بینی کہ روح حیوانی کہ دردل است آں بحقیقت روح نیست بل بخاریست لطیف از اخلاط متولد شود وحیات وقوام ایں بخار کہ موجب حیات وقوام بدن است بواسطہ روح محض است کہ از خزانہ وحدت است ودرتن مکانی معین ندارد بل نہ دروں تست ونہ بیروں وچگونگی وی برعقلہا پوشیدہ است من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اینجا محقق گردد ولیکن چوں آں حقیقت دریں مجاز اثر کرد وایں صفت او گرفتہ ہر آئینہ ازیں در اسم ووصف مباینت ومغایرۃ برخاست ایں ہمہ او گشت ونام ونشان ایں محو شد **بیت** بی نام بدم زدرد تو ہیں ٭ گشتم زغم تو بی نشاں ہم ٭ عزیز من دانی کہ روح کدام است قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی - وایں امر چیست اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ازیں جا دانستم کہ از عالم خلق نیست۔ جوانمردا ایں جز اثری خاص صفت ذات الٰہی نبود ومحل تجلی اوست زیرا چہ طاقت تجلی الٰہی جز صفت الٰہی را نتواند بود واں محاو اضمحلال بشریۃ جز بدیں صفت نباشد اذا تم الفقر فہو اللہ دریں مقام است جوانمردا اہل ظاہر گویند معرفت روح محال است چہ حق ازوی بیانی نفرمودہ است وایں جز سبب قصور عقل بعضے نبودہ است والا واللہ اینجا کسی است کہ اورا در بدایت سلوک عالم ارواح کشف شدہ در روح خود

و دیگر ارواح را معائنہ و مشاہدہ کردہ است و تو چہ دانی کہ این چہ مقام است و نہا عند
اہل السلوک من ادنی المقامات و فی الجملہ ازین کشادہ تر نتوانم بنشت فہم من فہم۔ عزیز من
مولانا حجۃ الاسلام می فرماید کہ سالک را پیش از انکہ منازل راہ سلوک قطع کند باید
کہ بود و نہ نام باری عز اسمہ نام او و اوصاف او شود و درین اسامی و اوصاف سالک
محو شود پس ہمہ او باشد نہ این تخلقوا باخلاق اللہ ظاہر گردد و من رانی فقد رای اللہ
اینجا رخ نماید سر سبحانی ما اعظم شانی منکشف گردد۔ جوانمردا اگر رمزی این سر اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ
مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ بیرون دہیم واللہ عالمہا برہم زند بیت نہ ہر کس بود لائق سر شاہ
بگو برکہ گویم من این راز آہ ٭ و جاہل داند کہ مراد من ازین دانست اتحاد است ذٰلِکَ
مَبْلَغُہُمْ مِّنَ الْعِلْمِ آری بیچارہ از اتحاد تا اتصاف خبری ندارد و این عالم اتصاف
و الاتحاد را جناح خود اتحاد دانست و بحقیقت ذات او را با صفت خاص خود و صفت مخصوص
را با ذات و اثر را با صفت و صفت با اثر خود اتحاد حقیقی است و اینجا سرہا عظیم است فہم
من فہم دریغا و ہزار دریغ کہ این مکتوب خود بغایت کشادہ بنشتہ ام و ندانم کہ فہم
خواہی کرد و من سخن جگر می نویسم و از ہزار گونہ اسرار کہ در جلباب ہر کلمتے از کلمات منظو
یکی ہم تمام نگفتہ ام و نتوانم گفت کہ علماء ظاہر طاقت شنیدن این ندارند۔ عزیز من
بعضے برین کلمات بخندند و طامات دانند و بعضے گزاف و ہذیان خوانند و بعضی کفر
تصور کنند جوانمردا اینجا ضرور است کہ عارفان ضحکہ جاہلان باشند اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا
کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِہِمْ یَتَغَامَزُوْنَ۔ وَاِذَا انْقَلَبُوْا
اِلٰٓی اَھْلِہِمُ انْقَلَبُوْا فَکِہِیْنَ وَاِذَا رَاَوْھُمْ قَالُوْٓا اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ اما ای برادر
آن روز را باش فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ عَلَی الْاَرَآئِکِ
یَنْظُرُوْنَ جوان مردا شاید آن قوم نا معلوم از غایت قصور فہم و عدم معرفت بر قتل
عارفی فتوی دہند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میفرماید کہ من اگر آیہ تنزل الامر

بنہیؐ را تفسیر کنم صحابہ مرا سنگسار کنند آمیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ می فرماید اگر من سرایں آیۃ بیروں دہم صحابہ مرا عابد وثن خوانند جوانمردا پیغامبر فرمودہ است انا مدینۃ العلم و علی بابہا نہ ہر کس آں علم داشت کہ علی داشت در حدیث است کلموا الناس علی قدر عقولھم زین العابدین چہ خوش فرمود بیت انی لاکتم من علمی جواہرہ ٭ کیلا یری الحق ذو جہل فیفتننا و قد تقدم فی ہذا ابو حسن ٭ الی الحسین ووصی قبلہ الحسنا ٭ یارب جوہر علم لو ابوح بہ ٭ لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا ٭ ولاستحل رجال جاہلون دمی ٭ یرون اقبح ما یاتونہ حسنا ٭ عزیز من انگشت سوزان را اگر از تو پرسند چیست ہر آئینہ آتش گوئی اگرچہ بحقیقت آتش نیست بل چیزی صفت او گرفتہ است بضرورت آں نماندہ و او گشتہ بود و ایں بحقیقت اتصاف است نہ اتحاد و بیشتر اسرار خود بشتن راست ملی آید انشاء اللہ تعالی بعد ملاقات بحضور تقریر کنم عزیز من نیکو بدانی مفارق میان خود و حق توئی نست یعنی مفارقتک ظاہر خلقک واوصاف لبشریتک ولا الحق لا یستر ہ شئی اگر خود را از میان برگیری او بود نہ تو لقین داں او بیاشی تو ادی مولانا حجۃ الاسلام می فرماید الذاکر اذا انمحق فی الذکر وخفی الذکر عنہ حتی لا یحس بشئی من ظاہرہ و باطنہ بل یغیب بالکلیۃ عما سواہ ویفنی عن الفناء ایضا یحصل من ذلک وجودا حقیقیا و لقاء ازلیا قل اللہ ثم ذرہم ۔ درین عالم باشد بیت بدل گفتم ہزاراں آہ برگیر ٭ بگو افتادہ کامی دل خواہ برگیر ٭ حجاب اعظم در راہ تو من ٭ خداوندا حجاب از راہ برگیر ٭ جوانمردا تو ہم سلوکے کن ان اللہ یحب معالی الہمم ہمتی در کار کن سرمہ من طلب سہر اللیالی در عین طلب کش واز مائدہ تجوع شرابی غذا گیر واز خلوت وانزوا وتبتل الیہ تبتیلا ۔ لباس ساز و مرکب را نقد وقت تصور کن و بر سجادہ انا جلیس من ذکرنی بنشین واز ما سوی اللہ روی بگرداں تا والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا ۔ ترا راہ نمائی کند و چشم دل کشادہ گردد تا ہر چہ از مکتوبات من ترا علم الیقین است عین الیقین

گردد و بستہ فہم شود و ایں معانی جز بعنایت اللہ دست ندہد کہ مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ
وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا نَّھْدِیْ بِہٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۔
عزیز من ایں راہ عاشقاں جان گداز دبی دلان پاک باز است رہ من و تو نیست **بیت**
مقلد را دریں رہ جائگہ نیست ٭ رہ پاکان سر انداز ان شیداست ٭ یکی دیوانہ بیدل
و برافتادہ پائی در گل بالستی کہ معلوم کند چہ نبشتہ ام و الا ایں گوش و چشم ظاہر نہ
وصف عروس معانی ایں کلمات تواں شنید و نہ جمال او تواں دید **نظم** تو گر بر آسمان یا
در زمینی ٭ بدیں حسّی کہ داری ہیچ بینی ٭ وگر در جوہر حسّی شود باز ٭ دو عالم بر تو فشاند
ناز اعزاز ٭ دراں ساعت کہ آں چشم آیدت پیش ٭ دو عالم در تو گم گردد تو در خویش ٭ تو ئی آں
جوہر غیب ار بدانی ٭ کہ برتر زیں جہاں وآں جہانی ٭ فرشتہ گر بہ بیند جوہر تو ٭ ہمیشہ سجدہ آرد
بر در تو ٭ عزیز من از فنا رفنار معنی بشریت مراد است نہ صورت کہ چوں تصرف تو در نماند تو مرد
یکسان باشی رسول می فرماید موتوا قبل ان تموتوا نہ بینی کہ در باب امیر المومنین ابوبکر چہ فرمودہ
است کہ من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافۃ ۔ جوانمردا
حیات حقیقی جز بدیں ممات نبود و بقاء معنوی جز دریں فنا نباشد برادر عزیز را سر چہ دریں
مکتوب مشکل ماند بنویسد تا شافی بر نبشتہ آید ان شاء اللہ تعالیٰ و استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ
قولا و فعلا و خاطرا و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین ۔

صحیفہ بست و پنجم در بعضی از معانی برادر عزیز دینی را در رضاء ایزدی بقا
باد بر حکم التماس اخوی نکتی چند در بعضی از معانی کلمہ لا الٰہ الا اللہ خواہم نبشت ان شاء اللہ
تعالیٰ معلوم کنی و آں را بالعمل مقرون گردانی و ایمان جز بدیں کلمہ درست نیست ۔ تداک
اسعدک اللہ رسول می فرماید الایمان بضعۃ و سبعون شعبۃ اعلاہا کلمۃ لا الٰہ الا اللہ وادناہا
اماطۃ الاذی عن الطریق کلمہ گفتن نہ اندازہ ہر کسے است ظاہر بلفظے میتواں گفت اما
بر شرطے کہ آمدہ است نہ در یغا ادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق ہیچ مے دانی کہ چہ فرمودہ است

جواں مرد یعنی ہر چہ جز خدائی است تا آنکہ خود را نیز از میان راہ بر گیرد اذیت غیر اللہ
از طریق حق دور کن تا کلمۂ لا الہ الا اللہ درست آید و الا و اللہ مقلدی نہ محقق ای دوست
اماطۃ اذیت ماسوی اللہ از طریق اللہ فرض راہ است زیرا چہ تا ادنیٰ بدست نیاری
باعلیٰ نتوانی رسید چوں ادنیٰ آنست کہ طریق اللہ را از اذیت غیر اللہ پاک داری بے ایں
بکلمۂ لا الہ الا اللہ کہ اعلیٰ است ہرگز نرسی وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ
جواں نور اللہ قلبک الٰہ اسمی است عام کہ بر حق و غیر او تو انچہ معبود سازی اطلاق کنند
و اللہ اسمی خاص است کہ جز بذات حق اطلاق نکنند و الا برائی اثبات حقیقی از پیں نفی
مطلق بود و نیز الا اینجا بمعنی غیر است نہ بمعنی استثنا یعنی لا الہ الا اللہ و مباحثہ نجات
در ینجا بسیار است و ہذا اخبار عن نفی الغیر و اثباتہ سبحانہ و تعالیٰ فمن تحقق بہذہ المقامات
لا یسمع الا من اللہ باللہ و لا یشہد الا باللہ و لا یقبل الا علی اللہ و الا باللہ فہو بحق عما سوی اللہ
ثم ان ہذہ المقالات تقتضی التحقق بہا الفناء و البقاء باللہ عزیز من خود بیشتر اسرار
ہمدریں سطور است ۔ جوانمردا آنکہ گفتم ہر چہ آں را تو معبود سازی الٰہ تو آں چیز بود یعنے
در حکم و فرمان ہر چہ باشی معبود تو ہماں تواند بود از قرآن بشنو أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ
إِلٰهَهُ هَوَاهُ و بر اصنام نیز اطلاق می کنند در قرآن است قالوا لا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ
عزیز من بحقیقت میداں کہ تا توئی تو در تو باقی است خود پرستی نہ خدائی پرست و
شرک نہ اسلام از خلیل اللہ بشنو میگوید وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ
در لغا ایں نہ آں اصنام است کہ تو مے دانی زیرا چہ مسند خلۃ خلیل اللہ خود ازاں مبرا
بود یَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ و ایں معنی خود پیش ازاں حاصل داشت و تحصیل
حاصل لغو بود اما ای دوست تبری از اصنام باطنی نہ اندازہ ہر کسی است جوانمردا
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ آنگاہ درست آید کہ در اَلَّذِي محو شود و چوں محو گشت در وَمَا أَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ آنگاہ صادق باشد جواں مردا اصنام باطنی زشت تر از اصنام ظاہر است

زیرا چہ قباحت و بطالت اصنام ظاہری روشن است اما قباحت و بطالت آں اصنام
از وبیت النملۃ پوشیدہ تر است و کمتر عقلی آں را تصور تواند کرد و جز بعنایت اللہ
و توفیقہ بداں واقف نتواں شد ازینجا کہ توئی غیر اولیٰ و غیر را باو چہ مجال و الجمع بینہما محال
بداں کہ او مسجد را خانۂ خود می خواند و مشرک را آنجا ر و انمی دارد انما المشرکون نجس فلا
تقربوا المسجد الحرام بہتر ازیں شنو کہ ترا از ذکر غیر خود منع می فرماید اِنَّ الْمَسَاجِدَ
لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا او دل ترا عرش خود گردانیدہ است۔ قلب المومن
عرش اللہ۔ غیر خود را دریں جا چگونہ گذارد دریغا ندانی کہ بیت برای عرش بود و عرش خود
برای بادشاہ نبود و لکن یسعنی قلب عبدی المومن مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ
فِیْ جَوْفِہٖ دانی کہ چیست آری بیت اللہ دیگر است عرش اللہ دیگر است **بیت** ای دل
تو بجاں بگو کہ برخیز ٭ کایں جای تو نیست جای جانانست ٭ چوں مردانہ در توانا ارادت
و اختیار اثرے باقی بود از جمال لا الٰہ الا اللہ محرومی ہمہ خود را در باقی کن تا عروس کلمہ
توحید بہ تو رخ نماید و ہرچہ جز اللہ است از پیش دل تو برخیزد اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا آری امروز سر کہ ہست خود را مومن مید **مصراع** باش تا فردا شود نیک
از بد ت پیدا شود **شعر** سَوْفَ تَرَی اِذَا انْجَلَی الْغُبَارُ ٭ افرس تحتک ام حمار ٭ دریغا از
شرک بیروں آی کہ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ و از نفاق بترا نمانی کہ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ
فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ عزیز من تا در تو ایمان حقیقی نبود سر کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ
اِلَّا وَجْھَہٗ بر تو نکشاید۔ تا ندانی کہ ازیں ہالک ہلاک ظاہر تو میخواہند ہلاک انیت تو و انیت
تو مطلوب است زیرا چہ ایں ہلاک سبب بقاء ابدی تو گردد و دریں ہالک الا وجہہ
تجلی فرماید و سالک چوں دریں مقام رسد اگر بر چہار بالش تکیہ زند و بر کونین لمن
الملک الیوم ندا فرماید چہ گوئی کہ جز للہ الواحد القہار تواں گفت دریغا ندانم کہ چہ
مے گویم و اگر دریں ہوشیاری بودمی خود ہرگز چنیں گستاخیہا نکردمی **بیت** گر عاقلی

تو گم کنی ٭ راہ سر گفت و گوی محکم کنی ٭ دل سوختۂ چند فراہم کنی ٭ بر گفتہ بگریی و ماتم کنی ٭ آی دریغ ہزار دریغ این کلمات اہل معرفت است و عارف کیست مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ درکمال معرفت عجز مصطفےٰ بین کہ لا احصی ثناء علیک و بر حکم لا یعرف سواہ میگوید اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ عزیزمن العجز عن درک الادراک ادراکٌ کمال معرفت ہمین است مصراع معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد ٭ جوانمردا ہر چند نبی یا ولی یا ملک بشناسد آن شناخت بر اندازۂ حوصلۂ او خواہد بود و آن بی شک متناہی است پس معرفت ذات نامتناہی از کجا اینجا درولیست کہ ہیچ درمان ندارد **بلیت** دردیست مرا در دل درمانش نمی بینم ٭ آن قلزم اندہ را پایانش نمی بینم ٭ چند ازین حکایت نویسی و قصہ خوانی کنیم لحظہ ماتم عمر ضائع شدہ نیز باید داشت کہ استغفر اللہ العظیم صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین۔

صحیفہ بیست و ششم بجانب خواجہ خیر الدین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ الغنی

اوقات برادر دینی خیر الدین دام لقاہ بانواع عبادت معمور باد بحرمت من قال وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ مقرر خدمت اخوی گردانیدہ می آید کہ غنا بذات پاک باری عز اسمہٗ اصلی است و در آدمی فرع و فقر در آدمی اصل است و بذات پاک او اصلا روا نبود و ازینجا است پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم از جہت ظاہر اصل اختیار کرد نہ فرع اما آدمی باید بہر دو صفت موصوف بود اگرچہ اہل ظاہر را این معنی محال نماید چہ ہر دو ضد یکدیگر اند و اجتماع ضدین در یک محل اندر یک زمان محال بود و این چنین نیست زیرا چہ آدمی را صورت و معنی است معنی الٰہی است و آن باید بصفت غنا موصوف بود کہ غنا دروی اصل است و صورت وی بشریست و این باید باصل خود آراستہ بود کہ آن فقیر است تا حکم کل شئ یرجع الی اصلہ مقرر باشد جوانمردا غنا در باطن و فقر ظاہر را فنا نبود و عکس این اعتباری ندارد کہ الغنی غنی القلب لا غنی المال قال جل ذکرہٗ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی اغناہ بالقناعۃ

والصبر علی الفقر عزیز من فقیر باید بصورت باشد نہ معنی کہ آن صفت اہل کفر است مقصود آنکہ
مسلمان باید فقیر صوری وغنی معنوی بود وآن معنی جز بترکِ دنیا دست ندہد پس ہر کہ بدنیا
نیز نزدیکتر از حق دور تر وہر کرا محبت مال بیشتر معرفت حق کمتر قال علیہ السلام کثرۃ المال
تورث قساوۃ القلب والاشتغال بہ یوجب البعد من اللہ جوانمردا ترکِ دنیا بر مسلمان
واجبست عزیز من الدنیا مبغوضۃ اللہ پس ہر کہ با دشمن خدای دوستی کند دشمن خدای
بود و دشمن خدای مسلمان نبود نہ بینی کہ دوستِ دوست دوست۔ و دوستِ دشمن دشمن
والجمع بینہما محال است ای دوست بظاہر ہمہ وقت فقیر ومسکین باش الصبر علی الفقر خیرٌ
من الشکر علی الغنی نظر در دعاء رسول کن کہ چہ می خواست اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا
وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ عزیز من اگر فرمودی کہ احشر المساکین
فی زمرتی مساکین را چہ شرف بودی وخصوص کہ میگوید واحشرنی فی زمرۃ المساکین سبحان اللہ
این چہ بندگی وحسن ادب است آرے اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ ہمیں اقتضا کند
جوان مردا بر مرارت فقر صبر باید کرد بلکہ بر نعمت فقر شکر بباید گفت تا بر مزید گردد لَئِنْ
شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وشکر بدرجہ اذا تم الفقر فہو اللہ رساند اینجا قلب تو سرہ گردد
واز مرتبۂ تقلب بمنزلۂ تمکین رسد باید کہ ظاہر وباطن تو بدو اصل آراستہ شود تا اصیل
حقیقی شوی عزیز من طوبیٰ فقر بغایت بلند است جز بدستِ نامرادی میوہ او نتوان خورد
ومنزل مسکنت سخت دور است جز بپای شکستگی نتوان رسید تا توانی مال جمع مکن کہ
ترا پریشان کند واسباب دنیاوی را تفرقہ کن تا خاطرِ تو جمع گردد وخدای طلب باش
نہ ہوا خواہ از غیر حق تبرا نمائی خاک طمع در دیدہ حرص انداز سر شہوات زیر پای کن و
بر تخت القناعۃ مملکۃٌ لا تفنیٰ جلوس فرمائی ودستِ در چنگ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
زن وبر ہمہ اہل دنیا بنوبتِ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ سرفرازی کن وفراغ را غنیمت
شمر ودر وجودِ جز حق مدان وہمہ خود را بخدای تسلیم نمائی این نامہ ایست رالبشو تا مومن

بجی باشی آنگاه جمال شاہد لا الہ الا اللہ را مشاہدہ کنی انشاء اللہ تعالیٰ استغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

صحیفہ بست ہفتم - عزیزی - بسم اللہ الرحمن الرحیم - ایدک اللہ یا اخی اعلم بقدر ما تشتغل بالدنیا تغفل عن الآخرۃ و بمقدار نیلک الدنیا ذھاب آخرتک لانہ قال علیہ السلام ما اصاب عبد من الدنیا شیئا الا نقص من درجاتہ عند اللہ وان کریما علی اللہ عز وجل کالسائر الی المغرب بقدر ما یسیر یبعد عن المشرق فلا تحبب الدنیا وان کان یسیرا لان حبھا راس کل خطیئۃ کفر یا اخی مثل الدنیا والآخرۃ کمثل ضرتین یسخط احدیھما برضی الآخرۃ فلا تقرب منھا قلیلا فتبعد عنھا کثیرا یا اخی ان اللہ لا ینظر الیھا منذ خلقھا بغضا لھا ومن احب بغیضۃ فھو مبغوضہ وقال بعض العارفین من اصبح وامسی وفی قلبہ مقدار ذرۃ من حب الدنیا لم یکتب مؤمنا یا اخی اعمل فیھا عملا صالحا واختر علیھا الآخرۃ ولا ترکن الیھا البتۃ وکن فی تحصیل طاعۃ اللہ ومرضاتہ واحسن الی عباد اللہ کما احسن اللہ الیک وعلیک بحسن الاخلاق والانفاق وترک المعاصی بالاتفاق واللہ الموفق والمعین ۵

صحیفہ بست ہشتم بجانب محب دینی محب اللہ سلمہ **شعر** کتبت فی فوادی نار شوقی ÷ لھا لھب وفی دمعی سحاب ÷ فلولا النار بل مع طرسی ÷ ولولا الماء لاحترق الکتاب **بیت** مسلمانان غم دل چون نویسم کہ می جوشد بخون دیدہ مکتوب ÷ ایدک اللہ وایانا بروح منہ بعد تبلیغ سلامی شائستہ وابلاغ دعای بایستہ نمودہ می آید احوال بعد فضل اللہ بمیامن انفاس نفیسہ خدمت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر

بخیر است لله الحمد والثنار مقرر ضمیر آں بی نظیر لیعنے برادر دینی مجیر سلمہ اللہ والبقاء فی رضائ
گردانیدہ می آید مکتوب اخوی بعد مدتی مدید سبب سلامتی برادر سے شکر حق گفتہ آمدہ واز مضمون
آں معلوم شد کہ آں برادر را تعلقی سوی ایں برادر است ہر آئینہ از آں معدن اخلاق ہمیں
متوقع است باید ہم بریں نمط یاد دارد و فراموش نگرداند **بیت** فراموشم مکن مقصود
آنست ؛ فراموشی نہ شرط دوستانست ؛ امابعد فاعلم یا اخی العمر قصیر والامر عسیر
والمقصد بعید والقاصد قعید والمسلک مخوف والسالک عکوف فاین النزول وکیف
الوصول عزیز من ہر کاری را شرطی است کہ بی مراعات آں ہرگز بداں نرسد پس ہر کہ ایں
راہ را بے رفیق مجاہدہ و بی زاد ریاضت رود در چاہ افتد و ہر کہ آں قصد را بی اعراض
عما سوی اللہ چشم دارد نابینا بود **بیت** برآمدہ زخویشتن می باید ؛ برخاستہ از جان
وتن می باید ؛ در ہر قدمی ہزار بند افزونست ؛ زیں گرم روی بند شکن می باید ؛ جوا مرد
زر کم عیار را اول تا نمک نزنند و در بوتہ ننہند و در کورہ نگدازند و چند بار ش نگدازند
و در زیر تیک و سنداں کوفتش ندہند ہرگز قابل انگشترین شاہی نشود چوں بعد فضل اللہ
برکت شیخ آں برادر را سعادت اعتزال و انزوا کہ سالہا باز غایت مطلوب ایں ضعیف
است بی خواست ملیسر شدہ است غنیمت دارد و جہد سے سر چہ تمام تر دنبال کار باشد
اما من چہ کنم نہ پای گریز دارم و نہ دست آویز فکانت بینی بینی ذالک آری تا غایت
روز ہیچ نکردم بضرورت ہیچ شدم والا دریں راہ کہ رفت کہ نرسید و ایں در کہ زد
کہ نکشادند **بیت** تو راہ نرفتۂ از اں ننمودند ؛ ورنہ کہ زد ایں درکہ برونکشودند ؛
قال علیہ السلام من طلب شیئا وجد وجد ومن قرع بابا ولج ولج در قرآن
خبر مے دہد والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا واما نارسیدن ہم از جہت
نااہتمامی و کژ رفتن ماست **مصراع** معکوس مے رویم بمنزل کمی رسیم ؛ عزیز من
ایں مسکین را خدمت شیخ بمرحمت کاری فرمودہ اند و ہم بحق صحبت الشیان اگر چہ اروا

چنانکه شرط است برآں بوده می آید آثار آں هرچه روشن تر می باشد مشاهده می شود اما
چوں مداومت نیست استقامت نمی شود و مداومت دراں جز بلطف شیخ میسر شدنی
نه و لطف خدمت شیخ متعلق الهام است لانّه مَا یَنطِقُ عَنِ الهَوٰی وآں دولت
تاکدام وقت برقع بکشاید واین سعادت کساعت رخ نماید زیراچه بی وجود شرائط مشروط
مفقود بود و نیز بعضے اوقات بر حکم الغریق یتعلق بکل حشیش در بشتهای مردمان نظر
می کنم واز انجا برای دل محزون مفرحی می سازم وآں چوں ترکیب معدل نمی باشد
چنداں نفع نمی کند و بخدمت شیخ نمی توانم کشاده تر عرضه کنم بضرورت ایں بیت
مسگویم **بیت** بکرم تو آفتابی چه کنم اگر نتابی ۞ دل تست ابر رحمت من تشنه در خرابی ۞
وازینجاست که میان خلق بر بخت خفته خود می خندم و در خلوت براد بار بی داد مے
گریم جوانمردا عمر برآمدن گرفت و در اعضا سستی ظاهر شد نمیدانم که کلید آں در کدام
وقت بدست آید و در گنجینه چگونه کشاید **بیت** هیهات ای دریغ هزاراں هزار بار ۞
کاری زمانیامد عمری بباد رفت ۞ برادران ایں ضعیف هر کسے تعلق همت خود در طلب کاری
بودند و جهدے نمودند و بداں رسیدند ایں ضعیف از غایت قصور قدرت نه براندازه
حوصله تنگ خویش تمنائے دارد ولیکن در شرائط آں کار قاصر و قوانین واصول آنرا
تارک چگونه محال طلبی نبود ۞ **بیت** هر کسی در کعبه وصلش رسید ۞ من بماندم در میان
الشیاں رسید ۞ ای برادر بر حکم الضرورات تبیح المحظورات سر در خرابی و خرابه
خواهم نهاد و یکبارگی بیروں خواهم افتاد و هرچه بادا باد **بیت** تا بودمرا طاقت بودم
بشکیبائی ۞ چوں کار بجاں آمد اکنوں من و رسوائی ۞ سر پنجه صبرم را پیچیده بر دل شد
دل ۞ ای صبر همیں بودت بازوی توانائی ۞ زیراچه گر هیچ نبود فقد وقع اجره
علی الله خواهد بود فنسأل الله الوصول الیه و حصول مالدیه بحرمت محمد
صلی الله علیه وسلم از بهر آنکه عزیز من کاری براصل میباید کرد و راه کاری پیش میباید گرفت

ترک ننگ و نامی باید گفت و نظر از رسوم و عادت بر باید گرفت و دست از جان و مال فرزندان و اول عیال
باید شست و پای در بادیه انزوا و مسافه باید نهاد و سر در کوی خرابات درون باید کرد و در بس
گوشه تبتل باید نشست و دو بی سوی انا جلیس من ذکرنی باید کرد و حکم موتوا قبل ان تموتوا
باید گرفت آنگاه بعد فضل الله و عنایته ببرکت خدمت جذبةٌ من جذبات الرحمن چشم باید
داشت عزیز من می فرماید اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَثَلُ الَّذِیْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ جوانمردا این مقدار خود برای دخول
جنت می باید و جنة در نظر اصحاب همت صفر است اما چه کنم **ملبیت** هرچند نه ام لائق درگاه
سلاطین ٭ ناامید نه ام ٭ کاخر بکرم هم بنوازند گدا را ٭ گاه گاهی بنگاهی ٭ هذا باب برحکم
درخواست اخوی چند سخنی در تفسیر دو اسم از اسماء حسنی درین مکتوب تحریر افتاد یعنی هو الظاهر
والباطن عزیز من هو ظاهر فی کل مفهوم و اینجا فرموده وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
شعر و فی کل شیء له آیةٌ ٭ تدل علی انه واحدٌ ٭ جوانمردا اصل جملگی موجودات بار تعالی
است و جملگی موجودات فرع است و قوام فرع جز باصل نباشد تا فرع باصل هم خود قائم
نماند و اینجا اصل خود ماده بود و فرع صورت وی نه آن سخن اسم که فلسفه میگویند مراد
من آنست چنانچه قوام صورت بی ماده نیست قوام عالم نیز بی اثر خاص از آفریدگار محال است
عزیز من قوام نقطه بی مرکز هرگز تصور نتوان کرد و وجود بی صفر دائره محال است فانه
قیام و به قوام کل شیء منه بداء و لعود و الیه یرجع الامر کله و کل شیء یرجع الی اصله
و هذا کلام جامع فهم کس در هرچه هست او ظاهر بود لان للحق فی کل شیء ظهورا و انه تعالی
یسبح نفسه و بحمده فهذا هو یُسَبِّحُ کُلُّ شَیْءٍ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ٭
ای هو الظاهر فی کل مفهوم ولکن لا تفقهون ظهوره وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ
وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ دریغا آن بزرگ مگر از ینجا گفته است که ما رأیت شیئا قط الا و رأیت
الله فیه و الباطن عن کل فهم لان الحق لشدة ظهوره خفی کالنور فی السواد و کالروح فی الاجساد

عزیز من بوجود ظاہر است وبکیفیت باطن وبحقیقت پیدا است وبحقیقت پنہاں ہو الظاہر للادراک والباطن عن درک الادراک وسر این سخن را این حدیث بر صحرا می نہد کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ لان نفسک ظاہر وباطن واول وآخر وازلی وابدی **بیت**

ای آئینہ جمال شاہی کہ توئی ٭ وای نسخہ نامہ الٰہی کہ توئی ٭ بیروں ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست ٭ در خود لطلب ہر انچہ خواہی کہ توئی ٭ قال جل ذکرہ سَنُرِیْہِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وہذا ماہو خارج عنک وَفِیْ اَنْفُسِہِمْ وہو غیبک فی شخصک حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمْ ای للناظرین انہ الحق من حیث انک صورتہ ہو روحک کہ خلق آدم علی صورتہ عبارت از النست وانت لہ کالصورۃ الجسمیۃ الظاہرۃ لک والحمد شیل الظاہر والباطن اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا ای انہ تعالیٰ حاضر مع کل شیٔ والظاہر فی کل شیٔ والشہود ضد الغیبۃ وماہو غائب عن البصیرۃ اَلَآ اِنَّہُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّہِمْ جواں مردا این آیت سر وَفِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ را در صحرا نہادہ است لان ہذا تدل علی رویتہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ واگر نہ چنیں بودے ہیچ عارفی را طرفۃ العین در دنیا قرار نبودے **بیت** گر ہست مرا قرار وآرام ٭ در ہر دو جہاں تمام بے تو ٭ اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ۔ واسمہ محیط وہذہ المبالغۃ فی الاحاطۃ وحقیقت مفہوم ازیں آیۃ آنست کہ لا شیٔ الا ہو۔ عزیز من ہر کرا این رخ نماید این بیت ورد او گردد۔ **بیت** توئی بہر چہ نظر میکنم نہ جز تو ٭ چوں حقیقت ہر چیز وہر چہ ہست توئی ٭ پس ہرگز آب خوش نہ در دنیا خورد ونہ در عقبیٰ زیرا چہ در ہر چہ نگرد اورا ببیند درین مقام معرفت تجلی فرماید عروس محبت نقاب کشاید واینجا خود حرام بود محب در نظر محبوب بغیر او پرواز د ہمہ خود بدود ہد وخودی خود بر باد دہد **بیت** عاشق کسی بود کہ ز خود بیخبر بود ٭ زیرا کہ عشق وبیخبری ہر دو توامند ٭ رزقنا اللہ وایاکم ہذا المقام بحرمت نبینا محمد علیہ السلام وآلہ الکرام واستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین

صحیفہ بیست و نہم افادک اللہ یا اخی و رضی عنک و ارضاک ان اللہ وصیف
لنفسہ تعالی بالرحمۃ والقہر وہما اثران لاثر صفۃ الاحدیۃ الذاتیۃ الخاصۃ ای ہما وصفان
واسمان لہ فاثار من الرحمۃ النور ومن القہر النار یعنی اول ما ظہر فی عالم الجواہر العلویۃ
النور بعد الافلاک وفی العالم الاجسام السفلیۃ النار فخلق من النور محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ومن النار ابلیس لعنۃ اللہ والنور الذکر والنار الانثی فسبحان الذی خلق الازواج کلہا
ولذا قال عز وجل وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ زَوْجَيْنِ جوامرد فرد حقیقی جز ذات پاک
باری نیست و در غیر متصور نہ وچوں نور کہ مذکر است ہر آئینہ عالم ملکوت از وی ہمہ مذکر
آمدہ و نار کہ مؤنث است از وی در عالم جن و شیاطین کہ صفت انوثت دارند ظاہر گشت
آنگاہ اے برادر بعضے از قوت رجولیت در وجود آمدند و بعضے از ضعف انوثیت و بعضے
از ہر دو جہت تا از ازدواج حاصل آید - جوامرد ذات ناقص عقل یعنی ابلیس بر حکم
انہن ناقصات العقل والدین ازینجا گفت کہ انا خیر منہ خود را کہ مؤنث بود برو فضل
نہاد و از خرد للرجال علیہن درجۃ بی خبر بود بضرورت مردود شد بلیت خویشتن را
بجود نہادن جای گفتہ اند آنچہ گفتنی باشد در قرآن مے فرماید يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ
إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ - أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ
يَشَاءُ عَقِيمًا دانی چہ فرمودہ است یعنی یکی را از عالم جن و شیاطین آفریدم کہ نتیجہ
نار ابلیس ہست کافر آمد یکے از عالم ملکوت کہ نتیجہ نور محمد است صلے اللہ علیہ وسلم در
وجود آوردم مومن آمد و یکی ازیں دو عالم پیدا کردم مشرک گشت و ہر چہ عقیم گردانیدم
آں ہمہ معادن و نباتات و باقی حیوانات است یعنے از ینہا ہیچ عملی از کفر و ایمان
نزاید و ہیچ دینے و مذہبے در وجود نیاید پس اول چیزے کہ از آں آثار اثر صفت احدی
در وجود آمد جوہر فرد بود و آں نور محمدی ست صلے اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری
و از وی ہمہ جوہر زاد و اول چیزے کہ از اجسام در عالم سفلی ہم از آثار آں ظاہر گشت

ناری بود و از وی شیطان است لعنۃ اللہ علیہ و از او ہمہ خرمہرہ خبیث پیدا شد پس ہر کہ از محمد است
مومن است و ہر کہ از شیطان است کافر است و ہر کہ از ہر دو جہت است مشرک است و
ہر چہ ازین دو چیز غالب بود حکم مر غالب راست و بالعاقبۃ ہر کہ ہست با اصل خود رجوع کند
کل شئ یرجع الی اصلہ فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر و لذا قال للمومنین سیدخلہم اللہ
فی رحمتہ۔ وللکافرین ثم ان مرجعہم لالی الجحیم و این از تاثیر دو اثر است کہ مخصوص با ثر
خاص صفت ذات احدیت و درین مقام عظیم سری است فہم من فہم امروز اگرچہ یکی بظاہر
مومن است و آن دیگر کافر و آن دیگر مشرک اما اعتبار مر عاقبت راست۔ بلعم سالہا عبادت
کرد آخر کار کافر بود و امیر المومنین ابوبکر سالہا بت را سجدہ کرد و لیعاقبت ایمان او بر ایمان
ثقلین راجح آمد و ہم ازین جہت چشم اہل بصیرت گریان و دل بریان بود بیت ندانم بر چہ
گردد آخرین کار؛ مرا دل و آلہ معشوق و خود کام؛ حق تعالی ما و ترا و جملہ مسلمانان را بکرم
عمیم خویش حسن خاتمت و خیریت عاقبت عطا کند و از زمرہ اہل صلاح گرداند بمنہ و کمال کرمہ۔

صحیفہ سی ام - برادر دینی را سلکہ اللہ سلوک طریقت اہل الحق بخیر عمر دراز باد
مقرر داند ہمانا چنان معلوم شد کہ آن عزیز را در صحف این فقیر مشکلے شدہ است و گمانی
فاسد کہ ان بعض الظن اثم در خاطر گذشت و ظننتم ظن السوء و آن آن است مگر از مکتوبات
این ضعیف بوی حلول و اتحاد می آید عصمنا اللہ عن ذلک و عفا اللہ عنک لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر۔ جوانمردا ترا نظر
قاصر و بصیرتی سہل است سخنانم فہم نتوانی کرد زیرا کہ ترا عالم دگر و مارا عالم دیگر انت فی شان
و انا فی شان مجاہدہ سخت و ریاضتے بکمال میباید تا در ذات صفای پدید آید آنگاہ شاید کہ عروس
الرحمن علم القرآن بکشاید بل ہو آیات بینات فی صدور الذین
اوتوا العلم و تا این معنی بود ہرگز دولت ففہمناہا سلیمان دست ندہد معلوم آن برادر
باد کہ مذہب حلول و اتحاد ہمہ کفر و زندقہ است و من در بطلان آن چندان نبشتہ ام

رساله شود و درین صحیفه برای دفع خلجان باطل تو سخنی چند بتجدید کشاده تر نویسیم لیطمئن
به قلبک و شاید ازین تر او امثال ترا شفاعی بود عزیز من پیش ازین نبشته ام آن الله احدیّة
الذات والصفة وذاته تعالی منزهة عن الکثرة والتعدد واختلاف الاحوال ولکن لصفة الاحدیّة
الذاتیة القائمة الخاصة اثر خاصٌ ولذلک الاثر آثار مختلفة بسبب اختلاف المحال لا من جهة
اختلاف الزمان کما تقول جبار قهار ستار کریم منتقم محیی ممیت معز مذل وکذلک الباقی
فهذه یحملها آثار اثر تلک الصفة المخصوصة الذاتیة وکذلک لا اسم عندنا لوصفه الخاصة
لان الانسان انما یسمی الشئ بعد معرفته ایاه ولا یعرفه سواه جوان مرد اگر نه چنین بود تعدد
در صفت آید و صفت الخاصة تعالت عن التعدد والکثرة واختلاف الاحوال التغائر و نیز
شخصی واحد در زمان واحد هم غضوب و هم حلیم و هم معطی و هم مانع و هم قابض و هم باسط
تصور نتوان کرد چه گوئی در حق کسی که مقهور است یا مغضوب حق تعالی پیش از قهر
کردن وی و غضب فرمودن در باب وی قهار است و جبار است و هر آئینه پیش از وجود
کرم و قهر و منع و عطا بدان نتوانی شناخت و از ینجا فی الاصل اختلاف لازم آید و هذا لا یلیق
بذات وجود و هو تعالی عن ذلک جوانمردا چنانچه قول رایت زیدا راکبا راجلا ضاحکا
باکیا شجیعا کریما معطیا مانعا فی زمان واحد وحالة واحدة محال است این نیز محال بود
و اختلاف آنجا جائز نه پس آنکه تو نود و نه نام و جز آن میدانی و آن را اسامی ذات میخوانی
بر غلطی زیرا که آن اسامی آثار اثر آن صفت است که تحریر افتاد و اگر بنده بر حکم
تخلقوا باخلاق برآن جملگی مخصوص گردد ممکن است و آن همه آثار که نتیجه فاذا سویته
وَنَفَخْتُ فِیهِ مِنْ رُوحِی است اگر از وی ظاهر شود همه حق بود و هیچ محال نباشد
چه او را من حیث المعنی والحقیقة با اصل مناسبتی هست از ینجا بدانی که در خمرت طینة
آدم بیدی اربعین صباحا و در اضافت سویته و نفخت فیه من روحی چه سرها ست
فهم من فهم لعمری این آیت وَسَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیعًا مِنْهُ

إِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ہمیں معنی را کاشف است فسجد الملائکہ
کلہم اجمعون از ینجا بودہ است ولکن اکثر الخلق فی عما ظاہر و اخبر القرآن عنہم بأن
اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ لان لہم قُلُوْبٌ لَّا یفقہون بہا ولہما عین لا یبصرون بہا ولہم اذان
لا یسمعون بہا۔ عزیز من اینجا سریست **بیت** پردہ از روی شاہد ایں راز؛ دور
کردن بما حرام بود؛ اما ای دوست بشناس الحمد اللہ ایں آثار جملگی را بسبب اختلاف تاثیر و
اختلاف تاثیر از جہت اختلاف محل آسامی مختلف شدہ است وایں ہمہ اسامی آثار آں
اثر صفت احدیت است کہ مخصوص بذات احدی است و تعالیٰ عما یقولوا الظالمون۔
مصراع لو در شب تارے ندیدہ مہرے؛ عقول انبیا و اولیا در یں مقام متحیر است
عزیز من بحقیقت نظر در ذات احدی کنیم مِنْ حَیْثُ اِنَّہٗ ہو اختلاف و تغا ئر اینجا کفر
است وچوں اینجا بدانستی محقق گردد کہ اتحاد حقیقی ذاتی باآں ذات احدی وصفہ
مخصوصہ آں ذات با حلول آں بعینہ در ذات دیگری محال بود وَمَنْ اعتقد بہما فہو کافر
باللہ العظیم۔ ولیکن انچہ بنشتہ ام آنست کہ چوں اثرے خاص ازاں صفت مخصوصہ در تو
حاصل گردد ہر آئینہ ترا باآں صفۃ مناسبتی خاص بود وآں صفت بحقیقت مناسب
آں ذات است و ہر اثرے دیگر کہ از آثار آں اثر مخصوص بذات احدی از تو در عالم
ملک وشہادت در ظہور آید آں ہمہ ثمرۂ نسیم ذات احدی بود نہ ازاں تو و تجلی یار خواندن
نہ بتو و اینجا بدانی کہ او را عزوجل اتحاد با خود است نہ باتو زیرا کہ بحقیقت آں غالب بود
وایں مغلوب و من غلب سلب پس فارق بینک و بینہ ہماں وجوب خاص ذاتی و صفۃ
احدی آمد دریغا مگر خواجہ ابوالحسن خرقانی از ینجا گفت کہ انا اقل من ربی۔ بسنتین آں
دو جہت را عبارت بدوسنہ کردہ است تو خود طفلی عبارت مردان خدای نہ اندازۂ فہم
تو بود وہم بخدای اگر عالمی زیر پای کنی یکی دیگر بیابی کہ ترا چنیں بیانی شافی کند و منور
دائم معلوم کنی یا نہ **بیت** زبانی دیگر است مر عاشقاں را؛ نہ ہر عاقل کند ایں حرف معلوم

کلام شاں ہمہ مغلوب باشد که هر کس را نگر دو سر مفهوم آمی طیب الله عیشک بالنسبه آفتاب
را ذاتی وصفتی مخصوصه هست و آں صفت اثری خاصه دارد اگر بی بصیرتی آں را سه انگارد چه
تواں کرد احول اگر یکے را دو و یا سه یا بیشتر بیند زیانی نیست، لَا تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ وحقیقت
ہماں یکی است و اینجا اتحاد است نه افتراق و اگر نه چنیں بودی خود بمعرفة باری عزاسمه چگونه
آدمی مامور گشتی لانه قال علیه السلام لا یعرف الله غیر الله والا تکلیف ما لا یطاق آمدی -
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا دریغا آں بزرگ چگونه شرح ازیں مقام داده است
که عرفت الله بالله ہر آئینه شناخت او جز بدو امکان ندارد می فرماید لا یکلف الله نفسا الا
وسعها دریغا و ہزار دریغ چه فهم خواہی کرد لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبد المومن
یعنی سیرمی فرماید من رانی فقد رای الله و اینجا قلب المومن عرش الله تو اند بود و بدانی که
الرحمن علی العرش استوی - چه باشد ہاں وہاں **مصراع** تا ندانی که با تو میگویم
ایں راز را اشخاصے دیگر اند تو واسطه عزیز من بدانی که حق ہمیں است والا چگونه جائز بود
که او جل و علا آلت ادراک بنده شود کنت له سمعا و بصرا و یدا و لسانا و او خود کنه ذات
وغیب ہویت خود را از مفهوم و ادراک غیر خود مالغ است کما قال وَلَا يُحِيطُونَ بِهٖ
عِلْمًا ایں سخن را آیت اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا
مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ
شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ - وَلَوْ
لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ - يَضْرِبُ اللّٰهُ
الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ بتمام بر صحرا نهاده است و ہمگی مشارکت
و مناسبت و اتحاد اثر را با صفت وصفت را بذات بیانی شافی کرد وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا
الْعٰلِمُوْنَ و ہیچ دانی که عالم کیست ہو الذی یحیط بالاشیاء بلا علم ولا درس ولا اکتساب
احاطة جوهریة باستقصائه کنه الشی - عزیز من خواجه ابو یزید مے گوید العالم الذی

باخذ العلم من الله بلا واسطہ آری الرحمن علم القرآن عالم آں بود کہ از خدائی بیاموزد واتقوا الله
ویعلمکم الله این علم بشرط تقوی مشروط است وتحصیل آں جز در حق لعانہ نتواند بود جوامع
چوں ونفخت فیہ من روحی کہ اثر خاص آں صفت مخصوص است اینجا حاصل بود بضرورت
فلم تقتلوھم ولکن الله قتلھم وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی۔
درست آید سبحانی ما اعظم شانی وانا الحق وجز آں کہ در عالم سکر از مشائخ بیروں افتادہ
است تجلی حق بود واگر کسے ایں را حلول واتحاد گوید کافر است وبدیں ایمان دارم چہ
اعتقاد لغیر ایں نزدیک من باطل است وآں اثر خاص راسر الروح ونفخت الالہیۃ
وامانت القلب خوانند وایں را بلا شک نامخلوق ازلی وابدی است وازوی ظہور جمیع
آثار حق است ونفس کلی وعقل فعال ونور نبوی کہ اول ما خلق الله نوری عبارت از آن است
ظہور ازوی یافتہ وبدو قائم وروح انسانی کہ نفس ناطقہ گویند نتیجہ اوست وہر یک نوع
با انواع دیگر مناسبتے ہست اما نفخہ ونفخت فیہ جز بعد تسویۃ الاخلاق تخلقوا باخلاق الله
حاصل نشود زیرا کہ فاذا سویتہ مقدمہ آنست فاذا سویتہ فی الاخلاق الرضیۃ والاعمال
المرضیۃ ثم فلما بلغ اشدہ واستوی آتیناہ حکما وعلما وازیں واضح تر نیز
از قرآن استماع کن الذی احسن کل شئ خلقہ وبدا خلق الانسان من طین ثم جعل
نسلہ من سلالۃ من ماء مہین ثم سوٰہ ونفخ فیہ من روحہ زیرا کہ آں فیہ نہ در بدن است
چہ اورا با بدن ہیچ نسبتے نیست ولا تعلق لہ مع البدن اصلا اللھم الا بوسائط۔ ونیز
آیت اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ۔ وایں واو تعقیب است نہ تفصیل
ای فایدہم ہمبریں جملہ گواہی میدہد۔ ای دوست جانی ارشدک الله واوصلک منتہی رضاہ
بداں کہ عموم خلق را نہ ازیں نعمت نصیبیست بل ذلک فضل الله یؤتیہ من یشاء
جذبۃ الرحمن دریں مقام است آنی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن اینجا معلوم گردد
دریغ وہزار دریغ بعضے عقول قاصر کہ از نسیم آں صبا محروم اند ایں را ترہات الصوفیہ

نعم از ان ...

ومحالات العارفین خوانند عجب مدار پیغامبر گفت ند ہذا افک ن افتریٰہ واعانہ علیہ قوم آخرون۔ جوانمردا

فقد جاؤا ظلما وزورا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ دریغا اگر کسی را بر سر سلسلۂ موجودات وقوف باشد بداند کہ از واجب الوجود لا یصدر منہ الا شئ واحد بغیر واسطۃ انما یصدر اشیا کثیرۃ علی ترتیب وبوسائط لانہ تعالی احدیۃ الذات والصفۃ والواحد لا یصدر منہ الا واحد وانما یختلف آثارہ باختلاف المحل آری دوست ہمیں آفتاب کہ ذاتی وصفتی مخصوص دارد از اثر خاص او بعضی ارضیات نرم وبعضی خشن وبعضی سیاہ وبعضی سرخ وبعضی تلخ میشود پس چگویم اورا صفات متعدد است اگرچہ آفتاب نزدیک بعضی جسم است وعند البعض جوہر است ونزد عما ظاہر وجہل محض وقد تخیل لبعض اہل الظواہر کثرۃ من طریق تعدد الصفات وکذلک من قال صفاتہ تعالی لا ہو ولا غیرہ وہذا التخیل باطل من وجوہ وبالحقیقۃ لہ صفۃ احدیۃ غیر مسماۃ ولتلک الصفۃ اثر خاص ولہذا الاثر آثار کما قلنا فقد تحقق عند اہل التحقیق المخصوصین بعلم اللدنی ان ذاتہ وصفتہ لا یتغائران ولا ہما کالصورۃ والمادۃ ولکن ذاتہ کلہ علم قدرۃ فعرفنا من ذلک ما عرفنا ولا تقدر کشفہ وقد تزلزلت العقول والافہام من قولی ھذا الا من عصمہ اللہ واطلعہ علی غیبہ۔ جوانمردا این ہمہ کہ نبشتم ازان عالم کہ منہم زحرمی ومثالی است ومقصود من درین مراسلات تعریف وتفہیم تست وترا امثال تراجز بمثالی تفہیم نتوان کرد لانک تحتاج الی الاستعانۃ بالمثال لقصور عقلک ولفتور فہمک ومن خود اگرچہ نزدیک خود سخت کشادہ قریب الفہم مینویسم یا اخی ہرچہ فہم کنی بمقابلہ آن دوگانہ شکر بگزار وہرچہ معلومت نشود بدگمان مباش وہمین بنویس تا شبہہ را از تو دفع کنم ونیز در تصفیہ باطن جد وجہد نمائی تا لوح دلت از کدورات منقی گردد ومجاری لوح محفوظ شود تا ہرچہ بر تو مشتبہ شود ہم از انجا باز خوانی کہ ادنی مرتبہ سالک اینست وہمت بلند کن ان اللہ یحب معالی الہمم ودرین راہ مردانہ شو تا مکررہ کار بتو پدید آید **بیت** تا کدامین سر رسد بر کنگر ایوان عشق ؛ این ہوس دارند در سرہا کہ جانبازی

کنند و الله یرزقکم الفهم و الهدایة و لیعصمک من الضلال و الجهول و صلی الله علی محمد و آله اجمعین

صحیفهٔ سی و یکم — (**شعر**) کتبت الیک من قلب قریح ÷ حزین مستکن مستهام ÷

بیت بخدائی که روز حشر دهد ÷ هر کسی را جزا باستحقاق ÷ کین دل مستمند هست عظیم ÷ بجمال مبارکت مشتاق ÷ محب وافر اخلاص احمد فقیر که اکثر اوقات بدعاء سلامتی ذات ملک صفات اخوی مد الله عمره مشغول است سلام و دعا رسانیده و نموده **شعر** کفی حزنا بانی مقیم ببلدة ÷ و انت باخری ما الیک وصول ÷ احوال بعد کرم الله ذی الجلال برکت شیخ ذکرهم الله بالخیر بخیر و صلاح مقرون است لله الحمد و المنة مقصود صحیفه آنکه **بیت** هر شب بدعا می طلبم وصل تو ای دوست ÷ جهد من بیچاره ازین بیش چه باشد ÷ مدتی مدید است تا هیچ مراسله گرامی اخوی متضمن خبر سلامتی که موجب تسلی باشد نرسید ما لغ بخیر باد **بیت** از جور یار پیرهن کاغذی کنم ÷ کو کاغذ و سر قلم از من دریغ داشت ÷ و ازین جهت التفاتی و نگرانی بی نهایت روی نموده و این معنی بر قصور محبت و فتور مودت محتمل است باید بعد ازین بدین شاید از محبان دینی فراموش نکنند و هر چند آن عزیز را در امور انتظامی در مراتب ازدیادی است از دوستان یاد کردن بیشتر متوقع بود **مصراع** ع ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا ÷ و از آن برادر نه چنین متصور است مفضی ما مضی ازین جانب محبت را مستقیم تصور کنند و متواتر بمراسلات شریفه و مفاوضات لطیفه طریقهٔ اتحاد مسلوک دارند اشتیاق اینجانب بملاقات عزیز خویش فوق الحد و الوصف داند همه از دل تفحص کنند که القلوب مع القلوب تشاهد دامن آن را هر چند بیان کنم هر آئینه ذو الطول و العرض خواهد بود **بیت** قصه عشق چون سر زلفت ÷ هر چه گویم از آن دراز تر است ÷ شرح شوقت کجا تواند داد ÷ قلم کز دلم شکسته تر است ÷ **بیت** غنیمت دار عمر و وقت خود را ÷ که ضائع میرود یارا روا نیست ÷ و بجد هر چه تمام تر در تحصیل کمالات دینی مشغول گردد آن را از مهمات هم تصور کنند و در حصول اغراض مسلمانان بوسع طاقت

تقصیر نکنند و بجاہ و مال ارباب حاجت را مدد و معونت نماید و دنیا طفیل آخرت داند و دوستانی
کہ بداں جا اند سلام و دعا رسانند فرزند ابو محمد طال عمرہ بدعا مخصوص است والسلام۔

صحیفۂ سی دوم بحمدہ بجانب تاج الحق خواجہ محمد سعادت دارین اخوی قرین حال
برادر دینی و محب یقینی تاج الحق والدین خواجہ محمد ادام اللہ تقواہ و سلک بہ سبیل
رضاہ و منّاہ باد مکتوب مرغوب برادری رسید مضمون بوقوف پیوست بر سلامتی برادری
شکر حق گفتہ آمد ازاں سطور مغلوم گشت کہ پیش ازیں بجانب برادر اعز خواجہ سعید الدین
اسعدہ اللہ فی الدارین نبشتہ شدہ است مگر بعضی الفاظ بر وی مشتبہ شدہ است اگرچہ
تقریر بغایت کشادگی است اما اشتباہ او جز سبب استغراق قلب او بشواغل دنیاوی
علتیست کہ الاشتغال بامور الدنیا یورث قساوۃ القلب و فہم معانی بر قاسی قلب
مستحیل است عزیز من اترک الدنیا قلیلہا وکثیرہا ولا ترکن الیہا البتۃ واجتنب
عن شواغلہا تستفید العلم والفہم من اللہ یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل
لکم فرقانا ففہمناہا سلیمان وکلا اتیناہ حکما وعلما چوں مراد ہر چہ علماء
طریقت نویسند جز بمثلے و تمثیلے نباشد آمرت ان اکلم الناس علی قدر عقولہم وانزلہم
علی قدر منازلہم پیغامبر فرمودہ است صلی اللہ علیہ وسلم مرگ را روز حشر بصورت گوسپند
آرند و در صحرائے حشر بسمل کنند دریغا بعضے عقول ازیں عبارت جز ایں فہم نکنند کہ چنانچہ در
دنیا گوسپند را ذبح می کنند خواہند کرد ما لہم بذلک من علم ان ہم الا
یظنون وکما قال علیہ السلام المومن فی قبرہ فی روضۃ خضراء ویرحب لہ قبرہ سبعون
ذراعا و بعضی حتی یکون کالقمر لیلۃ البدر وقال القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ
من حفر النیران و دانند مگر ازیں ہمیں قبر ظاہر کہ آں را گور خوانند مراد است ذلک مبلغہم
من العلم چوں مراد المیت بعد الموت لا یحس جسدہ بحر ولا برد ولا بنور ولا بظلمۃ
ولا برحمۃ ولا بعذاب و ہو یصیر ترابا کما کان فما یکون کما زعمت و نیز ایں طائفہ را

چہ معلوم عذاب قبر چہ باشد و سوال گور چگونہ بود و منکر و نکیر و مبشر و بشیر کیانند و کجا آشند و مرا از فضل حق ایں ہمہ معلوم است و اسرار اگر رمزے بیروں دہم عقول اہل ظواہر زیر و زبر شود و افہام قاصرۂ ایشاں منتشر گردد و از نادانی و قصور علم در تکفیر شروع کنند و خود کافر شوند و ہر چہ گفتہ ام جز مذہب اہل سنت و جماعت نیست ولیکن پوشیدہ **شعر**

انی لاکتم من علمی جواہرہ ؂ کیلا یری الحق ذو جہل فیفتنا ؂ ورب جوہر علم لو الوح بہ ؂ لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا ؂ جواں مردا آں شنیدہ کہ فرمودہ است اصحاب الجنۃ جرد مرد دانی کہ حکمت چیست یعنی اکثر اہل الجنۃ البلہ آری بیشتر نارسیدگان کودک صفت باشند ایشانرا اطفال رضیعہ تصور باید کرد و اطفال جز بشیر و خرما خوش نشوند وَاَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى آرے بزر و نقرہ و حریر و حور و قصور و میوہ و شراب جز ایں طائفہ قناعت نکنند اصحاب النفوس فی الدنیا اصحاب النفوس فی الآخرۃ الی ان یکون لصاحب النفس الیہ سبیلاً۔ اما بالغان ایں راہ دیگراند از پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم بشنو ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ۔ عزیز من آں قوم ببلاغت رسیدہ بہشتی دیگر است لا فیہا حور ولا لبن ولا عسل یتجلی لہم ربہم ضاحکاً **بیت** ۔ گرچہ کہ فردوس مقامی خوش است ؂ ہیچ بہ از نعمت دیدار نیست ؂ لعمری ایں مقام کہلان بود اما مقر مستقر پیران دیگر است قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وآں کمال محمدی است کہ پیر خانقاہ احدی است چنانکہ خود از کمال خود خبر میدہد من رانی فقد رای الحق قران بران مثال طغرای کشد کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ در لعا کلمۂ الما چہ پردہ دری میکند و يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ چنداں اسرار بر صحرا نہادہ است و تو در حق خود ظنی داری کہ مگر قران میدانی ہیہات ہیہات میاں تو و قرآں فرق چوں زمین و آسمان است وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ وشاہد قرآن نازنینی است در غایت استتار کہ ہیچ نامحرمی را بدو راہ نبود

وجز جمال اللہ برقع از رخسارہ او بر نتواں گرفت کھیعص واللہ در مقطعات تا چہ عشق بازیہا است کہ جز عاشقان صادق کہ یحبہم ویحبونہ صفت آں طائفہ است دراں محرم نباشد

بیت نہ ہر کس داند ایں اسرار عشاق ٭ بر نپرد بال مرغ عقل فعال ٭ عزیز من بیشتر آنچہ در قرآن است و یا در حدیث آمدہ جز بمثال نیست یضرب اللہ الامثال للناس زیرا کہ ادراک معنی بر عموم خلق صعب است و انہ لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ و اہل فہم بغایت عزیز اند و قلیل ما ہم میخواستیم تا رمزے از احوال قیامت و گور و سوال وحساب و میزان و شفاعت و صراط و ما نہا و جز آں بر تو بیان کنیم ولیکن کودکے بل طفل رضیعی طاقت نداری و از علم معلوم ترا خبر نیست و فہم تو بداں نرسد و برای درک آں معنی کوششے و دلی جز آں میباید کہ تو داری از قرآن لشنوئی فرماید لہم قلوب لا یفقہون بہا و لہم اعین لا یبصرون بہا و لہم اذان لا یسمعون بہا نہ ہر عربی دانی قرآن داند و نہ ہر لغت شناسے حدیث معلوم کند چہ بعضے فصحاء عرب از اہل ہیچ معلوم نکردند فاذا قرات القرآن جعلنا بینک و بین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا ہ بارہا ترا گفتہ ام و باز میگویم کہ ظاہر و باطن از مشغولی ما سوی اللہ پاک دار کہ طہارت شرط راہ است فانہ لا یمسہ الا المطہرون آنگاہ مشاہدہ جمال معانی را چشم دار و ہر چہ فرمودہ است گوش کن و در مجاہدہ و ریاضت جہد نما و نقد ترک المال والآمال و فقد العیال والاطفال را سرمایہ تصور کن و مراقب احوال و مراعی اوقات می باش کہ ایں دولت جز بدیں طریق دست ندہد والسلام۔

صحیفہ سی و سیوم بحمدہ عن اللہ عنکما ای دوست چند بار ترا منع کردم از کار ہا کہ البتہ بے مشورت دراں اقدام ننمودی و از آں امروز پشیمانی حاصل آمد و کرات گفتیم با طائفہ کہ ایشاں را در امور شرعی چندانی نبود بل کسانیکہ اکثر احوال در ما لا یعنی مشغول اند و اوقات ایشاں فیما بینہم اللہ مصروف است میامیزد در کارہا

ایشان دخیل مشو اگرچہ مادر و پدر است فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ
و بر مصاحبت ایشان پرحذر میباش و باتفاق ایشان کار مکن زیراکہ ہوا و شیطان
و نفوس امارۂ ایشان غالب است و طلب دنیا و جمع اموال و حرص و کثرت اسباب و
شہوات و حبِ جاہ بر دل آن فرقۂ بطلان کہ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مستولی است و ہر آئینہ ہرچہ کنند و گویند جز از جہت شیطان و نفس نبود
و از ایشان ہیچ خیر از اندک و بسیار نباشد بل فتنہ و وبال آن در دین و دنیا مؤثر است
اعوذ باللہ منہا از صحبت ایشان احتراز واجب است و اجتناب از موافقت جبلی ایشان
لازم زیراکہ اَلصُّحْبَةُ تُؤَثِّرُ شعر لا تصحب الکسلان فی حالاتہ ؛ کم صالح لفساد آخر
یفسد ؛ عدوی البلید الی الجلید سریعۃ ؛ کالجمر یوضع فی الرماد فیخمد بیت با بدان کم
نشیں کہ صحبتِ بد ؛ گرچہ پاکی ترا پلید کند ؛ آفتابی بدیں بزرگی بیں ؛ اندکے ابر
ناپدید کند ؛ و نیز تذکرات وصیت کردہ ام و مکیّم کہ ہیچ کاری از جزوی کلی بی رخصت
خدمت شیخ نباید کرد و بی علم ایشان در ہیچ مصلحتے شروع کردن روا نیست و ہرچہ
نہ بفرمان شیخ کنی باطل بود مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ فرمان بر فرمان
خدا ایست لانہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ولہ قلب موحی عز من یضل من یشاء و یہدی
من یشاء ۔ صفت خدا ایست ۔ اما صفت شیخ جز ہدی نباشد از اینجا است کہ مرید انرا
پیر پرستی آسانست چہ فضای عالم الوہیت شاہباز ان ولایت نبوت بر کمند جوان مردان
بفرمان خود بودن محض خطاست و عین بلاء مرید را کار با ارادت و اختیار کردن حرام است
طریقہ آنست در فرمان پیر باشند و ترک اختیار خود کنند مثل المرید بین یدی الشیخ
کمثل المیت بین یدی الغاسل یقلب کیف یشاء زیراکہ بیت با دو قبلہ در رہ توحید
نتوان رفت راست ؛ یا رضا دوست باید یا ہوای خویشتن ؛ و نیز در کارہائے
مشورت با دوستان دینی و یاران طریقت عین فرض است نہ مبنی قرآن یا پیغامبر

میگوید وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ اگر علم و عقل نبوی بنسبت جمله اہل علم و عقل چون آفتاب و دراری است مع ہذا بمشورت مامور بود و ہنوز آن دوست برسر حروف خود است این را چه تدبیر
بیت نیک خواہان دہند پند ولیک ٭ نیکبختان بوند پند پذیر ٭ وفقک اللہ بالخیر والعمل الصالح عزیز من سخن در روزه و در نماز و عبادت دیگر است که مریدان بے اشارت پیر بدان ره نبرند و ہرچه که نه بحکم و اشارت شیخ باشد دران نفس و شیطان را مدخل است و شرکت و مداخل آن را ندانی و مشارکت ایشان را نشناسی و از خطره شیطانی و رحمانی فرق کردن نتوانی **بیت** روشن ترا ز آفتاب باید رائی ٭ تا بشناسد فراج ہر سودائی ٭ مضی مامضی - اگر شیخ ترا برائی ہر چه ہست بگیرد و با دوستان ماجرا کند لیکن کار بس دشوار بود وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ عزیز من وَلٰكِنْ يَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ بعد ازین غفلت را بخود راه ندہی و کارہار خود دینی و دنیاوی شیخ باز گذاری زمام مصالح بدلشان سپاری و با اصحاب طریقه مشورت مسلوک داری و عقل و کفایت و اختیار و ارادت خود در باقی کنی و از احوال خود در جمیع اوقات این فقیر را اعلام دہی امید بود این معنی سبب انتظام امور دینی و دنیاوی او بود و او را ظاہر و باطن بر مزید می بود بخیر اما از جہت قرابت که بشته بود خاطر جمع دارد برکت شیخ التفاتی نخواہد بود و در دعوی سید قاسم نیز بخوبی دفع خواہد شد فرزندان خود را اطال عمرہم سلام خواند والسلام -

صحیفه سی چہارم بحمده سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین - احمد فقیر سلام آرزو با وفور اشتیاق رسانید و نمود **بیت** ز حق می خواہد این درویش ہردم ٭ که باد از دین و دنیا بر مزیدت ٭ احوال برکت خاص آستانه خدمت شیخ بخیر است مکتوب اخوی رسید بر سلامتی ذات ملک صفات شکر حق گفته آمد آرے از آن برادر تعجب متوقع است که مدد و معین در کار دین باشند زیرا که دنیا نزدیک اصحاب طریقه بر پشه اعتبار ندارد

از رفتن و آمدن او غم و شادی نباشد بل از رفتن او شاد شوند و از آمدن او اندیشمند شوند و اوحی اللہ الی عیسی فقال یا عیسی اذا رایت الفقر مقبلا فقل مرحبا بشعار الصالحین و اذا رایت الغنی مقبلا ذنب عجلت عقوبتہ۔ دوست آں بود کہ ترا از معاصی باز دارد و برادر آں باشد کہ ترا بخیرات ہدایت کند اَخُوکَ مَنْ حَذَّرَکَ مِنَ الذُّنُوبِ آں برادر از جملۂ معتقدان خدمت شیخ است باید در متابعت ایشاں جہد نماید و آں بر سہ وجہ است متابعت اقوال و افعال و احوال متابعت احوال صعوبتے دارد امادر متابعت اقوال و افعال جہد نمائی تا ارادت درست بود و چنیں کس را مرید گویند و عمر و فراغت را ثمرہ اغتنم فراغک فربما تمنہ۔ فلا تنالہ بیت نصیحت ہمیں است بر جان برادر کہ اوقات ضائع مکن تا توانی؛ عزیز من ایجاد جن و انس جز برائی عبادت نیست وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ و آں عبادت باید از سر اخلاص باشد اخلاص آنست کہ از شوائب و اشراک عاری بود وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ امروز از ما ہر عملی کہ در وجود می آید ما آں را کار می دانیم اما فردا کہ ندا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ در دہند و یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ معاینہ شود۔ جز یَا حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ نباشد دراں زماں فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا ہیچ سود ندارد الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ تا میتوانی پیش از اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ۔ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ کارے بکن و استعداد سفر اصلے را ساختہ باش فَاِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ و توشہ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ہم ازیں مقام مرتب کن تا مگر بوقت رحیل بشارت اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً بگوش جانت رسانند و ہمیشہ خدمت شیخ را حاضر و ناظر دانند ایں فقیر و یاران دیگر بر حکم دعاء الغائب للغائب اسرع اجابۃً بدعاء بہادری مشغول اند و ملتمس ازاں دوست و یار اینکہ

آنجا اند آنست کہ بدعا ریاد آرند و مدام ہمہ بقا و صحت شریفہ مراسلات لطیفہ طریقہ محبت مسلوک دارند
ہر کہ از یاران آنجا ہست است سلام رسانند

صحیفہ سی و پنجم نحمدہ تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ بعد مطالع سلام و دعا مقرر خدمت اخوی باد انفاس باقی عمر عزیز خود را مغتنم باشند و انس از غیر حق کہ رقم فنا بر ناصیہ آنست قطع گرداند
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ رو دل بکسی دہ کہ نمیرد ہرگز ؛ تخلیۃ القلب عما سوی اللہ
واجب است قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ و روی فی الجملۃ بحق آوردن فرض عین را اِنِّیْ
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بیچارہ مردم اگر در خواب غفلت
و غرور نباشد او را بہ تنبیہ احتیاج نبود۔ النَّاسُ نِيَامٌ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا و انتباہ
بعد مرگ مفید نبود و بالیست کہ پیش از مردن انتباہ بود زیرا کہ چون منادی اِقْرَأْ كِتَابَكَ
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا برآید حسرت و ندامت ہیچ سود نبود۔ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ
اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا و ہر آئینہ چون اینجا ہمہ کار کرد خودی دور نگر دید اند کہ خود کاری
نکردہ است اُولٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ہر عملے کہ نہ خالص برای حق است چنین

شعر سوف تری اذا انجلی الغبار ؛ افتحک فرس امام حمار ؛ عزیز من دولت دنیا با سعادت
عقبی جمع نشود **بیت** کاری بمراد خواہی و دین درست ؛ این ہر دو نباشد نہ فلک بندہ تست
جوانمردا اگر میتوانی تجارتی با خدای کن تا سرمایہ زبان نکنی الحجر و امع اللہ تربحوا۔ و آن
تجارت دانی کدام است آنکہ از دوزخ فراق برکاند چہ آن دوزخ بجنب این دوزخ فردوس
بود هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ۔ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ جوانمردا درین راہ سود
جز انقطاع از خلق نیست و از دنیا جز در نقصان جاہ و مال و فرزند و عیال نبود ملتمس از آن
عزیز آنست کہ عزلت و انزوا را لازم گیرد و گوشہ صبر و قناعت اختیار کند و زبان از گفت و گو
بر بندد و ظاہر و باطن بحق مشغول دارد **بیت** قلم بشکن ورق سوز و سیاہی در کش ای درویش

حمید این قصه عشق است در دفتر نمی‌گنجد ؛ **بیت** تا تو خنجر می‌کشی بر خنجرت خود زد حمید ؛ من نمی‌گفتم که عاشق را نباید آزمود ؛ حق تعالی توفیق عمل خیر رفیق گرداند۔

صحیفه سی و ششم خواجه خیر الدوله والدین۔

بیت۔ پیام این دل مسکین کرار رسان ؛ برادر عزیز محرم دینی و دوست مکرم یقینی خیر الدولة والدین ادام الله تقواه والبقاه فی رضاه سلام و دعا صد رفقیر با فراوان اشتیاق مطالع نماید و بداند **بیت**۔ حدیث عشق با خبار در نمی‌گنجد ؛ بیان شوق بگفتار در نمی‌گنجد ؛ حالے احوال بعد کرم الله برکت خدمت شیخ ذکره بالخیر بخیر است و امور مشکور لله الحمد والمنة مکتوب اخوی متضمن اخبار سلامتی که مطلوب است رسید فرحتی تمام حاصل شد و عرضه داشت بخدمت شیخ با فرزند نظام الدین و قدرے شیرینی مجمل صالح گذرانیده شد و مکتوبے که بجانب کاتب بود کیف عرض افتاد در باب برادرے مرحمت و شفقت فراوان می‌شد و بانواع کرم فرمودند آثار آں هر چه تمام تر مشاهده خواهد شد عرض افتاده بود و جواب نبشته شده بتجدید عرض افتاد فرمان شد که من به ترتیب ذکر و اورا د فرموده ام هم براں مواظبت نماید ان شاء الله وقت رسد دیگر هم خواهم فرمود بخاطر جمع در کار حق مشغول باشد دیگر از حال دشواری سفر و راه در قلم آورده بداند که در راه مردان خدای رفتن نه اندازه هر کسی است محبت آں طائفه ورزیدن نه کار هر خسی راهے پر خار و کارے دشوار هر دمے خون خوردن است و هر قدمے جان سپردن **بیت** جان عود بود همیشه در مجمر ما ؛ خوں ریز بود همیشه در کشور ما ؛ داری سر ما گرنه دور از بر ما ؛ ما دوست کشیم و تو نداری سر ما ؛ آں برادر را چوں هوسے در سر است بضرورت چنیں و بیش ازیں چشم باید داشت اَلٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ - ای دوست ترا هنوز خاری بپا نخلیده است و قطره از سحاب عشق بر تو نچکیده است ایں چه فریاد است و چه شور۔

بیت اے ترا خارے بپا نخلیده کی دانی که چیست ؛ حال شیرانی که شمشیر بلا بر سر خورند

اذا احب الله عبداً ابتلاه و اذ ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن لان البلاء یحقق الولاء فا صدقهم
ولاء اشدهم بلاء ـ عزیز من اینجا همه نامراد مراد بود و دل در غمها شاد و دل از جان بر داشته و از
خانمان پرداخته **بیت** آنکو طلب دوست بسر در گیرد ؛ اول قدم از جان و جهان بر گیرد و بعاشق
هر چند مغموم است شاد است و هر چند محروم است با بنیاد محروم ماندن از مراد رب ارنی انظر
الیک فقال لن ترانی ای دوست جان را درین راه وقعی نبود عاشقان را اگر مثل هزار
جان استی و هر جانے را هزار بار بازند سے خطرے ندارد **شعر** اذا العلی ما توعلی دین الهوی
وجدوا البتة منهلا معلولا ؛ آرے اینجا دل را چه خطر باشد و جان را چه محل اگر مردے
همیشه مشتاق بلاء دوست می باش و منتظر قضاء دوست می باش و بزبان تضرع عرضه داد
شعر ان فواد دعته لک حامد ؛ وان دما اجریته لک فلصر **بیت** هزار شربت زهر
ار دهی بمن بمثل ز عشق لعل لب نه من مزید بر خیزد ؛ و هر آئینه ترک ارادت و مراد او باید گشت
زیرا که **بیت** با دو قبله در ره توحید نتوان رفت راست ؛ یا رضاء دوست باید یا هوای
خویشتن ؛ هاں دهاں مگر ایں بشارت بگوش جانت نرسیده است که انا عند المنکسرة القلوب
لاجلی ازینجا گفت ـ اللهم احینی مسکینا و احشرنی فی زمرة المساکین لان فی
المسکنة انکسارا و للانکسار اعتبارا چه درجه انکسار بغایت بلند است مقام عبدیت
دارد و لیکن ترا آں قوت کجا آری لکل عمل رجالا میسر لما خلق له **شعر**
خلق الله للحرب رجالا ؛ و رجالا للقصعة و ثرید با ضعیفاں می گویند **شعر** دع المکارم
لا تنهض لبغیتها ؛ و اقعد فانک الطاعم الکاسی **مصراع** رو بازی کن عاشقی کار تو
نیست **بیت** گر تیغ زنی جان خود پیشت کشم ؛ هر چند جفا بیش کنی بیش کشم ؛ جوانمردا
کار مرداں دیگر است و کار مخنثان دیگر حالی اگر طلبی صادق داری دعای مسکین و درد اوقات
مرجوه از خدای بخواه تا مگر ترا معرفة عارفی بخشد که از برکت وی شاید بوی از گلبن مقصود بمشام
تو رسد بوقت کتابت معنی یک آیت قرآن در خاطر گذشت نخواهم که از تو دریغ دارم شرا انا

من اکل، وحده در قرآن است وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اعلم یا اخی ان المومن
الحقیقی ہو القلب المعنوی لانہ من عالم الرب انی واخبر عنہ بقولہ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي فاہلاکہ
بما لا یعنیہ وہو الاشتغال بما سوی اللہ فمن سعی فی قتلہ وہلاکہ جزآؤہ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا
واحیاؤہ فی معرفتہ سبحانہ وتعالی کما قال جل ذکرہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ ولا تظن ان تقدر
علی ذلک قبل ان تقاتل نفسک المیشومۃ المشرکۃ باللہ لانک اُمِرت بقتلہا بقولہ عز من قائل
وقاتلوا المشرکین باللہ لانک کافۃ وقال فَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلَّهِ وقال علیہ السلام اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جنبیک والامر
یقتضی الوجوب فالواجب احیاءُ قلبک الربانی وقتلُ نفسک الشیطانی
وقتل النفس بالحقیقۃ بالتخلق باخلاق اللہ تعالی والتنزہ عن اوصافہا
ورد دعاویہا الیہا والسلاخہا من اختیاراتہا ومراداتہا کلہا
وانمحاء آثار البشریۃ عنہا فبذلک یتم الایمان والاسلام والاحسان
واللہ الموفق ٭ جوانمردا ہوسی لغایت ضعیف وسست داری زیرا کہ طفل راہی و
ببلاغت مردان طریقت نرسیدہ تا کار بحقیقت رسد می فرماید رباعی مارا خواہی تن
بغمان اندر دہ ٭ چون شیفتگان سر بجہان اندر دہ ٭ دل بر خون گزیدگان اندر دہ ٭ وانگہ
رزہ دود بد جان اندر دہ ٭ عزیز من چہ دانی تا بشتہ ام ہزار ہزار منزل ازین عالم منقطع باید
گشت تا شاید بکرم اللہ وفضلہ چشم دولت کشادہ گردد وعروس معانی جلوہ کند نومید مباش
وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا - وَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ کارے کہ فرو بندد دوزخ
نماید ٭ نومید مباش کہ عاقبت بکشاید ٭ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَدَّ وَجَدَ جہدی میکن وکوشش
می نمای فَإِنْ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۵

صحیفہ سی وہفتم بجانب خواجہ خلیر الدین - نحمدہ نحمدہ - برادر عزیز جانی ومحب

دو جہانی خیر الدین اسلکہ اللہ سلوک طریقی الحق سلام خواند و بداند مبتدی را در وقت سلوک خلوت و عزلت و قطع علائق و منع عوائق شرط است تا قصر دل از خس و خاشاک و ہواجس و وساوس پاک گردد ولیکن شرطے کہ برآں ماند زیرا چہ از انتفاء آں شرط بالقطع انتفاء مشروط لازم است - جوالمرد الطہور شطر الایمان وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ وچوں بتوفیق اللہ آں دولت روی نماید و قصر دل پاک گردد باید آں را باخلاق حمیدہ عمارت کند و خلعہا را و را بدیں خصائل محمود مرمت نماید انگاہ شاید لائق تختگاہ بادشاہ گردد پس آں را بذکر اللہ بیارا یدعزیز من تا در غلط نیفتی اینجا ذکر اللہ دگر است - واللہ دگر و چوں در ذکر استقامت شود ذاکر در مذکور محو گردد چنانکہ نہ ذکر ماند و نہ ذاکر اینجا حقیقت جلوس بادشاہ حاصل آید جلوس ذاتی کہ تو آں را جہتے و مکانے تصور می کنی و تو آں را ندانی واگر من بگویم جہانے در شور انداختہ باشم و تو جہدے کن تا دراں مقام رسی کہ از شجرۂ دل تو ندا انہ انا اللہ برآید پس بدانی کہ چہ گفتہ ام اما بدیں طریق کہ تو میباشی نہ ہمانا کہ مسلمانی حقیقی باشی حکم عوام ہم نداری تا کار بخواص رسد و خواص الخواص خود دگر اند اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ جوانمردا من ظن انہ یصل الی محل عظیم بغیر مقاساۃ الشد ائد القتہ امانیتہ فی لوادی الہلاک آندریں راہ تا از خود و غیر خود نباشی بوئی از بوستان اوئی بتو نرسد **بیت** تا تو سر خود خاک دریں رہ نکنی ؛ ہرگز سر تو باد براں در نبرد ؛ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ **رباعی** با دل گفتم مرا میسر دادی کو بادشہ است من ندارم سر او ؛ دل گفت برو حدیث بیہودہ مگو ؛ یا سر در راہ او کن یا در سر او ؛ اما ہمہ وقت مددے میخواہی ولیکن ترا در کار خود مددی نیست مدد دوستاں محمد و مدد او میش نتواند بود و ہیچ وجہ در کار نہ بل در کارہا رلا یعنی مستغرق است ما چہ کنیم **مصراع** گفتیم شنیدیم ترا سود نداشت ؛ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

مہدی من لیشاء۔ مسول ومامول از حق آنکہ آں برادر را بخود ہدایتہ دہد۔

صحیفۂ سی وہشتم بجانب فخر الائمہ برہان الملۃ والدین

جعلنا اللہ وایانا من الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون شعر ایا ریح الصبا بلغ سلامی ؛ الی من نسینی طول الزمان ؛ برادر دینی ومحب یقینی افتخار الائمۃ والعلماء مفخر الاجلۃ والفضلاء برہان الملۃ والدین نور اللہ قلبہ بنور الہدایۃ ووفقہ اللہ للاعمال الصالحۃ من البدایۃ الی النہایۃ سلام ودعا داعی حقیر صدر فقیر با وفور اشتیاق مطالع کند ومقرر دانند الدنیا مع فیہا لا تستوی عند اللہ بعوضۃ وماہی عندہ الا مبغوضۃ ولو آں را چیزے میدانی وحاصل آں را غنیمت می شماری وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور رباعی حال دنیا سر بسر پرسیدم از فرزانہ ؛ گفت یا بادیست یا خاکیست یا افسانہ ؛ باز گفتم حال آنکس گو کہ دل دروی ببست ؛ گفت یا غولیست یا دیولیست یا دیوانہ ؛ دریغا آں غنیمت است کہ عزیمت آں فرد اجان درمانی ودر مانی ندانی۔ عزیز من ففروا الی اللہ قبل ان یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ۔ تصور می کنی کہ در عیشی واللہ در طیشے زیرا کہ لا عیش الا عیش الآخرۃ از خواب غفلت درآی بیش ازانکہ گویند الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا وچشم بصیرت بکشای بیش ازانکہ ندای فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید بگوش ہوشت رسد دراں حال ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا ہیچ سود ندارد العاقل من ورع نفسہ وعمل لما بعد الموت دریغا جہلی مرکب بود کہ بسبب حظوظ دنیاوی کہ باب رواں وسایہ گرداں ماند از حظوظ عقباوی کہ ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محروم کرد ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب وآرے دنیا را نقدے انگارد یا معاذ اللہ عقبی را نسیہ پندارد ذلک ہو الخسران المبین والا این نہ عقل است وہیچ علقلے نہ این معنی مستحسن

هر چند از مزورات دنیاوی ممتع از ملذات اخروی ممتنع الویل الویل اذهبتم طیباتکم فی
حیاتکم الدنیا واستمتعتم بها فالیوم تجزون عذاب الهون آن دوست را بسیار نصیحت
کرده ام و میکنم ولکن لا تحبون الناصحین بیت نیکخواهان دهند پند ولیک نیکبختان
بوند پند پذیر من چه کنم از من جز نصیحتی نبود ولکن الله یهدی من یشاء عزیز
من بر عمر اعتماد مکن مال و جاه را اعتباری نیست مرگ بر قفا و دنیا بی وفا ملک الموت
چشمها کشاده و اعوان او منتظر ایستاده و بیچاره آدمی مغرور از وی متنفر و گریزان
و نمیداند که اجل او برابر او ست و تو خود قرآن میخوانی تا بدانی ان الموت الذی تفرون
منه فانه ملاقیکم جوانمردا از قرآن بشنو می گوید ولقد خلقنا الانسان
ونعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب الیه من حبل الورید اما
برای آن معنی سمع و بصر معنوی می باید که آن سمع و بصر که داری چه کار آید عزیز من فانها
لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور زیرا که ان فی ذلک لذکری لمن
کان له قلب او القی السمع وهو شهید جوانمردا چون ترک تازی مرگ در رسد از ندامت
انتفاعی نبود حتی اذا جاء احدهم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل
صالحا فیما ترکت هیهات هیهات کلا انها کلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ
الی یوم یبعثون دریغا و هزار دریغ و چون وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر
در آید نفس اماره فریاد بر آرد ربنا اخرنا الی اجل قریب نجب دعوتک و
نتبع الرسل از عالم غیب ندا می شنود اذا جاء اجلهم لا یستأخرون ساعة
ولا یستقدمون عزیز من اگر بخوشی دنیا ناخوشی روی ملک الموت بی شک بباید دید
و شربت زهر آلوده مرگ بناچار میباید چشید دران زمان افسوس هیچ سود ندارد و دریغ
خوردن منفعت نبود یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب الله وان کنت لمن
الساخرین - او تقول ان الله هدانی لکنت من المتقین جوانمردا منت

ہر بار می گویم انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم و دائم کہ در دولت گذرد سَوَآءٌ عَلَیْنَا اَوَعَظْتَ اَوْلَمْ تَکُنْ مِنَ الْوَاعِظِیْنَ حق صحبت و محبت این بود کہ اداگردم اکنون تو دانی فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ماہ رمضان سی روزہ در شہر در آمدن و میان مسلمانان بودن و سعادت جماعت تراویح دریافتن و روزہ بامادر و فرزندان و قرابتان و دوستان کشادن خصوصاً گاہ گاہ خاکبوسی خانقاہ حاصل کردن افضل و اولی است ہاں ہاں پای بر نفس امارہ نہ و دست از حرص و ہوا بدار سر از گریبان غفلت بر آر **بیت** ہشیار شو ہشیار شو از غیر حق بیزار شو ✤ بس باشد اکنون ایجوان ترسی بکن در کار شو ✤ عزیز من چون نجار سیآت بر کرہ دل متراکم گردد خوف سوء خاتمت بود معاذ اللہ والعیاذ باللہ منہا فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُکْهُ یَلْهَثْ سخنی چند بی محابا نبشتم و محابا در اداء حقوق جائز نہ قل الحق و ان کان مرا اگر خدای توفیق بخشد بتفکر تمام این را مطالعہ کن و برای چیزے کہ آفریدند بدان مشغول شو تضیع عمر عزیز و اوقات مرجوہ جائز مشمر **بیت** بغفلت می گذاری روزگاری ✤ مگر در گور خواہی کرد کارے ✤ آمر معروف کردم وبندے دوستانہ گفتم والسلام علیکم۔ **بیت** نصیحت کرد یکتوسان اگر آزادہ بستان ✤ و گر گوئی کہ نستانم غلام لست بکتوسان ✤

صحیفہ سی و نہم بجانب خواجہ خیر الدین مذکور۔ بعد تبلیغ سلام و دعا مقرر برادر دینی ایدہ اللہ بنصرہ و جعلہ فی الصلاح اوحد عصرہ گردانیدہ آید مکتوب مرغوب برادر بعد مدتے پدید رسید تسلی تمام حاصل آمد بر سلامتی ذات برادری شکر حق گفتہ آمد احوالی کہ نبشتہ بود معلوم گشت و عرضہ داشت بخدمت شیخ بمجل صالح بافرزند نظام الدین فرخدمتی گذرانیدہ آمد بمرحمت قبول فرمودند بعد بازپرس احوال بفاتحہ و دعا ترتیب ارزانی داشتند آں برادر نیکو بداند اگر کسی از دنیا و اشتغال بدو بکلی منقطع شدہ باشد و ہیچ میلے سوی آں

نمانده واللہ ہرگز کس را دنیا پیش نیاید و قطعا کسی او را کار دنیا نہ فرماید اما آں ہمہ بلا ہم تو دانی
از کجاست **بیت** گر کس چونکہ گرد سر خویش بخود دید ؛ بگفتا کہ زکس ہست ہم از ماست کہ بر ماست
اے عزیز چہ کارست کہ دراں مشغولی اگر آں قدر اہتمام در کار حق بود کارش از عرش بگذرد
دریغ با چنداں مشقت و نیاز خسیس ہم ترا نیست و از انت جز رنج و محنت نصیب نہ وجہ
بلا ازیں بالاتر کہ با ایں ہمہ فضیحتی نعمت دینی ہر لحظہ در زیان زہی خسران فما ربحت تجارتہم
ہیہات ہیہات خسر الدنیا والآخرۃ اعوذ باللہ من ذلک عزیز من چہ بر دست تو آید اگر
دینار وی نماید و دنیا وی بدست آید وہی مبغوضۃ اللہ تعالی **شعر** زیادۃ المرء فی
دنیاہ نقصان ؛ وربحہ دون محض الخیر خسران ؛ وکل وجدان حظ لا ثبات لہ ؛ فان معناہ
فی الحقیقۃ فقدان ؛ ہر بار می گفتی و می گوی چنیں کنم و آں ہم زبانی بود - جواں مردا لِمَ
تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ نشنیدہ - زیادۃ القول علی الفعل منقصۃ و زیادۃ الفعل علی
القول مکرمۃ مردی آنست کہ مردوار درمیان ہمت قدم نہی و جان و مال و فرزند و عیال
طوعا و رغبۃ در بازی انتباہ طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین **بیت** یا بر وہم چوں
زنان رنگے و بوئی پیش گیر ؛ یا بیا چوں شیر مرداں گوی در میداں فگن ؛ مثل ہندوی
است نی ہی دو کپی کرہی میہا **بیت** کارے بمراد عیش خواہی و دین درست ؛ ایں ہر دو
نباشد نہ فلک بندہ تست ؛ و اگر قوتی داری بسم اللہ ہذا فرس النکار و اینک میدان
عقل و کفایت و ہوش و گوش و سلامتی اعضا ہمہ داری پای در رکاب ہمت نہ و آیت
وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ برخواں کہ ایں درگاہ مرداں است
نہ کارگاہ مخنثاں - **بیت** ایں کوی ملامت است و میدان ہلاک ؛ ویں راہ مقامران بازندہ
پاک ؛ مردے باید قلندری دامن پاک ؛ تا برگذرد عیار دار بی باک ؛ پیغامبر فرساید سیاتی
علی امتی زمان لا یسلم لذی دین دینہ الا فمن فر من شاہق الی شاہق ومن قریۃ الی قریۃ
ومن حجر الی حجر الا فمن ادرک ذلک الزمان فعلیہ بامرۃ الخاصۃ ہذا لفظ الحدیث او معناہ

اگر ایمانت می باید بضرورت چنین باید بود مصراع ہم بستہ خوری بتا وہم نای زنی ؛ بخدای را باچنین حال طالبیدن محال است اصل ایمان محبت است دوی نگنجد بیت بایا وخودم با تنها شرک بود ؛ تا من نشوم زخود جدا شرک برد ؛ مجنون وار ترک خویش وخویشاوندان باید گرفت پس ذکر آن باید کرد زیرا کہ لیس بلہ شریک بیت اگر بر وصلت لیلی بخاطر عشق داری چو مجنون فرد باید شد ہم از خویش وہم از خویشان ؛ قل اللہ ثم ذرہم ای عزیز تو عاشق خود و دوست خود و بندہ خودی ترا با حدیث مردان چہ کار رست گفتم صنما شدی کہ جان را وطنی ؛ گفتا کہ حدیث جان مکن گر زمنی ؛ گفتم کہ بہ تیغ حجتم چند کشی ؛ گفتا کہ ہنوز عاشق خویشتنی ؛ دیگر نبشتہ کہ من ترا در خواب نمی بینم ای دوست من ترا بیشتر حال می بینم و شاید در بیداری چند بار بینم زیرا کہ آن نمایش ارواح است ؛ در عالم تمثیل روح را از مکاشفات نور صفا نتواند دید وخود تو مرا چگونہ بینی کہ صحبت بطلانت حجابی در میان آوردہ است و در باصرۂ بصیرت سدی افگندہ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ؁ شعر فان الکلب اسرعہ علمی ؛ ما کان مسکنہ لدی القصاب ؛ عزیز من مرا آنگاہ بینی کہ عروس ایمانت روی نمودہ بود الْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ جوان مردا یکے تجربہ کن اندران حال کہ ترا سعادت قلۃ الطعام والکلام والمنام روی نمودہ بود و معصیتی در وجود نیامدہ بود شاید کہ مرا بینی و توانی دید زیرا کہ وقت بود کہ بینی و بتوانی دید ای دوست المومن مراۃ اللہ است و مراۃ اللہ جز بنور اللہ ادراک ممکن نبود و نیز شاید تو شیخ را بینی و مرا نہ بینی زیرا کہ شیخ نور کامل دارد و نور کامل در اندک صفائی نیز صفائی ظاہر تواند شد بل شاید شیخ خود را از راہ انوار نور مشکاۃ خویش بتو نماید ولیکن ناقص جز در کمال صفا ظہور نہ پذیرد و خواہر ادا شنیدہ ام کہ برای رضا بر طائفہ معرض عن اللہ از جہت خوف ایشان از راہ حق منحرف شدہ

اگر چنین است فاعوذ بالله منک آه ای دریغ آن نه مسلمانی است اگر خدای از تو راضی نبود
دیگران را از سخط که مانع تو اند شد رضا هژده هزار عالم موصوف رضا اوست قلب المومن
بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء فاعل بحقیقت و قادر بکمال جز خدا سے
نیست از قرآن بشنو فلا تخافوهم وخافون ان کنتم مؤمنین عزیز من امر است بدین
که جز از خدای نترسی تا مومن باشی و نهی است از خشیت غیر تا ایمان درست گردد نهی
و امر مع شرط است هشدار که این قرآن است قوله الحق وله الملک خاطر جمع دار دان
غیر او مالک مدار که لا یملکون لانفسهم نفعا ولا ضرا ولا موتا ولا حیوة ولا
نشورا ۰ شنیدهٔ هر که از خدای نترسد از همه بترسد و هر که از خدای بترسد همه ازو بترسند
عزیز من تو قرآن از سر عادت میخوانی و میدانی قرا مرا تدبر و تفکر باید خواند تا معلوم
گردد که یا ایها الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذین تدعون من
دون الله لن یخلقوا - الایه ای دریغ از چنینان چه خوف و از رضا ایشان چه امید
و بحقیقت بدان من که ترا دوست مے دارم بدوستی او دارم والا مصراع فما لی وللاغیار وو
تحب بحبک الناس وتعادی لعداوتک من خالفک من هرگز بدان حالی که داری
راضی نه ام و از خدای برای تو صلاح دین تو میخواهم و میدانم ترا نیز ازین جهت اندوهے
خواهد بود اما تو میباش بوسع و امکان در کار تو تقصیرے نرود و از خدمت شیخ و از ریاضت
مشائخ و از بواطن یاران عزیز استمداد می کنم ترا نیز باید بقدر امکان قدم از حد شریعت
بیرون ننهی و دائم مراقب حال خود باشی و هر لحظه و هر ساعتے بخدای گریزی و بوقت پاک
بشیخ التجا نمائی و معوذتین بسیار میخوان و در تلاوت مشغول میباش و کار حق را مقدم
میدار و از کسی التفات مکن بر عمر اعتماد نیست و وقت غنیمت است و انفاس بغایت
عزیز و الله یهدیک الی السداد و یسلک سبیل الرشاد من ترا و دین ترا دوست مے دارم
و ترا سلامت بخدای سپرده و امید دارم همچنان سلامت بمن رسی و ذلک علی الله یسیر-

صحیفه چهلم بجانب خواجه حاجی کفی بالقرآن واعظا قوله عز من قائل یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ وفقک الله بالخیر برادر عزیز دینی خواجه حاجی رزقه الله حجاً مبروراً وعیشاً پُرّا سلام صدر فقیر مطالعه کند وبداند العمر قصیر والوقت یسیر والامر عسیر **مصراع** هیهات ای دریغ که عمرت بباد رفت والله بما تعملون بصیر۔ نفسی چند که مانده است غنیمت دار فربما تمناه فلا تناله ہاں وہاں اگر عاقلی غافل مباش الدنیا مزرعة الاخرة۔ ای دوست وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکَ ہیچ دانی که احسان چیست ان تعبد الله کانک تراه ع گر تو نمی بینی همی بیندت؛ خواں مردا کارے کن وجہدے نما مگرت راه دهند وترا از توی تو باز خرند **بیت** با دوست کنج فقیر بهشت است وبوستان؛ بی دوست خاک بر سر جاه وتوانگری؛ توفیق اعمال خیر رفیق باد۔ والسلام۔

صحیفه چهل ویکم۔ بجانب مجیر الدین اسد الجامع۔ **بیت** کلها همه باز آمد وفصلست که باز آمد؛ کل بی تو نمی باید چندیں چه همی پایی؛ برادرم عزیز دینی ملک مجیر الدین ادام الله تقواه وسلک به سبیل رضاه سلام ودعا از دوست حقیر صدر فقیر مطالعه نماید۔ و احوال من کل الوجوه مقرون بخیر وصلاح تصور کند ای دوست اینک باد بهاری بزیده و آفتاب بنقطهٔ اعتدال ربیعی دوستان روی بوستان نهاده وکلها چمن صلای عاشقی داده بلبلان مهجور بوصال گل خنداں افواج تماشایان بسوی باغات خراماں زیر هر گلبنی گلرخی در سایه هر سروے تذروی بی دلاں ودلبراں در چنیں هوا عام وخاص دریں تماشا حصهٔ ما در چنیں فصل در د نصیب ما ازچنیں هوا گرد آری چه تواں کرد **بیت** آں گل که منش خواهم در هیچ گلستاں نے؛ واں سرو که من جویم در باغ وبستانے؛ بضرورت درد بر درد افزوده وغم در غم تداخل نموده **بیت** بهاری اینچنیں خرم مرا آواره دل جائے؛

منم کنجے وغم ہر کس بباغی وتماشائی ❊ چو الم زدا ہوا ربا غ کرا وپروائی بوستان از کجا زیرا
کہ **بیت** آں دل نماند کش سر بستان دماغ بود ❊ گوئی ہمیشہ سوختہ درد وداغ بود ❊ اگر
بمصاحبت عزیزی یا بنیت زیارتے بباغی گذرم افتد دلم خفقان گیرد وجانم توقات پذیرد
از گریہ چشم چشمہا شود واز غم جگرم رخنہا گردد **بیت** رفتم لسوئی باغ بیاد ات گریستم ❊
بر ہر گلے وگر نہ گرا یا دماغ بود ❊ قُل لَّن يُّصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا چہ باید کرد
المقدر کائن عمر بسر آمد وکارے بر نیامد اما چوں راہ عشق جز عجز وبیچارگی وحیرت وخوخوارے
بیت چہ کند وتدبیر حلیست ہر کس براندازہ خود جہدے می کند وکوشش مینماید اما تا کراراہ
دہد وکرا رخ نماید **بیت** مامی کوشیم ودیگراں می کوشند ❊ تا بخت کرا بود کرا گیرد دوست ❊
دریغ وہزار دریغ **بیت** تا گرامی سر رسد بہ کنگرِ ایوان عشق ❊ ایں ہوس دارند در سر
کہ عیاری کنند ❊ مع ذالک چشم امید کشادہ ودل بر عایت دوست نہادہ ام وخود طریق
ایں دیگر حلیست زیرا کہ **بیت** امیدوارانِ دست طلب زدامن دوست ❊ اگر فرو گسلانند
درکہ آویزند ❊ راہ ہما ودہ گہ ہماں دمقصد ماہیم وعمہاش گو ہر چہ بادا باد **بیت** با دل گفتم
مرا مبر بہ درِ او ❊ کو بادشہ است من ندارم سرِ او ❊ دل گفت بر و حدیث بیہودہ مگو ❊
یا بر درِ او کشند یا در بر او ❊ القصہ لطولہا حکایات الصبابۃ لا تحمل الشرح والبیان
واحسرتا اگر حالے تو اینجا باشی شاید ازیں حال از ہزار یکے واز بسیار اندکے با تو گویم لعل
وعسی تسکینی بود اگرچہ ہرگز نبود اما ہم خالی نبود چہ شنیدہ کہ پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم
در غلبات حال فرمودے کلمینی یا حمیرا والا ندانم تا کارم بکجا کشد باری بیشتر وقتہا
گرفتار نامحرمانم واز صحبت ایشاں بجانم بضرورت درحضور ایشاں خوش میخورم وخوش
مے حسپم وخوش مے خندم وآں خوردن بحقیقت خون جگر است وخفتن مردن است
وخندہ گریستن است وآں را زہر خندگی می گویند **بیت** بظاہر گرچہ می خندم بباطن
خوں ہمی گریم ❊ برون در خوردن وخفتن نہاں جاں کندن ومردن ❊ عجب حالتے وحالے

پیش آمده است حق تعالی آن دوست را عنقریب علی احسن الوجوه بدین مسکین رساند حدیث از
از آشنگان شنیده می شود که آن برادر دینی از جهت اسباب معلوم یعنی برای رضاء اشخاص
معدومه یا از جهت آن احباب چند موهومه از حد شرع متجاوز شده وراه نامرضی پیش گرفته
اگر چنین است فتاب الله علیک آن چه حالت است و کدام روزگار الله و شیخ حاضر و
ناظر اند و دوستان از تو جز بصورت غایب نه اند بازگرد فان تراکم السیئات یورث
الرین والرین یورث الطبع والطبع یوجب الکفر نمیدانی که از تو اندکے (از تو) بسیار گیرند و
برای سهولت سخت بگریزند عهدهای حق را یاد آر و خدای را در کارهای خود غافل نه شمار
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اینک ترا می گویم اگر میدانی که سبب صحبت آن طائفه ضعف و
باطن خود ترا در شرائع خدای می باشد باید از سر جان و مال برخیزی و فرزند و عیال را
در راه نهی و بجدا بگریزی فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ. برای
خدا زیان دینی برای نفع دنیاوی روا مدار دنیا را چه اعتبار کار دنیا معمور داری پس
این همه برای چه و بهر که افسوس افسوس آن همه آن شکستگیهات چه بود نمیدانی بے حکم خدا
هیچ نشود و کسی بی تقدیر چیزے نتواند کرد کم از ایمانان سحره موسی مباش که با فرعون
گفتند فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا گو اگر
زیان جانے و مالی شود نه بے دولت و نه بے سعادت اگر آن سوی گشتی بود بدانی که
هر چه از وبود کرمست رنج او راحت و محنت او استراحت و غم ازو شادمانی و اندوه ازو [illegible]
دوست ملازار دوست را بدعا خواهد و بدل و جان استقبال نماید گوید بیت یک تیر بنام
من ز ترکش برکش ٭ وانگه بکمال سخت اندر کش ٭ گر هیچ نشانه خواهی اینک دل و جان ٭
از تو زدنی سخت از من رقصی خوش ٭ پس اے جوان چند سستی و بزدلی خواهی کرد اجل برسید
جز حسرت و ندامت نماند مرا آن معنی ناشنیده ام دلم درد می کند و از روزگار حسرت دریغ
می آید اگر ترا دعوی طلب در سر نباشد من هرگز ترا چیزے نگویم و بر تو چیزے ننویسم

دریغا دعوت آن و مدعات این شرمت بادا از خدای شرمت بادا از تو ام امید آن بود مراد در کار دین مدد خواہی بود و مدد وے خواہی نمود فاستغفر اللہ فاستغفر اللہ بااللہ دلم میسوزد و خواستم سخت تر نویسیم ولیکن وقت وفا نکرد اکنون من کردنی خود کردم و گفتنی خود گفتم و خدای میفرماید اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر خدای توفیق اعمال خیریت دہاد و از مناہی مکارہ اجتناب بخشاد ایدوست برای تو از خدای ہمہ چیز میخواہم لیکن چون ترا ہنوز چندروزے در کارہای دنیاوی مشغول و مشتغل است باحکم خدای چہ توان کرد اما باید کارہای برجادہ شرع کنی و سرسوزنی خلاف شرع روا نداری زنہار زنہار ہزار زنہار نباید معصیتے چنان در وجود آید کہ در ماندگی ظاہر و باطن پیش آید نعوذ باللہ منہا فرزندم نظام الدین و قطب الدین و ہمشیرگان ایشان طال عمرہم بصحت و سلامت اند و السلام مزید تقوی و صلاحت باد ۔ آمین ۔

صحیفہ چہل و دوم کہ نام او عجائب الاسرار است ۔ در انکہ برادر وفقہ اللہ بالخیر والسعادۃ و رزقہ الحسنی والزیادۃ در شہر رسید کرات ازین ضعیف ہر چیزے سوال میکردو من بعضے را جواب میگفتم و بعضے را فرصت نیافتم اکنون کہ توفیق نبشتن یافتم چندے را از ان مقدام نخم تو جواب نبشتم اگرت معلوم گردد فذلک فضل اللہ و اگر جز از راہ مجاہدہ در یاضت رسیدن محال است و این سطور را عجائب الاسرار گویند بدان ارشدک اللہ یا اخی پیغامبر میفرماید خلق اللہ آدم علی صورتہ یعنی حق خواست تا ہویت ذات و صورت و صفات خود در عالم تمثل منجاتی نماید و عروس جمال الوہیت را ہم بر خویش جلوہ فرماید از خویش در خویش نگرد و بر عالمیان بران منت نہد آنگاہ آدم را مجمع جمیع صفات و اسمار خود گردانید پس بحقیقت ذات خود در حقیقت صفت خاصہ ذات کہ بحقیقت ہمان حقیقت ذات نازل گشتہ و از ان حقیقت صفت بحقیقت اثر صفت مخصوص و از حقیقت اثر صفت بحقیقت جان آدم نزدل فرمود کما قال علیہ السلام ان اللہ ینزل الی سماء الدنیا پس بحقیقت آدم کہ آن نہ آدم بود بحقیقت حقیقت حق حق آمد نہ غیر فانہ لو لم یکن کذلک لما استوجب الخلافۃ والخلیفۃ ان لم یکن

بصورت من استخلفہ فلا یجوز الخلافۃ لہ وہذا سر قولہ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی اے سویتہ
بجمیع صفاتی واسمائی وتجلیت فیہ بسر ذاتی وہذہ النفخۃ الالٰہیۃ ہے سر الاثر الخاص للصفۃ
المخصوصۃ التی ہے حقیقۃ الذات فما کان آدم بالحقیقۃ الا ہو ومنہا سجد لہ الملائکۃ وکذلک
سجد المرید للشیخ **بیت** گفتم کہ ہمبری تو یا پیر؛ گفتا کہ دوئی زراہ برگیر؛ چوں نیک بدیدم
آں نکو بود؛ او ومن و پیر ہمہ او بود؛ لیس فی الوجود الا اللہ رخ نماید ہو لا کشئی فی شئی
ولا من شئی و تا ندانی کہ ایں نزول مانند نزول و انتقال اجسام است ای برادر اگر ہتو نسیم
فہم نکنی اما ان شاء اللہ بحضور خواہم گفت و آنکہ بایزید گفت حق بمن گفتہ است ہمہ بندہ اند
مگر تو یعنے تو دوستی و دوستداری درربادر رابطۂ عشقی ہر کسے در طلب است و تو مطلوب و
ایشاں مرید اند و تو مراد و آں مقام حیرت است و الحریۃ السلاخ الحر عن رسوم العبودیۃ
الی شرائط الربوبیۃ حتی یقوم فرداً متحداً بالمحبوب فی مقام الاتحاد ومن بلغ ہذا المقام یسمی
حراً خارجاً عن درک الافہام لا یشہد فی مشہد العبودیۃ ولا یری نفسہ ولا ہو و ان
فی الرسوم ہو وان عبد اتوحید راد وطریق است الفناء وطریق البقاء چوں از راہ فنا
در آید از خود بحق پیوندد و چوں از سبیل بقا آید از حق بحق رسد کفر اثبات توئی است در تو
چوں ازاں سفر کردے بایمان فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ و ازینجا بغنا رسی و در فنا
فانی شود لیس فنا نیز در فنا فانی شود اینجا اشارت وعبارت برخیزد وکفر واسلام محو شود
چہ کفر وایمان ہر دو صفت ذات تو بود و چوں ذات در اضمحال رفت صفت خود در اضمحال
افتاد زیرا کہ **مصراع** چوں نیست مرا ذات صفت چوں باشد المعرفۃ معرفتان معرفۃ
الحق ومعرفۃ الحقیقۃ یعنی حقیقۃ الحق فمعرفۃ الحق ممکن الحق ومعرفۃ حقیقۃ الحق لعنیہ
محال ولہذا قال لا یحیطون بہ علما چوں حق خواہد کہ از عین حقیقت جمع بر جان عارف تجلی
فرماید داند کہ محدوث است تحمل جملہ قدم نتواند مگر اد نما نمایند وایدہم بروح منہ مؤید گرداند
پس از عین حقیقت جمع ذات در حقیقت صفت و از حقیقت صفت بحقیقت اثر و از حقیقت

بحقیقت آثار روا زحقیقت آثار بجان عارف متجلی گردد تا عارف از عین اسد مشارب صفات و ذات
بیاشامد چوں بحر قدم امواج عدم برانداز د لجہ بحار عظمت بجوش درآید تبک لطمۂ عدم
زادگان را در بحر از لیت بقعر قاموس ابد متلاشی گرداند انجا کس خود را از خود بار نداند زیرا
کہ بحر واحد شد چنانکہ بود **شعر** فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ٭ ان الحوادث امواج و
انہار ٭ لا تحجبنک اشکال تشا کلہا ٭ عمن تشکل فیہا فہی استار ٭ **بیت** امروز بری
دی فردا ٭ ہر چار یکے بود تو فردا ٭ دریا بجنبد موجش خوانند نفس زند بخار گویند متراکم
گردد ابر بود ببارد باران و مطر باشد بر زمین رود جوی ولیا خوانند بدریا پیوندد ہماں دریا
بود کہ بود۔ **بیت** دریای کہن چو بر زند موجے نو ٭ موجش خوانند و در حقیقت دریاست ٭
شعر نفس الوجود لتعینہ ٭ والموج عین البحر فی حقیقۃ ٭ و این سر لیست چہ کثرت اختلاف
صور امواج بحر را متکثر نگرداند و تعدد اسمار مسمی را متعدد نکند منالک اجتمع الفرق
دارتتق و استتر النور فی النور و بطن الظہور فی الظہور و نودی و برز واللہ الواحد القہار
شعر وما الوجہ الا واحد غیر انہ ٭ اذا انت اعددت المرایا تعدد ٭ **بیت** تو ظن بنری کہ
ہست ایں رشتہ دو تو ٭ یک توست خود اصل فرع بنگر تو نکو ٭ عجب کار تو عجبا منزل تو
شعر شہدت لنفسک فینا وہے واحدۃ ٭ کثیرۃ ذات اوصاف واسمار ٭ ونحن فیک
شہدنا بعد کثرتنا عینا ٭ بہ اتحدی التراۓ ٭ و اینجا کارے و مقامے شگرف جو امرد ا
لبعضے کالانعام کہ از معراج جسد رسول صلی اللہ علیہ وسلم در عجبند آں طائفہ بحقیقت از
نعمت عقل بی بہرہ اند زیرا کہ مے گوید نحن معاشر الانبیاء اجسادنا ارواحنا یعنی دوئی
در عالم ما برنتابد ظاہر ما با باطن ما متحد است ہر حکمے کہ روح ما را در عالم علوی است
اجساد ما را ہماں حکم است ولذلک قال عز من قائل ما کان محمد ابا احد و قال علیہ السلام
انی لست کاحد کم۔ آید وست اینجا راہ ظاہر عقل زدہ است مرکب افہام پی کردہ
مصراع انجا نرسد نزد وق ہر سودائے ٭ چہ ایں عالم وحدت است و محض توحید

اسمع وہل فی الدارین غیری الفقر لایحتاج الی اللہ ولا الی غیرہ - ای دوست در فقر مقامی است
کہ فقر دراں مقام ہیچ افتقار بہ ہیچ کس ندارد زیرا کہ احتیاج صفت وجود است -
فاین الوجود دثبت الجدار ثم النقش و چوں اینجا فقیر از وجود خود بیروں شد احتیاجش
نماند فقرش تمام شد اذا اتم الفقر فہو اللہ درست آید واللہ تعالیٰ منزہٌ عن الاحتیاج
جنید ازینجا گفت الفقیر لا یفتقر الی نفسہ ولا الی ربہ الفقر سواد الوجہ فی الدارین
یعنی فقیر نہ در سرای وجود خود را نوری باید و نہ در سرای وجود خود را نورے باید و نہ در
سرای عدم خویشتن را ظہورے شناسد - خواجہ جنید گوید المحدث اذا قورن بالقدیم لم
یبق لہ اثر حرقانی گفت انا اقل من ربی بسنتین - یعنی ذات وصفت مخصوص ذات
کما قال عزمن قائل فکان قاب قوسین او ادنی ای دوست او ادنی سرے بزرگ است
واں مخصوص محمد است وایں بیان حال است فہم من فہم اما ابوطالب نیز جوابی گفتہ
است کہ - انہ خالق الوجود والعدم اہل توحید معدوم الوجود اند خوف ورجا صباح ومسا
ندارد وکعبہ وبتخانہ وشہر وویرانہ شان برابر بود از بہشت ودوزخ خبر ندارند ان للہ عبادا
لو تبرقوا علی جہنم لاطفوہا دوزخ وبہشت را طاقت شہود ایشاں نباشد وہر دو سرای
در نظر ایشاں معدوم بود بیت نیست را کعبہ وکنشت یکیست ÷ سایہ را دوزخ
وبہشت یکیست ÷ شیخ ابویزید را گفتند کیف اصبحت گفت لا صباح عندی ولا مسا
بیت اینجا کہ منم نہ بامداد است ونہ شام ÷ نہ بیم نہ امید نہ سیر ونہ مقام ÷ انما الصباح
والمساء والخوف والرجاء من یتقید بالصفۃ فقد اضمحلت الصفۃ مع الذات لا یعرف
اللہ غیر اللہ - اے دوست او را جز بدو نتواں دید ونتواں شناخت لا یحمل عطایاہم الا مطایاہم
زیرا چہ بار رستم جز رخش رستم نکشد بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش نطق اللہ علی لسان
عمر تو دانی اینجا نگر عمرا نیست لا واللہ ذات او را جز صفت او وصفت او را جز ذات او نداند
وایں گوہر در صدف علم نہ گنجد علم را جز تا بساحل ایں بحر راہ نیست اگر خود غرقہ شود

پس چہ گوید ولیکن نہ ہر کس بدیں مقام رسد **بیت** ہر گدائی مرد سلطاں کے شود ✤ پشۂ آخر
سلیماں کے شود ✤ ما قدر الله حق قدرہ ذات او را حجاب اسما و صفات او ست و حجبت الذات
بالاسماء والصفات و خود نشاید کہ ہیچ چیز او را حجاب آید و خود آں ہرگز نتواند بود چہ حجاب محدود
را بود و او ازاں منزہ و چوں خواہد یکے را بلطف خودی خود راہ حجب از میان برگیرد تا لاحرقت
سبحات وجہہ او را در یابد تا ہر چہ جز حق بود بسوزد و نیست گردد کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اینجا بود ہیچ نیست کہ او دراں نیست وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۔ ای عزیز من و کیف یبصرون
فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ **بیت** چشمہ کہ خضر یافت از و آب زلال ✤ در منزل تست لیک
انباشتہ ✤ **رباعی** ای دوست ترا بہر مکاں می جستم ✤ ہر دم خبرت زایں و آں می جستم ✤
دیدم بتو خویش را تو خود من بودی ✤ خجلت زدہ ام کز تو نشاں می جستم ✤ مقصود از شہود
طلب فنا ست از وجود تا ہمو شاہد بود و ہمو مشہود و او را غیر نیست و وجود غیر او اصلا نیست
و نتواند بود و محالست کہ باشد و ایں سخن رموزے دارد اثبات وجود غیر کفر است و از عمار
قلب باشد و آں غلط از انجاست کہ کس خود را وجودے تصور بکند فانہ لا موجود سوی الله
ای دوست اَنت الغمامة علی شمسک فاعرف حقیقة نفسک اگر ایں غمامہ مرتفع گردد بدانی
کہ در وجود جز او ممتنع الوجود است **بیت** روزے کہ بسودم و نمی دانستم ✤ شب با تو غنودم
و نمی دانستم ✤ ظن بردہ بدم بخود کہ من بودم من ✤ من جملہ تو بودم و نمی دانستم ✤ پیغامبر بالله
مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الله قرآن بدیں دعوی گواہی میدہد اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا
يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ بیانی شافی می کند **بیت** دریں نگر بترک خود
بگوئی ✤ یقین گردد ترا کو تو تو اوئی ✤ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی
دو چراغ اگرچہ بظاہر جدا گانہ بینی ولیکن بحقیقت نور ہر دو یکیست و معنی ہر دو متحد است
ای دوست قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ و در الله نور السموات والارض عظیم سرہاست عجائب

فهم من نفهم بیچاره که فهم کند **مصراع** محجوب راز هیچ چراغی نصیب نیست ٭ واحسرتا و ندامتا **بیت** تو گنج رحمتی بیچاره محروم ٭ تو شمع عالمی بیچاره محجوب ٭ بکوشش علم ظاهر بکنه این معانی رسیدن محال است بی بصیرت باطن بباصره ظاهر جمال این شاهد نتوان دید فانها لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور و دیده از کحل از مکحله صاحب دلی در چشم بصیرت خود نه تا مگر بینا گردی و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء۔ ای دوست هر کس از مقام خود درین راه سخنی گفته است و بیشتر را متفاوت می نماید و چنان نیست چه بازگشت همه چیز بیک مقصود بود **شعر** عباراتنا شتی و حسنک واحد ٭ و کل الی ذاک الجمال یشیر ٭ **قطعه** نظارگیان روی خوب ٭ چون در نگرند از کرانها ٭ در روی تو روی خویش بینند ٭ زینجاست تفاوت نشانها ٭ المومن مرآة المومن **شعر** و ما الوجه الا واحد غیر انه ٭ اذا انت عددت المرایا تعددا ٭ چون مرد این آئینه اوست او آئینه این۔ این خود را در و بیند و او را در خود بحقیقت همو بود نه این۔ کان الله و لا شیٔ معه و یکون و لا شیٔ معه کل شیٔ هالک الا وجهه له الحکم و الیه ترجعون **شعر** فاذا ابصرتنی ابصرته اذا ابصرته ابصرتنی ٭ میگوید کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف و کیف یعرف لانه قال لا یعرفنی غیری عجب کاری پس صورتی بافرید و معنی خود در وی نهاد و او را محاذی داشت تا هم خود را بیند و خود را خود را شناسد و هم با خود گوید و از خود خود شنود و لمن الملک الیوم لله الواحد القهار۔ المومن مرآة الله یکی گفت یا رب ما الحکمة فی خلقی فقال رؤیتی فی مرآة روحک۔ ای دوست عشق از جمال حق آمد از آن بی نهایت آمد چه جمال او حدی ندارد لا بدایة لازلیته و لا نهایة لابدیته تا ندانی که عاشق جز او است نه بل عاشق خود است و معشوق خود است و مرید و مراد خود است **بیت** بر نقش خود است فتنه نقاش ٭ کس نیست درین میان تو خوش باش ٭ لا یحجب الله غیر الله اگر از باطن مباشرت افعال انقطاع پذیرد و دعوی صنعت از نفس برخیزد توحید درین مقام خود قیام نماید آن گاه

نہ نفس در نفس ماند نہ دل در دل و نہ روح در روح نہ عقل در عقل نہ ہوش اینجا تو ئی تو آیت کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ برخواند و کسی آں معلوم نکند و خود ایں مقام نہ معلوم است مرغ علم در فضا پرواز نتواند کرد و ہر کہ در مقام معلوم بود از مقام محمود و منزل دنو بی خبر است مقام معلوم در عالم ملکوت است وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ و منزل سید عالم دَنٰی او اَدْنٰی و اینجا سِرّ بزرگ است فکان ہو فی ہذا المقام بلا ہو فما ہو الا ہو۔ جو انمردا سنا چہ گمان است مگر ایں طائفہ حلول و اتحاد است و یا ایں را فراق و وصال خوانند ای دوست علم تو بدا انجا نرسد لان الحلول یکون مابین الشیئین والاتحاد یکون مابین جزئین والفراق والوصال یکون مابین اثنین وہنا لا یتصور من ذلک شیٔ دوی و دوگانگی و تجزی و تبعیض درین عالم نبود **شعر** الوتر فی احدٍ واحد واحدۃٌ ؛ وکذلک المفصل داخل فی مجمل ؛ فانظر الیک ومنک وفیک تراہما ؛ حتی یکون علیک حل المشکل ؛ من کان فی جنح الظلام وعلیہ ؛ عمبار لا بضوء تصور الشعل ؛ ترک وسائط در تجرید توحید است فما کان آدم الا ہو الا بلیس لعین اینجا رہ نبرد زیرا چہ آدم را غیر تصور کرد و بحقیقت حق متجلی بود بحقیقت اثر نہ برسم حلول و اتحاد چہ ہو ہو بود لا غیر قل جاء الحق وزہق الباطل و ما یبدئ الباطل وما یعید ہو ظاہر و باطن و اول و آخر و غیب و شہادۃٌ و عالمٌ و معلومٌ و مریدٌ و مرادٌ و شاہدٌ و مشہودٌ و متکلم و سمیعٌ و باصرٌ و بصیرٌ لا کثرۃ فی ذاتہ ولا تعدد لصفاتہ قل اللّٰہ ثم ذرھم۔ **مصراع** روحہا روحی و روحی روحہا ؛ منصور گوید **شعر** یا موضع النظر من الناظری ؛ یا مکان الرب خاطری ؛ یا جملۃ الکل التی کلہا ؛ کل من بعضی و من سائری ؛ سبحانی وانا الحق ولیس فی جبتی سوی اللّٰہ وما رایت شیئا قط الا ورایت اللّٰہ فیہ۔ ولوائی اعظم من لوائی محمد وانی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن ومن رانی فقد رای اللّٰہ ومثل ومانند ایں کلمات کہ از پیغامبر و از مشائخ ہر لیست ازیں عالم بود است درین عالم اللّٰہ گویند و کلمات اللّٰہ خوانند و دریں عالم جز اللّٰہ و کلمات اللّٰہ نبود **شعر** عجبت منک

ومنی افنی بک عنی ؛ اذ تینی منک حتی ظننت انک انی ؛ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک ای لعلمک بک ومعرفتک ایاک بہ بیت بایاد خودم یاد خدا شرک بود ؛ تا من نشوم زخود جدا شرک بود ؛ وہم ازینجاش گفتند لئن اشرکت لیحبطن عملک و درینمقام بود کہ می گفت انی لاستغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ ہر بار کہ نظرش بر خود افتادے مستغفر گشتے ہفتاد بار از جہت یکبار استغفار کردے وکان قاب قوسین او ادنی ای دوست بدانکہ قاب قوسین عبارت وصفت خاصۂ ذات است یعنے تا بداں مقام برسد کہ جز ایں دیگر نبود پس او ادنی شد یعنی صفت مخصوصہ کہ ہست نیز پیوست و درمیان ہیچ نماند جز ذات اگرچہ آں صفت مخصوصہ از ذات امتیاز وانفکاک ندارد وانیجا پیش ازیں کشف نتواں کرد الانسان سری وانا سرہ صفتی والصفۃ لا تنفک عنی و ہذا سر اللہ وست دوئی از روی ظاہر بود ولیکن بحقیقت ایں خود ہماں اثر خاصہ صفت مخصوصہ بود وآں صفت خود حقیقت ہماں ذات ست پس اگر بعین بصیرت نگاہ کنی بدانی کہ آن اثر وآں صفت بحقیقت خود ہماں ذات است وآں ذات بحقیقت ہماں صفت وآں اسامی از جہت نسبت اضافت است نہ از روی حقیقت زیراکہ حقیقت جز احدیت مطلق نیست وازینجا سر الانسان سری تا آخر بدانی چہ بود مصراع انا من اہوی ومن اہوی انا ؛ ودر یں عالم حسین منصور بدوستی نامہ بنبشت من الرحمن الرحیم الی فلان بن فلان وامیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گوید ہو داخل فی الاشیاء لا کالاشیاء وایں سرے بزرگ است قبض فنای سر است در رویت قدم ونیز سبب فقدان وقت بود وبسط لقاء سر است در شہود وادراک مفقود واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون ۔ غیبت تولہ رد حست در معرض حضور حال التقاء انوار شہود است والنحار آثار بشریت کافری ایمان است وایمان کافری است بدون وی فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ مومن بحقیقت کیست الذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا ای آمنوا باللہ وہاجروا عن انفسہم

وانفسهم وجاهد وا مع ما کل ماسوی الله فی سبیله اولئک هم المومنون حقا مقام آنکه بمراتب ابدو رسد چون صبر وشکر وغیرهما چون سالک دران بتمام گردد و مستقیم شود او را صاحب مقام گویند و مقام اهل کمال را بود که سالک را آنجا صاحب تمکین خوانند و درینجا عاشق را کامل خوانند عشق افراط محبت بود و آخر عن ذلک بقوله والذین آمنوا اشد حبا لله وقال علیه السلام حکایة عن الله عشقنی وعشقته ای در تیغ اینجا قبله عشق است و کرشمهٔ معشوقی زیرا که بحقیقت یحبهم ویحبونه است اینجا لیلی مر مجنون را پیش از مجنون مر لیلی را درخواسته است و عشق این پیش از عاشقی او معشوقی آراسته پس هم بسلسلهٔ عشق خویش او را در جنبش آورد و عشق و معشوقی و عاشقی پیدا کرد **شعر** اتانی هواها قبل ان اعرف الهوی ٭ فصادف قلبی فارغا فتمکنا ٭ اینجا او هم عاشق و معشوق آمد هم خواست و درخواست چه خواست او بر درخواست این سابق است وما تشاؤن الا ان یشاء الله و چون درنگری جز خود را نخواست و جز با خود عشق نباخت **ه** درخواست خودم نساختهٔ ٭ در عشق خودم بهانه ساختهٔ ٭ از خواست خودی و عاشقی خویشتنی ٭ دامی از خویش دانه ساختی ٭ القصه بطولها — **مصراع** حدیث العشق ذو طول وعرض **بیت** قلم بشکن و رق سوز و سیاهی ریز و دم درکش ٭ حمید این قصهٔ عشق است در دفتر نمی گنجد ٭ اید دست پس از روی ضرورت و اضطرار نه از جهت ارادت و اختیار این بیچاره عاجز عاشق آمد و او معشوق گفت عشقنی و عشقته عجبا عجب بو العجب کاری و ازین جهت بود که این بیچاره مجهول و مسکین محمول جز از بادهٔ عشق او قوت نتواند گرفت و جراحت دل جز از شفاخانه محبت او مرهم نتواند ساخت الذی یطعمنی ویسقین واذا مرضت فهو یشفین زیرا که تسلیه اغیر ممکن نیست اما شاید در ابتدا ر حال از امثال معشوق و یا از متعلقان او تفرج یابد اگرچه آن از نقصان بود ولیکن الضرورات تبیح المحظورات درین حال از پیش چاره **شعر** اذا ما طبت الی ریقها ٭ جعلت الدامة منه بدیرا ٭ وابن المدامة

من ربعها ٭ ولکن اعلیٰ قلبا علیلا ٭ وچون بجای رسد وشعله بالا گیرد تسلی وتسکین از غیر خیزد
جز بدوش قرار وآرام حرام گردد **شعر** ولود داک کلی طبیب آلنس ٭ بغیر کلام لیلی ما شفاکا ٭
ومنوز این ومانند این همه در عالم تلوین عشق باشد وچون عشق مالک گیرد وورا قالیم دل تمکین گردد
ولایت ظاهره باطنه در ضبط آرد وبذالی وبذاله مگونه ان کار است بجاور افتد آتش عشق در
خرمن انیت عاشق گیرد وهمه اورا پاک بسوزد ونیست گرداند فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ بانگ برآرد
ومحبوبه در اضمحلال درد وعشق ممحی گردد زیراکه عشق رابطه بینهما بود وچون بینونیته از میان خاست
واثنینیت وداع کرد از عالم معشوق ندا لمن الملک الیوم لله الواحد القهار برآید اینجا **مصراع**
خود گوید خود شنود وخود داند راز ٭ وازینجا خود معلوم شد که معشوق جز عاشق خود نبود وچون عشق
خود باخود تمام کرده ورابطه از میان خاست ما موسیٰ الی انا الله شد دریغا چه دانی پیغامبر
از کجا گفت جاء الله من سیناء واستعلی بساعیر واشرق من جبال فاران جانم فدایش باد چه
سرهاست که این حدیث بر صحرا نهاده است ولیکن این سر که جز کسی که علم از خدای آموزد
نداند الرحمن علم القرآن ولعلکم بالم تکونوا تعلمون جواهر دا انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن
ازین عالم است سُئِلَ مجنونٌ مَنْ اَنْتَ - فقال اَنَا - ای دوست سخنی چند در محبت وعشق پیش
نبشته ام واز عالم عشق بیشتر ازان نتوان نبشت در عالم عاشقی باید شد وهم از عشق قصه
حال باید پرسید تا بدانی که چه عالم است وچه بوقلمونیها دارد **محبت** شدت خلت است **خلت**
کثرت مودت **مودت** فرط الفت است **الفت** کثرة صحبت موافق است **وقت** تصفیه
زبان حال است - **ترقب** تشعشع انوار است در دل سالک با دل حال بود که از انتظار
درآید وقرار ندارد **وارد** آن باشد که بدل درآید وقرار باید **تحریک** جنبش خاطر است
از حرکات سر بتوفیق غیبی **خاطر** حرکت علم است شاید که حرکت نفس وشیطان نیز بود
واقعه واردی بود در وقت سکون نفس وثابت در درست بود **قادح** مشتق از قدح الماء
من العین است هم چون خاطر است در معنی لکن بغیبت تعلق دارد تا غائب را بحضور خواند

عارض القاء نفس شیطان است **صحو** توطن باطن است در تمکن بصفت بقاء **ہجوم** تراکم احوال است و نیز تداخل ارواح بود در انوار **غلبات** مسافرت روح بود در عالم ملکوت و سیر در عالم جبروت **صولت** جذبہ تجلی آلہی است **فنا** اضمحلال صفاتست در شہود **فنا** ذہاب کلیات سالک بود در عین جمع **بقا** تمکن احوال است۔ در حضور **بقا البقا** ثبات است در عالم لاہوتی **سلب** آنکہ سیر در سر متجلی شود و ورا از و خطف کند اخذ جذبہ آلہی است **دہشت** صدمہ عشق است **سکر** استغراق حالست در شہود و نزول موارد در روح **ولہ** ہیمان روحست ہماں غلبات شوقست **حیرت** بدیہہ عشق است در جمال و اضطراب در فکر **ذوق** لذت نوازل غیبی است **طوالع** اشراق انوار و توحید است **طوارق** لطرق الحقائق بود از طریق تسامع روحی **طارق** مخبر الہامالست **کشف** ظہور غیبو لبستہ بر دل عارف **مشاہدہ** عیاں شدن حق است در سر روح **وجد** ادراک لذت انوار است در دل **لوامع** ظہور شیوع انوار است در دل **لوایح** آنکہ در دل از عالم ملکوت ہیدا شود **تحقیق** استقرار شواہد معارف است **حقیقت** خاصہ ہر چیزے را گویند کہ آں چیز ہماں بود **حقائق** صوادق معارف است **خواص** اہل معرفت اند **خواص الخواص** اہل عشق اند۔ **خصوص الخصوص** کاملان عشق را گویند **رموز** اشارت دقائق ہر علمی بود **صفا** التصفیہ شواہد غیبی است و مباینت از غیر **صفا** **صفا** انخلاع است از خودی خود و تبتل است از کل ماسواہ و صیرورت در اوی او **شاہد** آنکہ در حضور رسد **مشہود** آنکہ حاضر است و عیاں **تفرقہ** اصل پریشانی صفت بود اگر در عالم شہود عین جمع بود و اگر در عالم شہادت بود نقصان است **جمع** الضال بمقصود است بے بیم الفصال **انس** سکون سر است در شہود و **توحش** اضطراب با غیر ذہاب۔ اسقاط نظر است از رویت **فنا** بنفس استراحت روحست باذکار در **صحو** توحید ابرار عام است از غیر **تجرید** تنزیہ سر است از اغیار **تفرید** مثل تجرید است و از عالم آلہی است

دنیز دارد ... ت والہامات را سر گویند الہام مکاشفہ اسرار است در سر روح نعت و صفت
صفتست و آں را اثر صفت ذاتی نیز خوانند صفت خاصۂ حقیقت ذاتست چنانکہ ذات حقیقت
صفت است و آنکہ علما ر صفت دانند و گویند لا عین ولا غیر آں جملہ اوصاف و اسمار اہل
نعت صفت مخصوص است آسامی و اوصاف اثر خاص صفت مخصوصہ ذات و ایں اسامی
و اوصاف او را اضافی و اعتباریست بسبب اختلاف محل لان الصفۃ فی الحقیقۃ حقیقۃ
ذاتہ و ذاتہ حقیقۃ صفتہ والاثر حقیقۃ الصفۃ ہی ہی ہی لا مغائرۃ بین احدہما وہذا
سر لا یجوز کشفہ آی دوست ازینجاست کہ او را اجزا او ندانند و نتوانند دانست و او را جز
او کس نام و صفت نشناسد العجز عن درک الادراک ادراک **مصراع** معلوم شد کہ
ہیچ معلوم نشد ٭ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک لا یعرف اللہ غیر اللہ و آنکہ
او را داند بدو داند نہ بخود چیچ اشارتے بالا مسطور است کلامنا اشارات و کتابنا رموز
معارف ارتقاست در مقامات محو المختار البشریت است در شہود محقق ہمیں معنی
دارد و ازیں بیشتر است **قرب** آنست کہ عارف از خودی خود بعد یابد و قرب ہر کس
بر اندازۂ بعد اوست از خویش **و بعد** آنکہ از خودی خود نزدیک بود آید دوست اترک
نفسک و تعال اخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی یعنی اخرج عن الدارین و
اترک کل ما فیہما ولا ترکن الی ظاہرک و باطنک فقط فانک بالواد المقدس طوی ای فی فضاء
التوحید و منزل الاتحاد و صدق و راستی سر است **تکوین** تبدل احوال بود از حالی
بحالے **تمکین** استقامت سر است **انزعاج** اضطراب دلست در طلب مطلوب۔
غنیم حجب نفس و طبع است **طمانیت** سکون و استراحت نفس است **ہویت**
وجود ذاتست **مراقبہ** انتظار نفحات الٰہی است **مرابطہ** رابطہ قلبست بمکنات یعنی
تصفیق نشاط روحست بمشاہدہ شگفتہ ندار دوست است مر دوست را **ہیجان**
نوقان دلست بعالم قرب **تالف** حاجب الہام است **سماع** سفیر حق است

وفائده است از میان عاشق و معشوق سلسلهٔ وصل بجنباند و دوست را بدوست رساند
کرامت اتصاف است بقدرت حق **تصوف** تقدیس سر است **فقر** ترک ماسوی الله
است **غنا** تتمه فقر است در فقر **توحید** فنا در فنا است در فنا و اتصال بقا ببقا ربقا
خواجه بایزید گوید چند سال در هوای نیستی می پریدم تا در هستی نیست شدم انگاه بایع
شدم و در ضایعی شدم پس در توحید رسیدم پس از انکه از خود و هر دو کون نیست شده
بودم و آن خود در بدایت سلوک بود و آنکه گفت الزّهدُ بجهلٌ والورعُ کفرٌ -
آنست که زاهد را نظر در زهد است و آن را چیزی میداند و هر که نزدیک او جز دوست
را مقداری بود بخیل باشد و متورع را ورع خود منظور است و نظر در غیر کفر است
اما ذکر جلی نه آنست که خلوتخانه را بازار سازد لیکن در ابتدا کوش نیز حظ خود طلبد
شعر الا یا فاسقنی خمرا ÷ و قل لی هذه خمر ÷ و حقیقت ذکر آنست که از زبان بدل
رسد و دل و زبان موافق شوند تا یقولون بافواههم - ما لیس فی قلوبهم نباشد و از دل
بعقل رسد و از عقل بروح پس بسر روح و از سر بسر سر و از اینجا بغیب غیب و از اینجا بکمال
رسد ذاکر و ذکر محو گردند همه مذکور بود نه غیر و لا اله الا الله اینجا درست آید و درین مقام اذا
کله الذی بما خلق جلوه کند و لا هو الا هو نقاب عزت بکشاید رجع العدم الی العدم و لقدم
العلم هو الحجاب الاکبر - یعنی سالک چون در بدایت بعلم مشغول شود باید که بعد تحصیل
علم ضروری آن را بعمل مقرون گرداند و ترک علم گیرد از علم بفکر گراید چندانکه فکر
او را از دل بستاند بجای رسد مکلفات از و بیفتد یعنی اعمالش بتکلیف نبود والا در حجاب
علم و عمل مانده بود زیرا که علم بمنزله وضو است و عمل بمثابه غسل مر نماز و تلاوت را پس اگر
کسی عمر در وضو و غسل صرف کند و نماز نگزارد در حجابی درشت ظلمانی مانده بود و خسرانی
حاصل کرده و لهذا قال لا یصل السالک بالمقصود الا بترک العلم و العمل و الخلق بعد
الممارسة اللّٰهم المراد من ترک العمل ههنا بالنوافل لا الفرائض و الاشتغال بالفکر

افضل من الاشتغال بالنوافل فاذا بلغ الفکر الی ان یاخذ منک کلیتک وصرف کالمغنی علیہ
فحینئذ لیسقط الفرائض وانیجا در دلت آید کہ پیغامبر علیہ السلام را این مقام بود یا نہ زیرا کہ
فرائض وغیر آں از روی ساقط لشد ای واللہ این مقام وبیش ازیں داشت وبیشتر
ازانکہ در تصور کسی آید اما چوں در مقام دعوت وہدایت بود باآں جملگی احوال کامل وکمال
توحید واتحاد در عالمی داشتند وایں خود کمال کمال باشد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایت
ابوبکر معروف است کثرت صوم وصلوات نداشت از اول شب تا صبح سر در زانو کردہ مشغول
بودے وقت صبح سر برآوردے وآہے برزدے بوی کباب سوختہ از جگر پدید آمدے
پیغامبر فرمودہا فاق ابوبکر علی احدٍ منکم بکثرۃ الصوم والصلوۃ ولکن
لشیٔ وُقر فی صدرہٖ وبیشتر اصحاب اقتدا ودعوت راہمیں مقامست رزقنا اللہ
ہذا المقام بحرمتہ محمد علیہ السلام۔ الصحبۃ مع اللہ شہود السرّ قال ذوالنون من لم یذق مرارۃ
الفکر لم یجد حلاوۃ الایمان۔ یعنی ہر کہ در بحر فکرت غرق نگردد گوہر حقیقت معرفت بدست
نیارد وقال کن فی الصلوۃ بلا صلوۃٍ وفی الصوم بلا صومٍ یعنے در صوم وصلوۃ چناں
باش کہ از انش ہیچ خبر نباشد اَن تعبد ربک کانک تراہ مفر خاطر مرادے باد آں ہیچ
سوالہا ، تو یا دم آمد جواب بستم اگر ترا معلوم شود فذلک فضل اللہ والا بضرورت
در تصفیہ باطن باقصی الغایت کوشش باید کرد واز راہ مجاہدہ در ریاضت در باید آمد
تا مگر برقع عنایت بکشاید وشاہد معانی رخ نماید آید دست غایت مطلوب ونہایت
مقصود ایں کار ہمہ عشق است زیرا کہ ہمہ اضمحال عاشق لعشق است واتحاد معشوق
لمعشوق برتو باد اکہ در کار باشی وجان ومال وفرزند وعیال در بازی واز کل ما سوی اللہ
تبتل گیری وچنگ در دامن عاشقی محکم کنی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ لان
العشق بالحقیقۃ حبل اللہ المتین زیرا کہ یک سر العاشق است ویکے بمعشوق
ایں را بدو داو را بدیں کشد وجز ایں راہ خود رسیدن محال است آے دوست نظر از رسیدن

و نارسیدن بہ بند و منتظر وصال مباش و فرقت و ہجران از خاطر دور کن و بزبان تضرع و
ابتہال گوی **بیت** خواہی بفراق کش خواہی بوصال ٭ من فارغم از ہر دو و مرا عشق تو بس
ہمہ ادرا باش ہمہ او را شو تا او چکنند و چہ خواہد او داند **بیت** خواہ بکش خواہ بزن خواہ بناز
یک رویہ شد است مرمرا با تو کار ٭ قلم اینجا رسید دا از نبشتن سر درکشید ندانم چہ بنشیتم
انشاء اللہ تعالیٰ مقرون رضا رحق بود۔ ومن **فوائدہ** اعلم یا اخی اللہ تعالیٰ واحد بالحقیقۃ و
احدیۃ الذات والصفۃ وصدر عنہ واحد بلا واسطۃ وہو العقل الاول لان الواحد لا یصدر عنہ
الا واحد وقد حصل لہ کثرۃ بحسب الاعتبارات والاضافات فبا النظر الی انہ عقل وبالنظر
الی علۃ وبالنظر الی شرائط التی بین العلۃ والمعلول والا بالحقیقۃ العقل والعاقل والمعقول
واحد وہذا سر فبہذہ الاعتبارات الثلاثۃ لیصدر عن کل اعتبار من العقل الاول شئی
واحد عقل ونفس وفلک فیکون غیر العقل الاول تسعۃ عقول وتسعۃ النفس وتسعۃ
افلاک فی کل فلک منہا عقل مؤثر مدبرۃ قال عز من قائل والمدبرات امرا واعلی
الافلاک الفلک التاسع وہو العرش قولہ عز ذکرہ ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیۃ والعقل
الفعال ہو الحاوی لقوی العقول التسعۃ التی فوقہ تحت فلک القمر کرات العناصر الاربعۃ
وبین کرۃ الہواء والارض مرکز الحیوانات والنباتات والمعادن فکل شئی من اللہ بدا والیہ
یعود وہو تبارک وتعالیٰ اصل الجمیع ولا بد ان یرجع کل شئی الی اصلہ وہو بالمثال
کالنقطۃ للخط والواحد للاعداد والعقل الاول جواہر واحد مجرد وقال اول ما خلق اللہ
العقل وہو نور نبینا محمد علیہ السلام کما اخبر عنہ بقولہ اول ما خلق اللہ نوری سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل علیہ السلام وقال یا اخی جبرئیل عمرک فقال یا محمد لا ادری
ولکن خلق اللہ کوکبا نورا نیا شعشعا یطلع فی کل ثلث مائۃ الف وستۃ وستین مائۃ الف
مرۃ واحدۃ وانی رایتہا قد طلع ثلث مائۃ الف وستین مائۃ الف مرۃ فقال رسول اللہ
انا ہذا الکوکب الذی رایت فہذا ہو العقل والمراد من الخلق ہنا ظہورہ ای اول ما ظہر اللہ

نوری ولہذا العقل اسمآء واوصاف اعتباریۃ فباعتبار انہ مدرک ویکون بہ الادراک العقل وباعتبار انہ مدرک حی وبہ الحیوۃ روح وباعتبار انہ ظاہر مظہر لغیرہ نور وباعتبار انہ نقاش العلوم قلم وباعتبار انہ فیہ کل شئی کان ویکون لوح وعلی ہذا **ومن فوائدہ** اعلم ان الدنیا ما لسر بمقدار ما لضر وسرورہا کاحلام النائم وسرورہا یوم تام لم یخلق وقال لقد خلقنا الانسان فی کبد فمن طرح فرح ومن رضی بالقضاء نجا **ومن فوائدہ** الوجود اما اصل وا عکس واما عکس عکسہ وینتہی فی الصعود الی اصل لیس لہ عکس وہی ذات الذات وفی النزول الی عکس لیس اصلاً وہو عرض الذات وبینہما اصول لما تحتہا وعکوس لما فوقہا وہی الذات والحقائق والاعراض **ومن فوائدہ** الدنیا مزرعۃ الآخرۃ لان من حصل لہ فیہا علم الیقین حصل لہ فی العقبی عین الیقین ومن حصل لہ ہناک عین الیقین حصل لہ فی الآخرۃ حق الیقین ومن حصل لہ حق الیقین حصل لہ الجمع ومن حصل لہ الجمع حصل لہ جمع الجمع ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا۔ **ومن فوائدہ** یا اخی ان تطلب الفراغ فمت عن اشتغالک وان طلبت الحق فمت عن نفسک کما قال النبی علیہ السلام موتوا قبل ان تموتوا وما تیسیر ذلک لاحد الا فی صحبۃ شیخ کامل مکمل ماسوی الظاہر ولا ہو فی الباطن **شعر** ولابد من شیخ یریک طریقۃ ؛ لیسالکہا کسب السعادۃ بالوصال ؛ وامرنا بذلک عز من قائل یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ وقال وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ **ومن فوائدہ** اصل الطہارۃ ثلثۃ الشرب والاکل وترک التمنی والامل ورفع النظر من العلم والعمل والاجتناب عما لا ینبغی فی العاجل والآجل واصل الاصل نفی ماسوی اللہ قل اللہ ثم ذرہم المجاہدات والریاضات الدائمۃ الصافی ہذا اثر یحصل منہا للذات جوہریۃ مجردۃ عن المادۃ فاعلۃ تامۃ غیر مقطوعۃ ولا ممنوعۃ **ومن فوائدہ** جوامرد اخدای با ہمہ مسکینی ومن حیث خرجت فول وجہک شطر المسجد الحرام وما زبا امت می فرماید وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ اید وست

میپچانی چه فرموده است یعنی ای محمد بکلیت روی بمن آر که مسجد حرام بحقیقت آنست زیرا که مسجد
حرام آن بود که اینجا جز خدای نبود و وجود غیر الله اینجا حرام است و چون اورا توجه حقیقی
بحق حاصل آمد امت را توجه بدو فرمودند گفتند حیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطره ای شطر
محمد علیہ السلام یعنی چون قبلهٔ او بحقیقت حق شد امت اورا واجب شد کہ اورا قبلهٔ خود
سازند جوانمردا این خود ظاہر است اما در معنی محمد قبلہ حق آمدہ است و حق قبلہ محمد باز در اتحاد
صفت ہر دو قبلہ یکی شدہ و دوئی روے بعدم نہادہ یگانگی در اصل بود پیدا گشت نصرت
ہر کہ دون آن منزلت بود اورا قبلہ گشت و ہم ازینجاست کہ قبلہ مریدان صادق جز پیر نبود
سجدہ گاہ دل شان پیر است اگرچہ بظاہر سوی کعبہ بود درینجا سرے عظیم است **بیت**
عشق آمد خاصہ کرد خاصہ ٭ من رخصت کشیدم از میانہ ٭ کہ **ہ** اینجا منی و توئی
نباشد ٭ در مذہب ما دوئی نباشد ٭ چون من تو ام این دو بنگری چیست ٭ چون ہر دو
یکے است داوری چیست ٭ اے دریغ این با کہ توان گفت کہ نہ ہر مریدی اینجا راہ برد
بردو نہ و این راہ ہر مریدی برد **شعر** اکل امرء تحسبین امرء ٭ و ما کل توقد باللیل نارا
این راہ را بسے کور کردہ اند ہر گدائی را درو سے راہ ندہند **مصراع** و قاتم الاعماق خاوی
المخترقن ٭ ازوی حکایت می کند سیب و فراز دروی بسیار است **مصراع** بل بلدۃ ذی
صعد و اسباب ٭ آن صد ہزار روندہ راست رود و تیز رود اگر یکی بمقصد رسد بسیار بود ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء **بیت** باریک و دراز و تنگ و تاریک ٭ پرخار و فراز و شیب بسیار
افتادہ رہے خراب بر درد ٭ کس چو نہ رسانی یاری یار ۔

صحیفہ چہل و سیوم اے دوست سالک روندہ راہ خدائے را گویند یعنی مسافر
حضرت خداوندی و آن مسافر بر دو درجہ باشد مسافر بہشت و مسافر حق و مسافر حق نیز
بر دو درجہ است مسافر حق و مسافر حقیقت باز مسافر حقیقت بر دو است مسافر صفات
و مسافر ذات و مسافر ذات نیز مختلف بود مسافر توحید و مسافر احدیت و مسافر وحدت

ومسافر اتحاد ومیان ہر مسافری ازیں اہل سفر طریق طریقت چندانست که از عرش تا ثری وچند ال
ہزار مقامات ودرجات است میان ہر یک که جز کسی که ازیں گذشته ودانسته بودند اند وسفر نه بمشی
اقدام ونه بشہود واعوام تعلق دارد عزیز من ہر مسافری البته خانه وشہرے ومقصدے ومقصودے
دارد تا از انجا بدانجا شود برای غرض خود پس اگر کسی خواہد که از دہلی ببغداد رود اول تا از خانه
بیرون نیاید واز شہرے یا دیہی که اندر انست خروج نکند ودر راه متوکلا علی الله قدم نزند و
قطع منازل ومراحل نکند ہرگز ببغداد نرسد واز غرض باز ماند۔ فاعلم یا اخی خانه سالک انیت
اوست وانانیت او جان ومال وفرزند وعیال وہرچه او بدان پابند است وشہر او دنیا ست
ازیں سبب برو واجب است ترک ایں شہر وخانه گرفتن وقدم از ہر دو بیروں نہادن و
روئے بسوئے آخرت نہادن وبخاطر جمع ودل فارغ منازل ومراحل آں راه قطع کردن وتا مقصود
او ازیں مقصد چه باشد امید باشد که چوں در طلب صادق ومتفق بود ہر آئینه بمطلوبش برسانند
وانجاست که قرآن بر اختلاف اجور ایں طائفه ناطق است که انا لا نضیع اجر المومنین ولاجر
الآخرة خیر للذین آمنوا وکانوا یتقون وان الله یجزی المتصدقین وانا لا نضیع اجر المصلحین
وانا لا نضیع اجر المحسنین۔ عزیز من مومن ومتقی ہفتاد ہزار مقام است ومیان متقی
ومصدق نیز ہفتاد ہزار مقام است ومیان متصدق ومصلح ہفتاد ہزار مقام است و
میان مصلح ومحسن ہفتاد ہزار مقام است ومیان ہر مقامے ازیں مقامات ہفتادگان
ہزار حجابیست ومیان ہر حجابے ہفتادگان ہزار ملک است ومیان ہر ملکے ہفتادگان ہزار
ملکوتست ومیان ہر ملکوتے نوریست وہر نورے علم وصفتیست وتا سالک دریں مقام
است ہنوز سالک است وناقص وبعد ازیں ہمه مقام احسان است وایں انتہائے مقامات
است واورا دو حجابست پس با عظمت وجلال یکی الوہیت دوم کبریا واز انجا مقام توحید است
پس منزل وحدت است بعده محل اتحاد **بیت** اینجا چو رسی تو خود بدانی ؛ کانجاست
نشان بے نشانے ؛ رزقنا الله ہذا المحل بلطفه الاوسع وکرمه الاجل وصلی الله علی محمد الافضل

صحیفه چهل چهارم بخدمه سلام قولا من رب الرحیم علی اخی و محبی سیف الدوله والدین
حاجی امداد الله ادام الله تقواه و سلکه سبیل رضاه **شعر** احبابنا فی قلبنا ماویکم * لکن علی تشتهی
رؤیاکم **بلیت** گر از دوست گرچه در دلست جائی * و لیکن چشم من خواهد نصیبی * محب حقیر
صدر فقیر سلامی مصون از ریا و نفاق با وفور اشتیاق رسانیده و نموده **بلیت** حدیث شوق
در تحریر ناید * بیان آرزو مندی بتقریر * احوال بعد کرم الله الکریم لمبا من نفس نفیس خدمت
خواجه ضعیف و ربیعی ذکره الله بالخیر بخیر و صلاح مقرون است لله الواحد والمنة **بلیت** لقا
ما دامش چون خضر پیامبر * مقامش هر زمان از عرش برتر * بعد مدتی مدید مکاتبه لطیف
از عنصر شریف که از فرط محبت حکایت میکرد و از فور مودت قصه میگفت رسید مرا راحت بدل
رسانید **بلیت** چو مهرش برکشادم بلب ثوقعنا * هر آن مهری که بر جان بود بکشاید * فرحتی
هر چه بهنا تر بجا حاصل گشت امثال این وداد از آن پاک اعتقاد غریب و عجیب نبود مثل
لا عزو ان المکارم ... ان یلوح ولا ان البدر ان یلوح **بلیت** روشنی ز آفتاب نیست عجب
کار ما هست نور بخشیدن * همبرین طریق علی التواتر والتوالی طریقه محبت مسلوک داشت
و آن طریق را متروک نگذاشت والله الموفق - بدان نور الله قلبک یا عزیز که راه نهایت
پر خطر است و چنگ بلا تا بر گذر نشیبا و فراز هر سو و کمین دشمنان در هر کو نهنگ اجل آماده
و شیر مرگ دهن کشاده این منتظر و آن مترصد ها و هان تو در چه کاری و کدام حساب
می شماری صاحب دیوانت کیست و حاصل دفترت چیست ندانم تا چون ندا را اقرا کتابک کفی
بنفسک الیوم علیک حسیبا بر آید حالت چه بود و کارت چگونه شود دران زمان رب ارجعون
لعلی اعمل صالحا فیما ترکت هیچ سود نکند **مصراع** کاری نکو نکردم عمری بباد رفته *
بلیت غافل منشین تو اندرین راه * پر خار چهی است بر گذر گاه * تو آمدهای در راه
تاریک * تو دیده ضعیف و چاه تاریک * مشغول مشو بخود پرستی * هشدار که تا در نفسی
چه امروز وقت استعداد است توشه بکن و تزودوا فان خیر الزاد التقوی چون فرصتی

داری سرمایه بدست آر مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ایدوست دوستی
جاه و مال و فرزند و عیال سخت و جبلیت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ
الآیه - الی و الحرث تا چنین حالتے مجبوله قباحت و فضاحت آن را بیان می فرماید ذٰلِکَ مَتَاعُ
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا - وَالدُّنْیَا مَبْغُوْضَةُ اللّٰهِ لَمْ یَنْظُرْ مُنْذُ خَلَقَهَا لِبُغْضِهَا پس
بر ترک آن اشارت میکند و در تحصیل بهتر و فاضلتر و باقی تر از آن تحریض می نماید که وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ - الغیاث این چه ابتلا است بلیت میدارم گرسنه و می آرم طعام ؛
پس گویدم مخور که بدین یابی آن مقام ؛ خفتن و خوردن زن و فرزند پروردن نه کار لیست
مثنے که ورد می بریزد از پرورش آن چه چیز دهر انچه یک لحظه با تو لبعد الموت موافقت نماید
از تربیت آنها چه گشاید با جنسی چه جای هم پوستی و با جنابی چه دعوی دوستی اَلْعَاقِلُ مَنْ
دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ؛ مصراع ع چیزے بکن که با تو بگور اندرون رود ؛ گفتے
که چه کنم و چگونه کنم اهل و اتباع و خیل و حشم دارم بے قوت چاره نیست و نفقه ایشان فرض
جوامرد این همه علامات شرک خفی است وَ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ با تو وعده شده
است که نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاهُمْ اگر مومن بحقی برین وعده که اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ
الْمِیْعَادَ مستوثق باش بی اندیشه از بساط خودی و خویشی بخیز و مهره مهر خویشاوندان
بر خاک ریز حجت اینی و آنی از تو نخواهند شنید اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ای دریغ آن اعضا که بچون عمر پرورده بعمل
تو گواهی خواهند داد شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ
بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ و آن زن و فرزند و خویشاوندان که باب دیده بر آورده از تو فرار کنند
یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ تا امروز
با جنیان البتاوه و دین خود برباد نهاده اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوْا
شعر سَوْفَ تَرٰی اِذَا انْجَلَی الْغُبَارُ ؛ اَفَرَسٌ تَحْتَکَ اَمْ حِمَارٌ ؛ فلتقدا [illegible]

غطاءك فبصرك اليوم حديد بیت چوں پردہ کشاید پس از مرگ زحیثیت
دانی چہ کردی وچہ کردی دانی با آہ دریغ وہزار دریغ بر عمر دو ولی کہ لب آیہ رواں مانند چہ اعتماد
واسباب دنیاوی کہ بآب رواں مشابہت دارد چہ اعتقاد آں برود و ایں بگذرد وکیس آنکس است
کہ زیادت آنرا نقصان وسود ایں را زیان محض اند چہ وجود ایں عین عدم است وسرور آں
بیقین غم الوجود الذی بین العدمین کالطہر بین الدمین شعر زیادۃ المرء فی دنیاہ نقصان
وربحہ دون محض الخیر خسران ٭ وکل وجدان حظ لا ثبات لہ ٭ فان معناہ بالحقیقۃ فقدان
اندوست دوستی باخبر نشاید وخود از محبت اغیار منع می فرماید قل ان کان اباؤکم وابناؤکم
الی بامرہ عزیز من جہاد اصغر است واکبر جہاد اصغر با کافر وجہود و ترسا و ہنود است و
ہرکس ایں تواند کرد بلکہ عورت نیز ایں را بجا تواند آورد لیکن جہاد اکبری باید کہ آں با نفس
وشیطان است وآں نہ اندازۂ ہر مردے تواند بود نہ ہر مردے مردانہ ایں کار بود شعر
اکل امرئ تحسبن امرء ٭ ونار توقد باللیل نارا ٭ لکل عمل رجال ٭ قل کل یعمل علی شاکلتہ
شعر خلق اللہ للحروب رجالا ٭ ورجالا القصعۃ وثرید ٭ ہ اندراں حالت کہ خود را
زندہ سوزد اہل عشق ٭ ای بسا مرد خدا کو کمتر از ہندو زنیست ٭ بیت لہ اے دوست ازیں
غولاں غوال وازیں دیو صفتان ضال پر حذر باش وبی خطر مباش فاحذروہم را درگوش کن
وعدو لکم را فراموش مکن از کار دنیا مکار غدار وجہان وجہانیان ناپایدار بیخبر وغافل
مباش کہ ہر یک در کمین اندو در بند غارت دین اند بیت از کار جہان تو باخبر باش ٭
سیلاب رسید پر حذر باش ٭ دولت جہاں فرشتہ منظر ٭ صوفی صفتے کشید خنجر ٭ نگذاشت
کسے دریں گذرگاہ ٭ کایں دیو نگشت بر سر راہ ٭ بشتاب کہ رخت ہر کسی بست ٭ آہستہ
مرو کہ کارواں رفت ٭ پیغامبری فرماید حب الوطن من الایمان ٭ تو دانی مگر باایں وطن
خرابت دوستی می فرماید لا واللہ یعنی اے دوست وطنت نہ اینست ومسکنت نہ چنیں۔ زیراکہ
کوکب حقیقت از آسمانے دگر است۔ وگوہر معنیت از جہانے دگر و بالقطع طوعاً وکرہاً

بازبہمان نجات میباید شد وسہم بداں مرکزت قرار باید گرفت کل شیئ یرجع الی اصلہ
انا للہ وانا الیہ راجعون دریں آیت سرے عظیم است فہم من وپیغامبر از ینجا
فرماید فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل فعلیک یا اخی چناں ساختہ رحیل وپردا ختہ
رجوع باش کہ بمجرد سماع قول ارجعی الحاد بلاتث بی درنگ سازی وبی توقف پروا نہ
نمائی مشتاقانہ لبیک اللہم لبیک برآری وجانی دوستان زحمت ملک الموت بدوست
سپارے **بیت** جانے کہ فلک ستم بخواہد ستدن ٭ آں بہ کہ بدست خود بجا نانش دہی ٭
جوانمردا ملک الموت را باچنیں جانی چہ محل وچہ یارای کہ گرد او برآید وما ازوی نشانی یابد
بیت بارغم تو فلک نہ سنجد ہرگز ٭ وازجور تو ہیچ دل نرنجد ہرگز ٭ از شوق تو عاشقاں
چناں جاں بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ آی عزیز تحقیق بداں ہرچند دلت را
بدنیا میلے بود در وقت ہجرت دشوار تر شود وچوں کسے را با این وآں کار است
ہر آئینہ بجاں قدر ہنگام رحیل آزار است اکنوں تو دانی واین کار من لم ینصح
بالقرآن لم ینصحہ اللہ **بیت** کایں جای کسی کہ پای بنفشرد ٭ در وقت رحیل
سخت تر مرد ٭ در منزل خط سہ پنجی ٭ دل سادہ تری تو پاتر نجی ٭ جاں خواہ تو سیر گرفتہ
بار لیست ٭ جاں دادن تو شگرف کار لیست ٭ شرط ست جریدہ ایستادن ٭ زو جاں طلبید ن
از تو دادن ٭ وتانہ پنداری کہ جان دادن آسان است والبد دشوار است وتلخی جان
کندن سخت کار است آنگاہ آسان بود کہ کس را از اں سوی کششی باشد ومحبت آنجا لبش
بکشد ہر آئینہ آں زمان مرگ الصد جانش خواہد والصد ہزار خانمانش بطلبد وآن
خود کجا یابد **بیت** جانا طلبان زجاں نترسند ٭ وازرفتن خانماں نترسند ٭ خوش جاں
بدہند در رہ دوست ٭ دانند حمت این وآں نترسند ٭ قال الموت جسر یوصل
الحبیب الی الحبیب آہ آن مردن بود دل حیوۃ ابدی ولقاء سرمدلیست لا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ٭ اسے

تُرزقون لکاس المعرفة راحَ المحبة فَرِحین بما آتٰهم اللهُ مِنَ الشّهود **بیت** زندہ کدام است بلی ہوشیار ✿ آنکه بمیرد دلبر کوی یار ✿ واگر مردن چنین است پس آں حیات لاثبات چه کار آید ✿ **مصراع** الموت احلیٰ من حیٰوة کذلک **بیت** بے دوست زندگانی بہر لحظه مردنست ✿ با دوست یکزمان که بود عمر جاودان است ✿ جواں مردا لامحاله گردن اغیار بزن و خاک در چشم غیر افگن مردانه دست از دو عالم افشاں و پای ہمت بیرون دو کون نه آنگاه بگو **بیت** کجا ست لشکر آفات و موج بحر بلا ✿ که من گرسنهٔ ایمان و تشنهٔ الم ✿ عشق سخت کاریست عاشقی مرد آزاریست **بیت** نه ہر تر دامنی را عشق زیبا ست ✿ نشان عاشقان از دو پیدا ست ✿ اگرت مردی و مردمی ہست بسم الله سَنَنظُرُ اَصَدَقتَ اَم کُنتَ مِنَ الکَاذِبِینَ **بیت** ای حسن عاشق مشو ور می شوی مردانه شو ✿ دام ہستی بر دو مرغ بلا را دانه شو ✿ وَالا عَدک بدین العجائز **بیت** تو نه مرد عشق بازی ما ✿ برو ای خواجه کار دیگر کن ✿ در تو اسباب وصل مہیا ای ✿ همه تدبیر خویش ابتر کن ✿ بعضے سنی گمان برند که جمع میان این و آں ممکن است ذٰلِکَ مَبلَغُهُم مِنَ العِلمِ جواں مردا ضدّان لا یجتمعان مَا جَعَلَ اللهُ لِرَجُلٍ مِن قَلبَینِ فِی جَوفِه این ہرگز نبود و امکان ندارد و بالیقین محال است لَو کَانَ فِیهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا سُبحٰنَ اللهِ رَبِّ العَرشِ عَمَّا یَصِفُونَ زنہار ہزار زنہار **بیت** یک دوست بسنده کن چو یکدل داری ✿ گر مذہب مردمان عاقل داری ✿ از آیندگان شنیده میشود آں برادر دینی محب لِلّٰهی نیک در کار دین بر جادهٔ شرع مشغول می باشد شکر حق گفته می آید حال این ضعیف را نیز از آں برادر مدد ے در کار دین خواہد بود الحمد لله علیٰ ذٰلک حق تعالیٰ ہر لحظه او را توفیق خیرات و مزید ے در طاعات کرامت فرماید اما ای دوست تو ہم نیکو میدانی که نزد یک ارباب بصیرت و اصحاب طریقت عبادات ظاہرا چندانے اعتبار نیست و نیز ہمہ زماں جای ماند بجا می تواند آورد و لیکن مقصود این طائفه غلبهٔ القلب عجائب

سوی اللہ است و این معنی صعوبتی دارد بهوسی و با تمنای بحلقه زلف لیلی نتوان رسید مگر مجنون وار در عالم تجرید روند و در دار الملک تفرید نزول کنند و در خانهٔ توحید سکونت گیرند.
بیت اگر بر وصلت لیلی برغبت خاطری داری ٭ چو مجنون فرد باید شد هم از خویش و هم از خویشان ٭ من ظنّ انّه یصل الی محل عظیم بغیر مقاسات الشدائد القته امنیته فی بوادی الهلاک **رباعی** ابدل بهوس بر بهر کاری نرسی ٭ تا غم نخوری بغم گسارے نرسی ٭ چون شانه بسر پاره تا تن نه نهی ٭ هرگز بسر زلف نگاری نرسی ٭ هر چه جز دوست است وداع باید کرد و تبتّل الیه تبتیلاً و از خود نیز انخلاع باید کرد تا حکم قل اللّٰه ثم ذرهم نفاذ رسد می فرماید فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب ای اذا فرغت عما سوی اللہ و ترکت غیرہ فانصب والواو فی والی للتفصیل ای ثم الی ربک فارغب لا نک لا تقدر علی النصب والرغبة الا بالعزل الکلی عن کل سوی اللہ فانه قال واذا اعتزلتموهم وما یعبدون من دون اللّٰه فأووا الی الکهف و اینجا سرا مومن و مسلم خوانند درین مقام شاهد ایمان برقعه کشاید و جمال اسلام رخ نماید **نظم** تا با خودی ای نگار مستی ٭ هرگز نتوان بدوست پیوست ٭ بیخود چو شوی زخود برائی ٭ بوئے رسدت ز آشنائی ٭ بر پای طمع چو بر نهی بند ٭ دست تو رسد بزلف دلبند ٭ کین جان یکی اگر هزار است ٭ در عشق هیچ در شمار است ٭ اینجا شود مسلم ایمان ٭ و اینجا چو رسی شوی مسلمان ٭ جوانمردا سرا بدین راهی آسان اشارت کنم و آن صحبت شیخست زیرا که بلند است این مقام و عالی تر از آن دارد لا یعرف غیر اللّٰه و چون شیخ را چنانچه میباید دوست گیری هر آئینه تر الطفیلی بدان مقام رساند که المرء مع من احب و هیچ عمل مرید را بهتر و فاضلتر از این نبوده اند بود و اللّٰه یرزقنا و ایاکم القصه بطولها ازین معنی چند توان نگاشت و چند تقریر توان کرد ٥ لب تو قیمت شکر بشکست ٭ رخ تو رونق قمر بشکست ٭ قصه‌های بلند خاقانی ٭ قلم اینجا رسید سر بشکست ٭ حق تعالی ما را و ترا بوی از بوستان معرفت و محبت خوش

عطا فرماید بمنہ و کمال کرمہ و صلی علی محمد و آلہ اجمعین ؁۔

صحیفہ چہل و پنجم بجانب شیخ خود نویسند بکتابتہ خواہرزادہ الیشان بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر بل من اخی ثقۃ لیساعدنی ❊ علی ما لقیتُ من الہوی والاقی ❊ قل اصطبار سے
واستطالت عبرتی ❊ و لضاعفۃ لعبادیہم اشواقی ❊ ما حیلتی قد صفت درعا بالہوی ❊
وکوا النوی کبدی وطال فراقی ❊ لسعۃ فوادی حیۃ الہجران ❊ ولا اسفی علی تلفی وعندی
الراقی ❊ لاتحسبوا دمعی دموعا انہا ❊ روحی تسیل و مار من الآماقی ❊ **ابیات** پیام وصل تو
بر من ہمی رساند کس ❊ مرا ز دست فراقت ہمی رہاند کس ❊ برفت صبر و قرارم نماند
طاقت و ہوش ❊ فزوداند و درد فراق و عشق و ہوش ❊ بکجا روم چہ کنم چوں نماند حیلہ مرا
کہ سوخت آتش ہجرت دلم چو خرمن خس ❊ گزیدہ مار فراقت مرا بسینہ و دل ❊ دریغ نیست
حضورم مسیح خوب نفس ❊ بہرم نگریہ بسیار آب دیدہ نماند ❊ کنوں ز چشم مگر خوں ناب
بارم بس ❊ بندہ محزون فراق خدمتگار مشحون اشتیاق صد رہا بہا بکہ صدر سینہ
او مسکن اجناس درد و اندوہ شدہ بارگہ دلش بکمن انواع فتن ہجر باشکوہ گشتہ است
ممالک قوی وار و احش از دست سلطان فراق خراب و اقالیم عقل و حواس از نہب قہرمان
اشتیاق بے آب قصہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا دریں خزانہ دل بمعاینہ
وَجَعَلُوا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً دریں خرابہ چہ سال مشاہدہ میشود دریغ کمیت
درد فراق نہ در حیز امکان و کیفیت ہجر و اشتیاق نہ تحت قدرۃ بیان منصور بود ملت
حادیث عشق باخبار در نمی گنجد ❊ بیان شوق بگفتار در نمی گنجد ❊ چہ ایں تصورات
کند کہ از حال ایں سبب اولا یجابلے روئے نمودہ باشد ہر آئینہ چوں موجبہ کلی عشق
سالب کلی کلیۂ عین عاشق است بضرورت قضایاش ہمگیں بریں نمط منعکس تواند بود
و تباجبش حملگی بریں گونہ متضاد جزویات ضروری او حالی از دل بندہ کہ محمول اشکال
ہر غمے است واز جان ایں خدمتگار کہ موضوع برائی ہر اندوہے است قیاس توان کرد

اینک وجودی کالعدم جز انیجا مثال نیابد وجوہر واعراض این کار جز این جسم میسر نمیگردد لیکن لاعلم بالمقائیس والمقادیر ولا نفہم بصروف الزمان وطروق التقادیر لا تدخل تحت الکم والکیف ولا تحصی بالاعداد والسیف گفتن بزبان مستحیل وبشتن بقلم محال است وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ بندہ وار سر نیاز بر زمین افتقار میدار دبیچارہ ولی جبین ابتہال بر خاک اضطرار می مالد واز حال صبابت خود وصلابت آرزومندی بازمی نماید **شعر** الشوق اعظم من ان یخیص جارحۃ ٭ کلی الیک مع الساعات مشتاق ٭ **بیت** شرح شوق تو چہ گویم کہ زبرای دیدنت ٭ ہر زمانے از زمان دیگرم مشتاق تر ٭ آرے من بندہ نہ بنیت مراجعت جز لموافقت رکاب سعادت عزیمت کردہ بودم بابدیں عزیمت عزم لاو بحیاتک واللہ اعلم نہ خود را زندہ می شمارم ونہ بدیں حال خرسندی دارم **بیت** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ٭ زندہ آنست کہ باد وست وصالے دارد ٭ بندہ را از جہت تربیت ظاہر وباطن آنجا چہ کم بود در حسرت آن روزگار روز وشب دست دریغ بر سر دارم وپای فسوس در گل **شعر** سقیالا منا ما کان اطیبہا ٭ دل دلم لیقض من ساعتہا وطرا ٭ ہر وقتی چشم پیش می کنم کہ مگر خیالے از آنچہ داشتم بر باصرۂ بصیرت من گذر کند تا چیزے از آن مرادات در خواب بینیم ای آہ ہزار آہ ای دریغ ہزار دریغ **شعر** اہوی المنام لعلی عینی ان تری ٭ منکم خیالا طار فاطیب الکری ٭ ولیسرنی ذکرا المنازل والحمی ٭ لابد للمشتاق ان یتذکری ٭ قد کنت اضحک لؤلؤ بوصالکم ٭ فالبین الکانی عقیقا احمرا ٭ ہیہات ای مخدوم زادہ اینک در خانہ آمدم چہ کردم خاطری چون زلف معشوق درہم دلی چون خاطر عاشق پر غم دارم آن حال ہکہ گویم ودرمان از کہ چہ گویم **بیت** عشق را دو کان کہ داند ٭ بجز معشوق ازیں درمان کہ داند **شعر** قد لسعت حیۃ الہوی کبدی ٭ فلا طبیب لہا ولا راق ٭ الی الحبیب الذی شغفت بہ ٭ فعندہ رقیتی وتریاق ٭ آہ آن چہ اقبال بود وای دریغ انیچہ ادبار روے نمود کاش اسیم پائی لنگ شدی ویا پایم در سنگ آمدی میگویند کہ فصل بہار است لیکن

گل در چشم خار است و ہم ازاں خار خار در دیدۂ گل آری **بیت** بہار بی گل رنگ تو ام چہ کار آید ٭ مرا یک آمدنت بہ کہ صد بہار آید ٭ آری مخدوم زادہ آں دل کو کہ باغ جوید ٭ آں خاطر کجا کہ سوی بوستاں پوید **بیت** آں دل نماند کش سر بستاں و باغ بود ٭ گوی ہمیشہ سوختۂ در دو داغ بود ٭ یا سید یا زائر الحرمین و وافقا بین العالمین اشرف حجاج بیت ربہ و اکرم زوار قبر نبیہ کلما تذکرت حال مابکم و احوالی ہذا من بینکم مثلا ذبت ذوب الملح فی الماء شہری چنیں معمور نزد م خرابست مقامی چنیں مسرور بحباب من آلبست **شعر** و کنت الذ العیش حین اداکم ٭ ولو کنت فی الفردوس او جنۃ الخلد **دوہرہ** سیئس لسے سو دنگر اوہی بابہہ نمای ٭ جیں ہوں لوروں نہ لہوں اوجر میری بہائی ٭ مدتی شد از راہ شفقت قدیم و مکرمت مستقیم ایں بندہ را ہیچ بد و سطری و سلامی یاد نیاوردہ و پرسشے و باز پرسی تفقد خدمتگار خود نکردہ و ایں معنی از عادت آں کریم الاخلاق و کثیر الاشفاق نبود **شعر** و من عادت الملک ان یتفقدوا ٭ ممالیکہم و المکرمات فوائد ٭ کذالک سلیمان تفقد ہدہدا ٭ واحقر ما فی الطائرات الہدہد ٭ بیچارہ کہ از جان سعادت درچنیں مساعدت افتاد شکر آں نعمت بر چہرۂ امیدواری او نہند و گاہ گاہے بر قمے چند صحیفۂ دل او را مرقوم تربیت گردانند ٭ ای ہم نفساں کہ پیش بارید ٭ آں شکر چرا نمی گزارید ٭ گر یاد نیاورم خداوند ٭ آخر کم از انکہ یاد آرید ٭ ایں مسکیں ہمہ وقت بذکر محامد و نشر مناقب بندگی مخدوم در خلاد ملا رطب اللسان می باشد **شعر** واللہ ما طلعت شمس ولا غربت الا و ذکرک مقرون بانفاسی ٭ ہمہ روز منتظر آنکہ از انجانب شریف کسی خواہد رسید ٭ و ہمہ شب مترصد آنکہ ازاں طرف نسیمی خواہد وزید ٭ **بیت** مرا ز در سفر من خبر کہ می آرد ٭ دو دیدہ در قدم او ستاہر می آرد ٭ القصۃ بطولہا **مصراع** قصہ چہ کنم دراز کوتاہی بہ ٭ **بیت** قصہ ہجر چوں سر زلفش ٭ ہر چہ گویم ازاں دراز تراست ٭ برای مصداق ایں دل صدق بر صدق احوال اگر مصدقی باید بر حکم استفت قلبک جز از خاطر صادق و دل صدق خود روشن نتواں کرد

القلب مع القلب تشاہد الملتمس آنکہ چنانکہ حضور قبول فرمودہ بودند و بوعدہ کہ العدۃ دین موجود گردانیدہ بندہ را ہر بار بر خاطر مبارک خدمت شیخ یاد دہند و مددے درخواست کنند و این بیت از جہت من بندہ پیش بندگی مخدوم خوانند شعر انت الحیوۃ و انت السمع والبصر؛ فکیف احیاتی ومالی عنک مصیطر؛ و عرضہ دارند بارادت مخدوم تا غایبت روز از در خانقاہ متبرکہ آمدن مقدور ندارم اما چون اشتیاق پابوس بندگان آنحضرت غلبہ می کند از در ذکر زمانے میروم پہلوی مولانا زین الدین یا خواجہ یوسف و برادرم بشیر می نشینم اما این در مسئلہ نہ این رواست و آن بیماری را نہ این شفا است لیکن الضرورات تبیح المحظورات شعر اذا ماظمئت الی ریقہا؛ جعلت المدامۃ منہ بدیلا؛ واین المدامۃ من ریقہا؛ ولیکن اعلل قلبا علیلا؛ بیت بر یاد لبت نقش نگین می بوسم؛ آنم چو بدست نیست این می بوسم؛ صدقہ سر مبارک خود بجز آوازہ مراجعت خدمت مخدوم بندہ را اخبار کنند زیرا کہ بندہ مولانا ناگوری را بسیار جہد کردہ است تا تدبیر اسپ الاغ کند آں مطلقا ای ترس نمی کند ضرورت اتفاق کردہ ام بہانہ زیارت خدمت شیخ الاسلام فرید الحق والدین جانب اجودہن روم و از انجا برابر گشتہا ، غلہ بخدمت مخدوم رسم این معنی امید است کہ ممکن شود اما اگر آمدن مخدوم محقق شود طرف دیگر نیفتم درین باب شفقت دریغ ندارند ہفدہ سال ہرگز دہ روز از مخدوم جدا بودم و این حال ہرگز پیش نیامدہ بود بیت خرسند بعافیت نبودم؛ اینک حق آن گرفت مارا؛ ے گفتم بدعا ر چشم بدان دور از تو؛ ای دوست مگر چشم بدت من بودم ے حال دل من از من بیچارہ مپرس؛ بخت بد من بین کہ چہ سان دور افگند؛ حق تعالی آن برحمت وصلت و این دولت اتصال عن قریب چنان مطلوب دارم علی احسن الوجوہ میسر و متیسر گرداند آنگاہ حال خود عرضہ دارم ے فریاد از دو دست ہجر افتاد مرا؛ بشکست چو شہباز پر بال مرا؛ روزی کہ رسم بخدمت عرضہ کنم؛ در ہجر چگونہ بود احوال مرا؛ فرید نعمت دارین باد ط

صحیفہ چہل و ششم اما بعد فاعلم یا اخی ان اللہ اجل واعظم من کل شئ واعظم من ان یصل الیہ عبد مجہد اللہم وان یصل لابد ان یفنی لان الالوہیۃ اذا تجلت تلاشت البشریۃ یعنی بالفناء وانتفاء اوصافہا بالکلیۃ فاذا حصل الفناء اضمحلت الاوصاف والافعال وسقطت التکالیف والامتثال من حیث ہو ہو لا مومن ولا کافر لانہما وصفان للبشریۃ الا ان البقاء اللہ بعد افنائہ ایاہ فحینئذ یرجع من الفناء الی البقاء ومن السکر الی الصحو کاصحاب الدعوۃ الی اللہ العباد وہم الانبیاء والاولیاء فلابد لہم من نصب الشرائع والاحکام وبیان الکفر والاسلام اللہم وان کانوا بالحقیقۃ فی مقامہم ولکن اللہ قید ہم ببعض اوصاف البشریۃ بالتکلیف لبقاء الہدایۃ وفناء الغوایۃ کما قال یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجہم من الظلمات الی النور واخبر نبینا علیہ السلام عن قیود الثلاثۃ بقولہ حبب الی من دنیاکم ثلث مع انہ کان علیہ السلام فی ذروۃ مقام العالیۃ کما قال جل ذکرہ لقد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین والمراد من النور ہہنا محمد علیہ السلام وفی آیۃ اخری اخبرنا عن ذاتہ تعالی اللہ نور السموات والارض النور فی الحقیقۃ واحد **شعر** انا من اہوی ومن اہوی انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا ٭ واذا ابصرتنی ابصرتہ ٭ واذا ابصرتہ ابصرتنا ٭ قال علیہ السلام من رآنی فقد رای اللہ فہم من فہم جو المرد اکمال جز بتوحید نبود و توحید ثانی ندارد وغیر راہ ہیچ مدخلے نہ تاکل شئ ہالک الا وجہہ تجلی نکند کمال توحید حاصل نشود وللتوحید طرقات من جملتہا طریق الفناء فی الفناء ثم الفناء من الفناء وہو الانسلاخ بالکلیۃ۔ یعنی عاشق در عشق گم شود وپس عشق را نیز گم کند وپس معشوق را نیز یعنے ہمہ معشوق بود نہ دیگر جز غیر من در حقیقت این وجود فعل اوست وفعل او ولغت او ولغت او صفت اوست وصفت او ذات او ودوئی اینجا حرام است نہ بینی اگر دریا دم زند بخارش گویند وچون بہوا بر آید ودر زمہریر متراکم ابر خوانند وچون تحلل یابد وبریزد باران باشد وچون بہ زمین رود آب رود بود وچون باز بدریا پیوند دہمان دریا بود وظاہر این را تبدل واستحالت گویند وباز کل شئ یرجع الی اصلہ ثابت است وا ینہا را اعتبار نبود

وبازکل شئ یرجع الی اصلہ ثابت است وایں ہمہ اعتباری بود وانیجا بدانی کہ الانسان سری وانا سرہ صفتی والصفۃ لاتنفک عنی چہ باشد ولیس فی الوجود الا اللہ چہ باشد لا موجود سوی اللہ دریں مقامست لاالہ الا اللہ انیجا تجلی کند با یزید از موذن شنید کہ میگفت اللہ اکبر گفت من بزرگترم وقتی دیگر بیخیے میگفت محمد رسول اللہ صلعم گفتہ است آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیمۃ او گفت لوائی اعظم من لوا محمد حجو المرد اعجب مقاماتے ومقالاتے است لیکن ہنوز ایں مقام سلوک است اگرچہ انتہائی مقامات است ودر ابتدا ر حال ایں فقیر را گم گشتگیہا بسیار روی نمود وقتے چناں بود کہ دوسخن مترتب گفتن ممکن نبود وسطر نبشتن نتوانستے وحیرتے سخت داشتم وامروز قلم میگیرم وہزار انواع سخن می نویسم ونمیدانم آں حال بہتر بود یا ایں اعوذ باللہ من المکر والاستدراج مقرر داند شب دوشنبہ چہاردہم ماہ شوال بود قبل از نماز خفتن ایں مکتوب سواد کردم ودر بحر بی پایاں افتادم وسخن دراز کشید زیراکہ **بیت** قصہ عشق چوں سر زلفش ❊ ہرچہ گویم ازاں دراز تر است ❊ اما مرا وقت تنگ بود ومرا جزا ایں کاری دیگر ہم بود ہمبریں اقتصار نمودم غرض من ایں سطور بغایت مشکل ومتشابہ است کلامنا اشارات ورموز بداں علم وعقلی وفہمے کہ داری کہ بدیں راہ نتوانی برد ہرچہ مشکل شود حل آں از مشغولی ہا باطنی طلب وآنچہ ماند بر من نویس تاکشادہ تر نویسم ۔۱۲

صحیفہ چہل وہفتم در معذرت عیادت کہ خدمت شیخ ذکرہ اللہ برحمت اورا کردہ بودند الحمد للہ المحمود بکل لسان **بیت** اگر بر من سلام آں بہارم ❊ رساند صبحدم باد صبائی بہشوم زندہ اگرچہ مردہ باشم ❊ زہر عضوی بخیزد مرحبائے ❊ دیروز کہ بخت نیک اقبال کردہ ومعاودت مساعدت نمودہ آفتاب صحت از افق وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ طالع گشتہ وماہتاب شفا از مطلع وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ طلوع کردہ بود از مبشر لطف وبشیر عنایت شدم بعد از نماز جمعہ کہ عید المساکین است دوستکاں مخدوم عالمیان زادہم اللہ قوۃ کہ خاکپائی ایشاں کحل باصرہ اہل بصیرت وتوتیا بصر ارباب بصارت است

ساختہ کوئی ایں پروردہ نظر تربیت آں وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ بشرف قدوم
مشرف قد تشریف لَقَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ ارزانی فرمودہ بودند و لعیادت ایں غلام بندگان
حضرت خویش بروفق سنت نبوی و سیرت مصطفوی قدم مبارک بریں جانب بمرحمت رنجہ نمودہ گفتم
سبحان اللہ ایں چہ کرم است و من بیچارہ چہ شان ابن کرامتم والا بیت روزیکہ بگذرم بضمیر منیر او
آں روز قدر من ز سر عرش بگذرد پرسش ازو توقع اہل طمع بود ما را ہمیں بس است کہ او یاد
آورد آما ازاں حضرت وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ چنیں و پیش ازیں چہ عجب بود شعر
لا عزو من المسک ان یفوح ولا من البدر ان یلوح آرے آں عادی است نہ قشری و اصلی
است نہ فرعی بیت لطف را تو بوی ز مشک نور از خرشید رحمیست قدیم و عادتی معہود است
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ شیخ البقاء اللہ مہر لیست بر فلک اشفاق و شفق و شفقت و مہربانی
ازاں ذات ملکی صفات علیسوی حرکات موسوی درجات خلیلے افعال مصطفوی احوال تخلق
باخلاق اللہ ہیچ غریب و عجیب نتواند بود بیت چہ عجب ز آفتاب عالمتاب کہ کند مہر بر صحرا
و غراب من بیچارہ مسکیں چہ کسم و کدام قدرت دارم کہ دریں معذرت چیزے توانم نبشت
و یا در مدح و ثنا آں حضرت حرفی و یا لفظے تقریر توانم کرد بیت عذر قدمش نتواند خواست
عذر قدمش ہم کرمش داند خواست اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ عَلَيْكَ ثَنَاءً وَّلَا اَبْلُغُ
مَدْحَتَكَ وَفَاءً امید صحت و تندرستی بایں زماں شدہ بود کہ دراں حضرت عرش منقبت
کہ دم از قصہ ابیت عند ربی می زند و حکایت ازلی مع اللہ وقت می گوید بموقف عرض
از اسر نیاز عرصہ کردہ بودم کہ رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ ندا فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ
ضُرٍّ از منادی شفاخانہ لطف بگوش جانم رسید۔ آری بلیت بہر جانب کہ او الحمد خواند
اجل از کار رانی باز ماند حق تبارک و تعالیٰ سایۂ دولت آں قطب آسمان ہدایت و آفتاب
فلک عنایت را بر سر ایں مشتی درایشان ہوار قضار بندگی تا بقار ارض و سمار باقی و پایندہ
طالع و تابندہ دارد بحرمت من قال لولاک لما خلقت الافلاک مخدوم زادگان ہر یکے

مولانا امام ہمام زین الدین ویاران وخادمان سلمہم اللہ والقاسم بالخیر اجمعین لبقا مبوس
بندگانہ مخصوص بلیت چہ دعاگو ئیمت ای سایہ میموں ہمای سایہ دولت تو بر سر ما دیر بپای
عمر دراز باصحت ذات ارزانی باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد ومن فوائدہ قال علیہ السلام
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ای دوست او علیہ السلام می فرماید اذا روی
عنی حدیث فاعرضوہ بالقرآن فان وافقہ فاقبلوہ والا فردوہ جانم فداش باد بنزول قرآن
بر جان او در زبان او شد خود چگونہ حدیث مخالف افتد مطابق این حدیث از قرآن بشنو
جل ذکرہ نسوا اللہ فانساہم انفسہم در بغا واللہ لو فسرت ہذہ الآیۃ لرجمت ولکن
فہم من فہم سر لیس فی جبتی سوی اللہ اینجا ست - ط

صحیفہ چہل وہشتم بسم اللہ تیمناً بذکرہ رب ارنی الحق حقا وارزقنی اتباعہ اموس
برادر دینی فلان الدین دام تقواہ در رضاء در باب عقل وعشق گفتہ ونبشتہ اندکہ بینہما
تضاد است یعنی نزدیک ایشان ہر کجا کہ عشق خیمہ زد عقل از آن مقام رخت بربندد
ودر کتب ایشان واشعار ایشان درین باب گفتہا ونبشتہا بیشتر است ما بدان چہ پردازیم
اما این ضعیف را چنان معلوم میشود کہ میان عقل وعشق اخوت توامانی است آری این
ہر دو جوہر از یک صدف اند بلکہ یک معنی است در دو لفظ ویک شراب در دو جام لابل چون ماہ
وصورت اند یا ہمچو ذات وصفت نہ این رابی او قوامی ونہ آن رابی این دوامی نہ عقل ہرگز بی عشق
باشد ونہ عشق بی عقل متصور بود وبرین نوع باشند بلیت ای عقل کل تو ہر چہ
گفتی صادقی ٭ حاکم تو بی لکن گفتگو کمتر کنم ٭ جانم تو اللہ شعر انا من اہوی ومن اہوی انا ٭
نحن روحان حللنا بدنا ٭ از عالم اتحاد اند دوی نباشد بلیت مائیم یگانہ وبکی الیم ٭ در
مذہب ما دوی نباشد ٭ جوانمردا عشق نتیجہ معرفۃ است ومعرفت نتیجہ عقل وبالعقل یدرک
الاشیاء انہ جوہر مجرد عن المادۃ ولواحقہا وعلائقہا ولا یتحرک بالذات ولا بالعرض و
یحرک بالتشویق غیرہ وہو الملک العقلی المحض الروحانی الصرف وقال الحکیم الذی یدرک

الا بالعقل خلق کل مخلوق و ہو العارف باللہ والمخصوص بمعرفتہ ای دوست بدانکہ کمال عقل جز بصفت
عشق نتواند بود و او تا عاشق نشود کمال نپذیرد و ترا ازینجا سر حکیم و حکیونہ روشن شود ؎ عشق آمد و عقل
خانہ آراست * زیراکہ بعشق عقل شد راست * عقلست چو ذات و صف او عشق :
بی وصف نہ ذات را قوامی بر جاست * دریغا ہیچ بی عقلی را این صفت نبود و ہرگز حق تعالی دیوانہ
را چنین صفت نکند و بدین وصف منصوص نہ فرماید و خود دیوانہ ہرگز بمعرفت مامور نیست از انکہ
عقل ندارد و چون کسے چیزے را بکمال جمال ذات داند و حسن جمال صفات بشناسد محبت آن
او را بضرورت اختیار افتد لان کل لذیذ محبوب والمحبوب مطلوب از قرآن بشنو
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ دریغا محبت نزدیک اہل شریعت بایدید نسبت کہ ایں بعین
حق و النظر حاذق و یا بشنیدن باشد والاذن تعشق قبل العین احیانا و نزدیک اہل طریقت
بدانستن دل ہم باشد و آں را مشائخ بعالم البصیرت خوانند و آں صفت عقل است و ایں
عقل اول جمیع مخلوقات است کما جاء فی الخبر اول ما خلق اللّٰہُ العقل وَ انّہٗ نورٌ محض
ظَہَرَ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ ہُوَ نُوْرُ نبینا محمدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کما قال اَوَّلُ ما
خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ای روحی و ازینجاست کہ پیغامبر می فرماید الارواح جنود مجندۃ
فما تعارف منہا ائتلف و ما تناکر منہا اختلف سبحان اللہ
تا چہ اسرار است کہ ایں حدیث بر صحرا نہادہ است اما آنچہ متقدمان در تضاعد عقل و عشق
گفتہ و نبشتہ اند مراد ایشاں عقل معاش و تدبیر دنیا لاش خواہد بود و آں بے شبہہ محجوب
او خود ازیں سعادت بکلیہ محروم است او را با ایں دولت چہ کار ؎ بیت مقلد را دریں رہ جا نگہ
نیست * رہ پاکان سر اندازان شید است * ہیہات ہیہات عقل انسانی را بقا و حیات جز
قوام و ثبات جز بعشق و در عشق و بی آں ہرگز زندگانی نباشد مصراع ما زندہ بعشقیم دگر
خلق بجا نیست * آرے حق تعالی در قرآن ازیں عقل انسانی بریں عبارت خبر میدہد کہ اِنَّا
عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَ

اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اہل تاویل ظاہر ازیں امانت
تکلیفات شرعی مراد میدارند وسہم نیک است کہ مکلف جز عاقل نباشد پس سبب تکلیف
ہمیں عقل باشد و نیز میگویند کہ قبول امانت بسبب ظلومی و جہولی کردہ است والا چرا باستے
کہ انچہ اہل آسمان وزمین وجبل قبول نکردہ او قبول کند ذٰلک مبلغہم من العلم **مصراع**
لنے لنے غلطت اے دل افزون ؛ مالہم من علم الا اتباع الظن ۔ جوالمرد محقق است کہ
مردم از سہ قوت مرکب است یکی قوت سبعی ۔ دوم قوت حیوانی سیوم قوت ملکی ہیہات ہیہات
کہ انسان پیش از قبول امانت یعنے حصول قوت عقلی جز ظلوم و جہول نتواند بود ظلوم از جہت
قوت سبعیت و جہول از جہت قوت حیوانیت آرے آرے آید وست پیش ازانکہ او را
نعمت عقل روزی شود جز درندہ و چہار پایہ نبود چوں ایں امانت الٰہی و گنج خزانہ ناگفتنا
بواسطہ عنایت قدیم و حکم کریم قبول کرد انسان شد ہر آئینہ معرفت یافت ضرورت عاشق
شد چہ معشوق بغایت باحسن و کمال و لطافت و جمال است چگونہ عاشق نشود در لغا
تا باضطرار و اختیار طالب شد و طلب غالب گشتہ در غلبہ مکاشف شد و در کشف مشاہدہ یافت
و در مشاہدہ از خودی نیست گشت و دران نیستی بدوست ہست شد **شعر** وکان ماکان مما لست
اذکرہ ؛ فظن خیرا ولا تسأل عن الخبر ؛ القصہ لطولہا ۔ **بیت** قصہ عشق چوں سر زلفش
ہر چہ گویم ازاں دراز تر است ؛ قال الحسن البصریؒ من عرف اللہ احبہ ومن احبہ طلبہ
آید وست کسے راکہ نہ شناسی چہ دانی وکسے راکہ ندانی چہ محبت و عداوت آری اگر معروف
حسن و کرم دارد لاجرم دوستی اقتضا کند و اگر قبیح و لئیم است مخالفت ضروری بود
دریغ ہزار دریغ اگر ذاتی در غایت حسن و جمال و الطاف و کمال باشد مع ذلک صاحب
کرم و احسان و ترتیب و امتنان بود دریں صورت چہ گوئی ہیچ کمی بود کہ نہ دوست او بود حسن
و احسان کامل دارد و عام و خاص ازاں نصیبے می یابد ۔ لاجرم جبلت القلوب علی حب
من احسن الیہا لازم آید **بیت** آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار ؛ ہر گیاہے کہ بجوش

سزوید خطب است ٭ حق تعالی مارا و ترا و جملہ طالبان را ازیں دولت نصیبے دہد و ازیں نعمت حظی بخشد
بیت جز عشق تو علیہا فراموشم باد ٭ ویں درد بجای جان در آغوشم باد ٭ و استغفر اللہ العظیم
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین ۵

صحیفہ چہل و نہم برادر عزیز الوجود معدن الجود خیر الدین را آسائش در رضا رحق تعالے
دراز باد دائم کلمہ کہ وقتے درگوش آں دوست فرو خواندہ بودم کہ اِنَّہٗ مَعَ کُلِّ شَیْءٍ لَا
بِالْمُقَارَنَۃِ وَغَیْرُ کُلٍّ لَا بِالْمُزَائِلَۃِ ہمانا بر خاطر او اشکالی دارد بداں ای برادر اطال اللہ
بقارک فی تقواہ تا آنکہ تو در عالم نسبت و اضافت خواہی بود ہرگز بر اسرار ایں کار ترا وقوفی نخواہند
داد من تا چند روزگار در تفہیم تو صرف کنم برائی خدای یک ساعت خود را در بحر محیط ہَلْ اَتٰی عَلَی
الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّہْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا غرق کن تا توی تو در باقی شود عروس وحدت
اینجا جلوہ کند و شاہد حقیقت معانی نقاب بکشاید ہر آئینہ دریں مقام نسبات و اضافات
و عبارات و اشارات مضمحل گردد انہ مع کل شی لا بالمقارنۃ و غیر کل شی لا بالمزائلۃ باشد
پس بدانی کہ فاذا ہو ہو بس فی الوجود الا ہو بیجا میر میگوید اصدق کلمۃ قالہا العرب
یعنی ۵ الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ٭ و ہہنا سر عظیم ٭ ای دوست بودن او با ہر چیز
بذات بر صفت تنزہ از تحدد و تفرد و تقرر و تعدد علی وجہ الاحاطۃ و الکمال و طریق
کلی بالشمول و الاجمال کہ دراں بہیچ وجہ و رسم تجزیہ و تفرد و تبعض را مدخل و مساغ نتواند
بود و اتحاد و حلول متصور نہ چو المزدانہ بینی کہ روح را چیزے ازیں صفت دادہ اند با تن
ہر کدام وجہ بذات است نہ بصفت دازینجاست کہ رسول علیہ السلام گفت مَنْ عَرَفَ
نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ و اگرچہ روح از عالم امر است نہ از عالم حقیقت وحدت و
از معرفت روح فقط معرفت رب حاصل آید نہ معرفت وحملت کہ حقیقت رب است چہ آنجا نہ حد است
و نہ رسم و نہ صفت است و نہ اسم تعالی ہو عما یقول الظالمون و لا و لا یحیطون بہ علما
درست نیاید لا یعرف اللہ غیر اللہ ایں باشد ای برادر محقق است کہ وجود عرض بی ذات

جوہر او امکان ندارد وازیں جہت کہ قیام ہمہ بدوست او قائم بذات خود است او جوہر ایں ہمہ اعراض باشد بلاشک وازینجاست کہ حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ در کتاب خود آوردہ است خدائرا بدیں معنی و معانی دیگر جوہر تواں گفت - جوانمردا ایں سہ عالم است کہ اذاں ترا خبر مے کنم عالم ربوبیت و عالم الوہیت و عالم وحدت کہ حقیقت ذات است تا ازیں دو عالم نگذری وایں دو دریا محیط را عبور نہ کنی ازیں عالم کہ بیان می کنم ہیچ ندانی و بداں ایدک اللہ بریں وجہ کہ عالم ربوبیت عالم ملک یعنی شہادت و عالم الوہیت عالم ملکوت یعنے غیب و عالم وحدت حقیقت ذات است تعالیٰ و تقدس پس عالم ربوبیت فعل و عالم الوہیت عالم امر یعنی صفت و عالم وحدت حقیقت ہویت یعنی ذات مجرد جل و علا وچوں بحقیقت نظر کنی حقیقت ربوبیت والوہیت ذات وحدت است پس ہمہ بحقیقت یکے باشد وغیریت را اینجا وجود نیابی وانیہمہ براں یکے باز گردد و باز ہماں یکی باشد کُلُّ شَیْءٍ مِنْہُ بَدَاءَ وَاِلَیْہِ یَعُوْدُ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَہِمَ مَنْ فَہِمَ **مصراع** محجوب را ز ہیچ چراغے نصیب نیست ٭ یکے شاعری چہ خوش می گوید **بیت** تو با ہمہ در جمال و چشم ہمہ کور ٭ تو با ہمہ در حدیث و گوش ہمہ کر ٭ اے عزیز لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ندا و ہر ساعت است کہ در عالم وحدت از ہویت بر می آید وچوں وجودے دیگر اصلا متصور نیست جز لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ امکان ندارد وچوں مرد از ربوبیت والوہیت ہر دو ظاہر است اما یکی محسوس و دوم معقول و ذاتہ تعالیٰ باطن آمد پس ہو الظاہر والباطن اینجا برتو غمزہ زند پس بدانی ازیں کہ یکے اول باشد و یکے آخر و یکے ازل و یکے ابد و یکی ظلمت و یکی نور و بالحقیقت ہو الاول والآخر والظاہر والباطن والظلمۃ والنور والازل والابد ولا ہو اللہم ایں صور و اشکال مختلفہ و مؤتلفہ کہ در محسوس و معقول فرض میکنی در عالم ربوبیت ایں ہمہ مجاز است و حقیقت ہمہ خدا است تُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ **شعر** انتم حقیقۃ کل موجود بدا ٭ وسواکم

فی العالمین توہم ٭ ھذا الوجود ان تکثر ظاہراً ٭ بحیاتکم ماھو الا انتم ٭ و این ہمہ وہم و خیالست و در آخرت ہمہ اضغاث احلام خواہد بود و ہیچ یکی ازیں بخودی خود حقیقی ذاتی ندارد و این ہمہ کالعدم بل محض عدم است و در عالم عقول این ہمہ کلاشی است و این ہمہ در عالم در عالم نسبت و اضافت افتادہ است چنانچہ عالم عقل بر نسبت عالم وحدت کلاشی است بل بالحقیقۃ لاشی است و علت این ہمہ ممکنات جملہ یکیست و سبب ہمہ ہمیں یک حدیث بودہ است کہ کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ و این ہمہ اینجا ظہور یافت و اشارت و عبارت و نسبت و اضافت پیدا آوردند و اگر نہ چنیں کردندے ہرگز انتظام این عالم فعل امکان نداشت سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ٭ و ہیچ وجہ خبر بدیں حکمت قیام این متصور نبود اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ پس بدان ای عزیز کہ این صور و اشکال را خدای نگویند و این ہمہ خدای نیند و خدای تعالی شکل و صورت و محسوس و معقول نتواند بود و از ادراک ہر دو حقیقت بیرون است و چوں تواے دوست از عالم ربوبیت و الوہیت بگذری آنجا بدانی کہ ہمہ خدا است و این ہمہ یکے است خدا و جز خدا ہیچ چیزے دیگر نیست و وجود او را است و موجود اوست و بحقیقت ہمہ اوست لا بل ہمو ست نہ غیر و اینجا قول شیخ من درست آید کہ اللہ و لا سواہ ای برادر امید میدارم کہ حالی از جہت علم این مشکل بر تو حل خواہد شد کہ انہ مَعَ کلِّ شَیْءٍ لا بالمقارنۃ و غیر کل شَیْءٍ لا بالمزایلۃ زیرا کہ چوں بحقیقت معلوم شد کہ جز خدای را وجود ہمو ست و غیر اصلا نیست اینہمہ شبہات مرتفع گشت و ہیچ مشکل نماند بلا سخنی قریب الفہم جامع تر بشنو ابدو بحقیقت بداں کہ ہیچ چیز نیست کہ او با آں بذات نیست و با ہر چہ او باشد آں ہم بداں بحقیقت کہ نیست پس معلوم شد کہ ہر چہ ہست اوست و ہیچ نیست مگر او و لیس فی الوجود الا اللہ و لا موجود سواہ و استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً و فعلاً و ظناً و خاطراً و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین **و من فوائدہ** و بالحقیقۃ ہذہ الاشیاء الکثیرۃ یعنے العلو

والسفلیۃ والمحسوسۃ والمعقولۃ کلاً وجملۃ کشئ واحد وماہذہ القلۃ والکثرۃ والعلو والسفل
والقرب والبعد والمحسوس والمعقول الا بالنسبۃ الینا واضافۃ بعضا الی بعض وہو
اصل الکل ومع الکل بالذات محیطا بالاحاطۃ الجوہریۃ کما قلنا من قبل وفی صحیفۃ اخری
ولہ الذات الاحدیۃ والصفۃ الفردیۃ والفعل والاضافۃ یعنی الوجود والامر والخلق ونحن من
حیث الظاہر مظاہر اسمائہ وصفاتہ ومن حیث الباطن اللہ ولا سواہ ولیس فی الوجود الا اللہ
لان الوجود اصل الصفۃ والصفۃ اصل الفعل وکل شئ یرجع الی اصلہ وبالحقیقۃ وجود
واحد احد صمد فرد وتر لاغیر ومن فوائدہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جمیع بین الغیب
والشہادۃ یعنی جمع بین الالوہیۃ والربوبیۃ وہذہ الکلمۃ متعینۃ للعوام لانہم لا یقدرون
علی المعرفۃ غیر ھذا وکلمۃ لا ہو الا ہو وہنا جمع بین الوجود والصفۃ والفعل اعنی
الہویۃ والالوہیۃ والربوبیۃ فاذا ہو ہو لاغیر وہنا الذات والالوہیۃ والربوبیۃ فی عالم
الواحدۃ اعنی الہویۃ واحدۃ لاغیر وہنا سر عظیم قولہ لَا تَقُولُوا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَہُوْا خَیْرًا
لَّکُمْ واستغفر اللّٰہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ۔

صحیفہ پنجاہم بدان ای دوست عزیز نور اللہ قلبک بنور توحید کہ مرا از فحوای کلام
چنان معلوم میشود کہ ترا ازین سخنام در شبہتی دیگرا فتادہ وآن آنست کہ چون
چنین باشد کہ نوشتم پس انیکہ کسے چیزے میخورد یا مجامعتے میکند یا میکناند یا بمنزل
می رود علی ہذا این حلیست زیرا کہ این افعال بحق تعالی نسبت ندارد۔ وبدان اسعدک اللہ
تعالی فی الدارین کہ این افعال واحوال جملہ در عالم صورت است وگفتم کہ این ہمہ
باضغاث احلام مانند چنانچہ در عالم صورت شکل تو در خواب ہر چیزے می بیند چون
بیدار می باشد آنرا ہیچ حقیقتے نمی یابی ہمچنین امروز روح تو کہ از عالم امر است
درین عالم خلق مدفون است ودر خواب رفتہ است وانہمہ اضغاث واحلام است
وہجر ندارد فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ہمچنین کسانیکہ

وازخواب بدر آرند بدانند این همه حقیقتی نداشت وهیچ نبود وازینجا رسول علیه السلام فرمود
النَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا وبحقیقت عالم معنی ازین افعال واحوال منزه ومبرا است
ونیز ای دوست اگر زمانی چشم به بندی وانگشتان بر چشمها نهی نه بینی که چه رنگهای مختلف
وصورتها که در خیال تو پیش چشم تو آید وچون بکشائی هیچ ازینها نه بینی ولیکن اثری ازان در متخیله
باشد وآن اثر در دل تو تاثیر کند لامحاله ودائم اینجا ترا بر خاطر آید پس چون این افعال
واحوال همه اضغاث واحلام باشد ثواب وعقاب دوزخ وبهشت بکدام وجه آید-
جوانمردا نشنیده که رسول علیه السلام فرموده است الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ
سِتَّةٍ واربعین جزء من النبوة پس چنانچه اثر این خوابها که ترا در عالم صورتست ظاهر
میگردد در روح را اثر این خوابها خویش که در عالم خلق دیده است دران عالم یک یک
مشاهده افتد واین جمله درین دو عالم باشد یعنی ملک وعالم ملکوت ودر عالم وحدت ازینها
هیچ هست نیست وآنجا همان وحدت است ومحض احدیت است ودوی اصلا نیست وهر چه
همه یکی اوست وجز او همه نیست وهر چه بود وهست وباشد همه اوست وتا ندانی که آن معانی
روح را با ترا بعد از مرگ است کلا وحاشا بعد مرگ همانچه امروز داری جز آن ترا نباشد
مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی اما ای عزیز هر وقتی که ترا از عالم
ربوبیت والوهیت گذشته شد دولت وحدت ونعمت احدیت است اینجا بدانی شعر
لا تحجبنک اشکال تشاکلها ؛ عمن تشکل فیها وهی استار ؛ فالبحر بحر علی ماکان فی قدم ؛
ان الحوادث امواج وانهار ؛ بیت آفتابی در هزاران آبگینه تافته ؛ پس برنگ
هر یکی تابی عیان انداخته ؛ جمله یک نور است لیکن رنگهای مختلف ؛ گفت وگوی در میان
این وآن انداخته ؛ فَصَحَّ مَا قَالَ لیس فی الوجود الا الله ولا موجود سواه واستغفر الله
العظیم وصلی الله علی نبینا محمد وآله اجمعین- ومن فوایده اِنَّهٗ نُوْرٌ وکل شئی تراه
غیره فهو کالظل للنور وظل النور شعورک بوجودک ووجود غیرک والظل لابد بان تقتضیه نور

وان اللیل ظل الشمس بواسطة الارض الحائلة لہا ولا بد بان تصیر نہارًا ہیہات وانت من
این تعرف ہذا ولک باصرة تخلیلیة لیس لہا بصارة ولا بصرة اللہم وتعرف من یعرف السلطان
ظل اللہ وہذا سر عجیب فہم من فہم کما قال عز من قائل اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ
الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًا ثُمَّ قَبَضْنَاہُ
اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا وہذا سر قولہ کُلُّ شَیْءٍ مِنْہُ وَبَدَاءَ وَاِلَیْہِ یَعُوْدُ وہو جل وعلا
اصل الجمیع وکل شئ یرجع الی اصلہ والیہ یرجع الامر کلہ **ومن فوائدہ** قال علیہ السلام
اصدق کلمة قالہا العرب الا کل شئ ما خلا اللہ باطل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ
فاذا ہو زاہق ولکم الویل مما تصفون دریغا ایں چند کلمہ جملگی اسرار عالم وحدت را
برصحرا نہادہ است ودر نفی غیریت ہمیں قدر کافیست **ومن فوائدہ** فی وجوب السلوک
الی اللہ تعالی وبیان مقالات السالکین ومنتہاہم الی مطلوبہم قال عز من قائل فلیرتقوا
فی الاسباب والارتقاء من الاخس الی الاشرف ولیس اشرف من المخلوقات
السفلیة الا الحیوان الا الانسان والانسان بالصورة الانسانیة الظاہرة من عالم
الملک وبالصورة المعنویة الباطنة من عالم الملکوت وبباطن الباطن من عالم
الجبروت ومن عالم الوحدة بل من الاحدیة فالارف منہ عالم الملکوت عالم الجبروت
ومنتہاہ عالم الاحدیة وہذا سر قولہ عز من قائل لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ فَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ
ثم بعد ہذا وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ثم الانتہاء تقتضی الفناء ثم الفناء فی الفناء ثم الفناء
ومن الفناء وہناک تتم الفقر واذا تم الفقر فہو اللہ ومن ہہنا صح من قال لیس فی
الوجود الا اللہ ولا موجود سواہ فصدق من قال سبحانی ما اعظم شانی ومن قال انا الحق
ومن قال لوائی اعظم من لواء محمد ولیس فی جبتی سوی اللہ وہل فی الدارین غیری ونحو ذلک
فعلیک یا ولدی لسلوک طریق اللہ وحفظ شرائطہا مع اصولہا وقوانینہا حتی یتحقق لک
حقیقة ما سطرت وان لم تکن من السالکین فعلیک بالایمان والقبول ولا تکونن من الجاحدین

واستغفر الله العظیم وصلی الله علی محمد وآله اجمعین۔

صحیفه پنجاه یکم مرادات دارین اخوی سلمه الله بخیر در رضا رحق حاصل باد بدانکه رسول
می فرماید علیه السلام اصدق کلمة قالها العرب الا کل شیئ ما خلا الله باطل اید وست بهمه الله
می دانی که حق و باطل کدام است وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا هم از قرآن کشاده تر بشنو می فرماید وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ
هیهات چه خواهی دانست که چه میگوید دریغا چه فهم خواهی کرد عزیز من باطل را هیچ وجود
نمیدهد و موجود نمی شمارد وجود آنی که محض عدم اند عدم را چه وجود تصور توان وهم و
خیال را اعتبارے نبود پس وجود همان یک وجود این ظواهر جمله همان یک ظاهر و این همگی
بواطن همان یک باطن ای هو الظاهر والباطن لیس فی الوجود الا الله ولا موجود سواه
احول بیچاره یکے را دو و سه و چهار می بیند و بحقیقت همان یکیست تعالی الله عما یقول
الظالمون **بیت** آفتابے در هزاران آبگینه تافته ٭ پس برنگ هر یکے تابی عیان انداخته
جمله یک نور است لیکن رنگهای مختلف ٭ گفت وگوئی در میان این و آن انداخته ٭
اگرچه این دو بیت از حقیقت معنی که مرا مطلوب است بغایت دور است اما این بیت
عربی بمقصود نزدیک تر است **شعر** فی البحر بحر علی ما کان فی قدم ٭ ان الحوادث امواج وانهار
آب همان آب است که گاهے بخار خوانی وگاهے سحاب وگاهے برق وگاهے ژاله وگاهے شبنم
وگاهے سرشک وگاهے جوے خوانند وگاه چاه گویند وگاهے حوض وگاهے لبا وگاهے
دریا و علی هذا در هر وقتے بر مقتضای حالی نامی خود می کنی و او همان آب است که هست
هر چه بینی میدانی بگوی اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ جوگی بکمال رسید اینجا سون می گویند
واین مقام الفنا من الفنا است که نهایة جملگی مقامات است و بعد این مقامے نیست و
ترقیات و تجلیات اینجا تمام شود فهم من فهم۔ **ہ** تا مرد ز خود فانی مطلق نشود ٭ اثبات
ونفی او محقق نشود ٭ از خویش برون آئے که تا او نشوی ٭ ورنه بگزاف آدمی حق نشود ٭

در لغا تو مسکین چہ دانی وار کجا فہم تو رسد کہ چہ می نویسم مہیات دانی کہ سُون چیست وازیں چہ معنے مطلوبست یعنی وجود ہیچ نیست وخالیست سبحان اللہ چہ معلوم خواہی کرد آرے ایدوست چوں فنا مطلق کہ آن الفنا من الفنا ہست حاصل آید لابد علم از وجود غیر بخیزد وموجودات بحقیقت عدم خود رود وشعور بیکبار بیفتد وہیئتہا ہمہ مضمحل گردد ومعقول ومحسوس ناچیز شود ہر آئینہ باطل گردد حق بحقیقت خود ظاہر شود اینک سُون بے شک وبے شبہہ در لغا ایں چہ اسرار است وباکہ میگویم وکدام کس داند وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ونہ ہر عالمے داند الَّذِي يا خذا العلم من اللہ بلا واسطۃ حکیم بیچارہ میگوید کہ وجود سہ است ممتنع وممکن وواجب ممتنع معدوم است اشارت وعبارت را بدو راہ نیست اما ممکن آنکہ میان دو عدم است وعلما گویند الوجود بین العدمین کالطہر المتخلل بین الدمین یعنی چنانچہ طہر متخلل را در شرع اعتباری نیست آں ہمہ کالدم جاریست ایں وجود ہم کلا وجود بل ہماں عدم محض باشد چہ وجود تخیلی با توہمی موجود نگویند لا عند الحس ولا عند العقل واز وی نیز اشارت وعبارت بیزار است اعنی می نماید کہ ہست ونیست کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا وتحقیق ایں نمائش از علم سیمیا نیکو معلوم می شود آری بداں علم بس عالمہا عجیب وغریب می نماید چیزے نہ فلا وجود الا الواجب الوجود جل جلالہ الا کل شئ ما خلا اللہ باطل آں جوگی ضرورت اینجا می گوید۔ دہندھا لوک بجانے اندھا۔ ومیدانم کہ جوگی ہمیں معنی ازیں لفظ مراد دارد یا دیگر اگر ہمیں معنی است غلام او یم مدتے ایں کلمہ جوگی کہ سُون می گویند برمن سخت مشکل بود ومنکر بودم وقبول خاطر نمیافت تا روزی در باغ خواجہ صدر الدین مرحوم نبیرہ مولانا حمید الدین مخلص بچاشت مشغول بودم در وقت مراقبہ بفضل خود حق تعالی برمن کشف فرمود۔

فالحمد للہ علی نعمائہ والصلوۃ علی محمد خیر رسلہ وانبیائہ واستغفر اللہ العظیم۔

ومن فوائدہ مکاشفۂ عیانے سبحان اللہ یا غفور یا غفور ایدوست دو نقطہ می بینی

مکب ازاں وجود دوم عدم باللہ ہر دو نقطہ یکی است نہ بینی چنانچہ اشارت و عبارت است از
عدم ممکن نیست از وجود ہم ممکن نیست از ہر دو اشارت و عبارت محال است پس تو یکی را نقطہ
بدایت داں دوم را نقطہ نہایت و ہر دو یکیست بعینہ و این عجیب سر لیست کہ وجود و عدم
یکیست در لیغا چہ دانی کہ این چہ سخن است ہیہات یعنی عروس وجود حقیقی جز در عدم محض
جلوہ نکنند و شاہد عدم کلی جز از وجود و خوبی رخ نما ید انجا بدایت و نہایت وجود و عدم
یکی بود لفظ و معنی و صور و معنی و حقیقت و مجاز و کل و جز و جسم و جوہر و ملک و ملکوت غیب و
شہادت ظاہر و باطن جملہ یکی باشد کنقطی الدائرۃ **ومن فوائدہ** قولہ عز اسمہ لترکبن
طبقًا عن طبقٍ ایدوست وفقک اللہ وارشدک الحق بدین آیۃ ترا امیدوار عروج
بسوی خویش و ترقی بعالم قدس می گرداند یعنی ترقی کن کہ ہر آئینہ ممکن است و عروج
کن کہ میسر است ہیچ دانی کہ این چہ عروج و کدام ترقی است در لیغا از کجا دانی کہ دیدہ
دولت محجوب و باصرہ بصرت مفقود است عزیز من از دو عالم ظاہر یعنی ملک و ملکوت
یکے ظاہر حسی و دوم ظاہر عقلی و از یک عالم کہ آں را جبروت خوانند در ظہور آوردہ اند
و مظہر اسماء و صفات گردانیدہ و سری از حقیقت احدیت درین مظہر نمود لیخ فرمودہ
پس ضرور لست کہ عروج کنی و ترقی نمائی در قرآن می فرماید فلیرتقوا فی الاسباب
والارتقا من الاخس الی الاشرف تا بدولت حقیقی خود رسی کہ آں منتہائی معارج تو
بود و ان الی ربک المنتھی در لیغا ندانی کہ ہمیں سہ عالم است ہیہات آں اصول
عوالم است اما ہر یکے ازین عالم عالمہا دارد از یکی تا ہفتصدگان ہزار عالم است کہ ترقی
می باید کرد و این ترقی و عروج جز بطہارت کاملہ ظاہرہ و باطنہ کہ وذروا ظاھر
الاثم و باطنہ و صلاحیت اعمال درونی و بیرونی فاعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ
شیئًا میسر نگردد الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ در لیغا آں کلمہ طیب عمل
چہ فہم خواہی کرد بداں الہمک اللہ بلطفہ الکلمۃ الطیب لا ھو الا ھو وہذہ کلمۃ الخواص یعنی

لیس فی الوجود الا ہو والعمل الصالح ان لا یخطر ببالک سوی اللہ شئی من الموجودات الحسیۃ والعقلیۃ الظاہرۃ والباطنۃ ولیسقط شعورک عن وجودک وموجودیتک بحیث یتحقق لک ان لاموجود سوی اللہ فی الوجود دریں مقام شاہد وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی را جلوہ کنند دریغا چہ کنم کشادہ ترمی توانم کرد والا دریں آیت تا چہ سرہا را حدیت است بخدای رب العزۃ اگر چیزے ازاں ظاہر کنم دریای غیرت الٰہی در تموج آید وزلزال قہر احدیت بجنبد وہمگی آں موجودات وہمی وخیالے بیکبار فلتقمہ الحوت سازد وآں سنت الوہیت وربوبیت کہ ازیں ظواہر مجازی تخیلی وتوہمے در عالم صورت مطلوب است مہمل ماند وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا تعالیٰ عن ذلک واستغفر اللہ العظیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ومن فوائدہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ الیٰ آخرہ الآیۃ۔ الظل ہہنا العلامۃ الدالۃ علی ان لیس فی الوجود الا اللہ ولا موجود سواہ وظلّ کل علامتہ ومن قال السلطان ظل اللہ ای علامۃ اللہ۔ آی دوست چہ فہم خواہی کرد کشادہ تر بشنو حق خواست حقیقت خود ظاہر کند از حقیقت ذات در صفت واز صفت در فعل ظہور فرمود پس فعل نشان ذات وایں ہر یک ظل یکدیگر شد پس چوں فعل بصفت وصفت بحقیقت ذات مراجعت نماید جز ذات در وجود امکان ندارد کہ باشد ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًا ثُمَّ قَبَضْنٰہُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا عزیز من چون آفتاب بر آمد ہر چیز سایہ خود بر زمین از جانب دیگر انداخت تا آفتاب بلند شد وسایہ را فرو برد علامت بر خاست ہمہ آفتاب شد وآں در وقت ظہور است تا خواست باز باطن شود دریں زمان ہر علامت بطون ظاہر خواہد کرد از جانب دیگر سایہ خواہد انداخت پس دو وقت علامۃ ظاہر خواہد گرد وقت الظہور ووقت البطون تا بداں علامت بدانی ہو الظاہر والباطن والاول والآخر والازل والابد والا چوں حجابہا امکانے بر دارد وبحقیقت وخوبی خود نمایاں گردد اند ضرورت لاحرقت سحاب وجہہ کل من انتہی الیہ بصرہ جملگی موجود است امکانے رخ بعدم نہفتہ

وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ هیهات هیهات سبب ظهور این همگی مظاهر ظلالی
این حدیث کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف و حکم لا یعرف الله غیر الله ثابت
پس ازینجا دانی که عَرَفْتُ رَبِّیْ چه باشد و آنکه می گوید که معلول مناسب علة است چه بود
دریغا چند این اسرار را بر صحرا نهم و چند فاش کنم و استغفر الله العظیم و صلی الله علی نبینا
محمد و آله اجمعین **و من فوائده** حقیقت همین است که تقریر کرده شد فاما از جهت حکمت
حکیم مطلق و سنت الله بحق چون این موجودات مجازی وهمی و خیالی را وجودے امکانی نام
کردند و این امکانی را علامت و نشان وجوبی گردانیدند بضرورت طریق سایه انقیاد و مطیع و
متابع و مذلول و معلول و مفتقر و مسکین و محتاج اصل خود باید بود آنکه فروع جمله با اصل
باز گردد کل شیٔ یرجع الی اصله شود و الیه یرجع الامر کله پیدا آید همه فرعها اصل و همه مجازها
حقیقت هیچ هست و بود خواهد شد و هو الآن کما کان و یکون کما هو آنهمه اشارت و عبارات
و استعارات و هر چه جز وجود وجوبی است که حقیقت این جملگی موجودات مجازی امکانی است
مضمحل و ممحق خواهد گشت کل شیٔ هالک الا وجهه نقاب عزت بگشاید عروس لیس فی الوجود
الا الله جمال بنماید قال علیه السلام اصدق کلمة قالها العرب الا کل شیٔ ما خلا الله باطل
حالی تا آن زمان و آنی چند ما را ذل عقل امکانیت که در قبه وجود مجازی وهمی و خیالی
است میباید کشید اختیارا اضطرارا سے می باید کشید و دم نمی باید زد و سخنی لمی باید گفت
و سر انقیاد و فرمانبرداری بر وفق سنت و بر حسب حکمت الٰهی بر زمین عبودیت میباید
داشت و حقیقت سایه بحقیقت دانست و بر مجاز ظاهر ثابت میباید بود تا سنت الٰهی و
حضرت نامتناهی مرعی و مراعی ماند وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ای دوست بدین
فائده ختم کردم و اکنون تا کے فرمان شود که چیزے دیگر نویسم توکلت علی الله و اعتصمت
به و لو جهت الیه و فوضت اموری الیه و القیت مقالیدی بین یدیه و طرحت کلی علیه
والحمد لله رب العالمین و صلی الله علی رسوله و حبیبه و نبیه محمد و آله اجمعین ۵

بربی یلیق

صحیفہ پنجاہ و دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم بیقرر برادر دینی خواجہ سدید الدین سلمہ اللہ تعالی باد خدا تعالی می فرماید اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ آیہ دوست ایں دنیاست کہ بنہر تمثیل کردہ است یعنے نہر آبے روان است و دنیا آب رواں ماند مثا بہتے تمام دارد پس ہر کہ دنیا را تصرف کند و در میل نماید از حق تعالی نباشد و ہر کہ از وی بپرہیز د و اجتناب کند مگر بقدر ضرورت ماستہ و احتیاج خاصہ او از حق بود لانّ الضرورات تتقدر بقدر الضرورة والضرورات تبیح المحظورات و تو دانی کہ ضرورت چہ مقدار تواند بود در لقا جز سد جوعی بہر چہ حاصل شود و ستر عورتے بہر چہ تواند کرد دیگر روا نبود و ایں قدر را خود از دنیا نخواہد داشت و امید عفو خواہد بود انشاء اللہ تعالی واستغفر اللہ العظیم والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین ۵ **ومن فوائدہ** یَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ عزیز من اسرائیل نام یعقوب پیغامبر است علیہ السلام با فرزندان او می گوید کہ نعمت مرا یاد کنید زہے عنایت کہ در باب امت حضرت نبوی مصطفی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم می گوید فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وانہ قال انا جلیس من ذکرنی ایشاں را سوی نعمت می راند و ترا کہ امت احمدی سوئی خود می خواند زیرا کہ جاذبہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ہر گز روا ندارد کہ بغیر وی بگوشہ چشم نگری یا خطرۂ غیر بخاطر گذر د وے نیز جز ترا دریں مقام نمی نگرد و نمی خواہد ہیہات نہ بینی کہ اَذْكُرْكُمْ می گوید غیر ترا اینجا مجال مدخلے نمید ہد گئی ایں بیت خوش می گوید **بیت** در چشم در آرمت بپوشم دیدہ ؛ تا من نگرم بغیر نے ترا بگذرم ؛ یکے ہندوئے ہم خوش گفتہ است **دوہرہ** نینن بھیتر باہ کر آنکھیں بیچ دھرلوں ؛ ناہوں دیکھوں اور دہر نا تجہہ دیکھن دیوں ؛ در لقا اینجا اگر در خود نگری حرام است و تا از خود باخبری از و بے خبری **بیت** کہ گفت من خبرے دارم از حقیقت عشق ؛ دروغ گفت گر از خویشتن خبر دارد ؛ **ومن فوائدہ** قال علیہ السلام اللہم احینی

مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرة المساکین عزیزمن مسکین را از مسکنت گرفته اند واشتقاق
او از سکون است وانی چه میگوید وچه میطلبد هیهات توچه دانی وچگونه توانی دانست عزیزمن
سکون وقرار می خواهد دریغا هیچ چیزی راجز در مرکز هرگز قرار نتوانده بود نه بینی آب هرچند از
مرکز خود جدا بود بے قرار وآرام نسبرمی رود تاآنکه بمرکز رسد چوں رسید قرار گیرد۔ جواں عزدا
هیچ دانی مرکز حضرت رسالت کدام است ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنٰی هرآئینہ حب الوطن من الایمان بضرورت قرارگاه خود که آں عالم الٰهی است
می جوید کما اخبرنا عنه بقوله انا من الله لابدجز بداں مرکز اصلی خود قرار وسکون نیابد۔
بیت تا از توجدا شوم دمی ناسودم ؛ هرگز بمراد دل بیتی لغنودم ؛ دریغا چه می گویم
وچه می نویسم که فهم خواهد کردن لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ
تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ وَاِلَیْهِ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّه بجلال لم یزل ولا یزال تاچه معانی
که اینجا خدای برمن کشف کرده است وآنچه بنشته وگفته میشود اندریا قطره واز آفتاب
ذره خواهد بود واستغفر الله العظیم وصلی الله علی محمد واله اجمعین ؎

صحیفه پنجاه وسوم

بسم الله الرحمن الرحیم۔ بداں ای دوست عزیز رضی الله عنک
وارضاک حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه می فرماید که سرجملگی قرآن فاتحة الکتاب
است که ام القرآن است وسرفاتحة الکتاب در بسم الله است وسر بسم الله در ب بسم الله
است وسرب بسم الله در نقطهٔ بی یافته می شود مدتے دریں دریا غواصی کردم تا
العنایت باری عزاسمه دُرّ ثمین بدستم آمد ودانستم که چه فرمود از تو دریغ ندارم درمون دن
ازاں هو باز نمایم بداں الهمک الله الرشد وافهمک الهدی ووفقک الله للتقوی فرستا
انبیاء ورسل وکتب وصحف جز برائی معرفت ذات مقدس خدای تعالی جل جلاله نیست
لانه قال کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف وقال عزمن قائل
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ای لیعرفون **شعر** وفی کل شیٔ

له آیته ٭ تدل علی انه واحدٌ ٭ وآں ذات مقدس سر ہو است و ہو سر تمامی قرآن است وآں سر بجملگی
در فاتحه است و ہمگی سر فاتحه در بسم الله یافته وآں سر در بای بسم الله وآں نیز جمله در نقطهٔ ب
بسم الله موجود است جواں مردا بدانکه ایں نقطه احدیت است و مرکز ایں دائره موجود است
و دائرهٔ مخلوقات را مرکز نقطه خالقیت باشد نیکو تر بشنو در ایں جا جمله وجودات علوی و سفلی
و عقلی و حسی را ہمه خطے انگار یا دائره بے نقطه تصور ندارد و خط را لا ابد بدایتے و نہایتے
باید که باشد پس نقطه بدایت اولیت و نقطه نہایت آخریت گرفتم۔ ہو الاول والآخر درست
آمد و نیز دائره را جز نقطه مرکز نباشد و مرکز از دو نقطه مستقیم است نقطه آغاز و نقطه انجام
نقطهٔ آغاز را ازل داں و نقطه انجام را ابد و در حقیقت چوں نقطهٔ آخر بنقطهٔ اول برسد
ہماں یک نقطه گردد منه بداء و الیه یعود اول و آخر و ازل و ابد عالم حقیقت یکی
باشد نه دو جواں مردا چوں خط دائره برگیری لا محاله آغازش نقطه بود و چوں بتمام
کنی ختم نقطه باشد نقطهٔ اول را نقطه وجودے گویند و دوم را عدمی خوانند و ہر دو نقطه
چوں بہم پیوندد ہماں یکی باشد عزیز من خط دائره را مجمع النقاط گویند و کذالک خط مجمع النقط
است یعنی نقطه نقطه جمع شود خط گردد و از خط دائره تواں کرد و ایں نقاط چوں بحقیقت نگری
ہماں یک نقطه بود آرے چوں دائره بتمام شد اول و آخر و بدایت و نہایت ہمه یکی است
در ایں جا اول خط سه نقطه و وجود خط بے سه نقطه نباشد ہیہات ہیہات سر ذات و صفت
و فعل اینجا سرار وشن گردد و بدانی که در حقیقت صفت خاصه ذات باشد و فعل خاصه
صفت و در معنی ہر سه یکے بود نه سه لا تقولوا ثلثة انتهوا خیر الکم۔ شعر فالبحر بحر علی ما کان
فی قدمه ٭ ان الحوادث امواج و انہار ٭ اے برادر من اینجا ہمه بیان ہو کردم و از
عالم احدیت است اما وحدت غیب الغیب باشد و ایں مرکز دائره است و دائره بدو
قائم است و ہیچ چیز را جز بمرکز و در مرکز قرار و قوام نباشد پس وحدت ذات آمد و
احدیت صفت و توحید فعل در ایں جا صفت بے ذات امکان ندارد و فعل بی صفت

محال باشد و در جملہ بحقیقت ذات و صفت و فعل یکی باشد و این جملہ در بسم اللہ بل کہ نقطہ بسم اللہ
موجود است یعنی ذات واجب الوجود تعالی و تقدس پس غرض از تمام قرآن معرفت ذات
احدیت است و احکام و قصص و جز آں جملہ برائی آں مقصود و این یکجائگی در فاتحہ پس
در بسم اللہ است پس در ب بسم اللہ پس در ب بسم اللہ پس در نقطہ ب بسم اللہ است و اینجا
پیش ازیں تحریر نتواں کرد استغفر اللہ و اتوب الیہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین -

ومن فوائدہ ان اللہ ینزل الی سماء الدنیا الی آخر الحدیث دریغا از سماء دنیا چہ فہم خواہی
کرد و تعالی ہو عن النزول و العروج و کجا فہم تو بداں رسد عزیز من آسمان دنیا عبارت از
عالم فعل یعنی خلق باشد الا لہ الخلق و الامر یعنی ذات در صفت متجلی گردد و صفت بافات
در فعل تجلی فرماید فینادی ہل من داعی استجیب لہ الی آخرہ ہیہات ہیہات چہ خواہی دانست
دریغا ازینجا بدانستے کہ آسمان آخرت صفت بود و اینجا ہمیں قدر بتواں تحریر کرد و اللہ اعلم -

صحیفہ پنجاہ چہارم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - امور فرزند دینی سید حسام الدین دامت سیادتہ
در رضاء حق ہمارہ منتظم باد چندروز است در خاطرم می آید

صحیفہ پنجاہ و پنجم - سلام و دعا و اشتیاق تمام مطالعہ کند و بجانب عزیز خود خاطر
مائل شناسد ملاقات بخیر میسر باد نبشتہ اخوی رسیدہ در آں باز دیدہ بود کہ معنی
ینزل ربنا تبارک و تعالی کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر الی
آخر الحدیث چہ باشد مقرر دانند کہ اللہ تعالی منزہ است عن النزول و العروج - اہل ظاہر
کہ قشر مانند و از اولوا الالباب خبر ندارند تاویل بر دو وجہ می کنند کہ ینزل رحمۃ الرب
تعالی و تقدس آو ینزل ملک من الملائکۃ و اکثرہم لا یعلمون - آرے ای دوست چنداں
ہر کس ازانجا کہ ویست اما اہل تحقیق رضی اللہ عنہم دانند کہ اینچہ باشد شمہ از بوستان حقائق
بمشام جان تو رسانم بشنو بداں اسعدک اللہ تعالی فی الدارین حق تعالی جل و علا از ذات
مقدس است و صفات کاملہ و افعال صادرہ پس ذاتہ تعالی را غیب الغیب گویند

وصفات را غیب و افعال را شہادت خوانند پس عالم صفات کہ غیب است آخرت باشد
وافعال کہ عالم شہادت است دنیا بود یعنے ہو اللہ عزوجل ینادی عبادہ من عالم افعالہ
من یدعو استجیب لہ و لقول بل من داعی استجیب لہ الی آخرہ و ایں ہمہ عنایت در عالم فعل است
واز دائرۂ افعال است از ینجا بدانی کہ فعل بالنسبۃ الی الصفۃ نازل باشد وصفت بہ نسبت
ذات و مراد نزول بدیں معنی تواند بود وجہی دیگر نیز می تواں گفت عالم ذات است کہ آں را ہویت محض
گویند و عالم امر است کہ صفت آں عالم است وآں را غیب و آخرت خوانند و عالم خلق است کہ آں را
شہادت و دنیا گویند قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر پس بدانی کہ ینزل ربنا چہ باشد اعنی دنیائی خلقہ
من عالم شہادتہ چہ نداء الخلق جز از عالم خلق نتواند بود چنانچہ صوت جز از عالم انسان نباشد لو کان
فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیہم من السماء ملکا رسولا نہ بینی کہ قرآن را بحروف وصوت
مجانس عالم انسانی فرستادند در یغا چہ فہم خواہی کرد آرے حکیم جز بحکمت کارے نکند و حکمت
نبودے کہ با خلق از عالم امر ندا فرمودے قل کل یعمل علی شاکلتہ واستغفر اللہ العظیم
وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

صحیفہ بیست و ششم وایں صحیفہ را عجب عجائب الاسرار گویند۔ مرادات فرزند دینی اللہ
در دنیا و آخرت بر وفق مطلوب حاصل باد بداں کہ شبی از شبہا در خلوت خود بودم فرشتۂ
فکرتم در بحر بے کراں حروف آشنائی کرد و گوہرہا و شب چراغ معانی بدست می آورد ناگاہ آں
بر خاطر افتاد کہ تقدیم الف بر ب و ب بر ت و ت بر ث الی آخرہ از جہت چہ باشد و حکمت
چیست ہمدراں فکر بودم کہ در ثمین اسم اللہ از دریای قدیم فردیت در دامن دلم کردند گفتم
کہ ایں پنج حروف است کہ ہر حرفی از و دریای جواہر احدیت است وآں یک ہمزہ و دو لام
و یک الف و یک ھ است و ایں را عدد خوانند و دائرہ است و ہر عددے از وی وسط
تواند بود و نیز عدد البقا و عدد الخلود خوانند و از وی دائرہ خیزد و بعضے ایں را جمیع الافراد
معدن الاجساد گویند۔ و از ینجاست کہ نماز پنجوقت است و در اصل رکعت نماز ہم پنجا است

زیراکه موضوع دوکانی است وچهارکانی مرکب از دوکانی است واین رازوج خوانند ودیگر
سه گانی مفرلیست وآن را وتر گویند واین زوج ووتر چون جمع کنی مجموع پنج شود واگر
چهار را که مرکب از دو زوج است بروی ضم کنی نه شود وچون واحد در وی در آید که ده پنج
است عشره شود سر تلک عشرة کاملة ازینجا بدانی واین دو پنج را دو دایر گویند دائره ازل
ودائرهٔ ابد وهر دو از نقطه وحدت خاسته است که آن سره است وپنج احدیت است
واینجا سرلیست الغرض بدانکه حروف ظروف معانی اند که در دل باشد وزبان مترجم
آنست مبدء حروف دل مردم آمد ومورد وی مری یعنی حلقوم منتهی اولب وازینجاست که دل عالم
غیب است یعنی لاهوت واز فضاء سینه تا وسط اورا عالم جبروت گرفته اند واز این محل تا
مبداء عالم ملکوتست وازینجا تا نهایت که تمام مخرج است عالم ملک یعنی شهادت خوانند و
ترا ازین جا روشن کنم که هر حرفی ازین حروف بعالمی مخصوص باشد ازین عالم چهارگانه
چنانچه همزه بر مبداء اسم الله است واو را بعالم جبروت نسبت داده اند زیرا چه مخرج او از
بدایت صدر تا وسط اوست وچون همزه از ظاهریت بباطنیت آید الف شود ومخرج الف
از منتهاء سینه است واو را النسبت بعالم لاهوت کنند واو فرد مجرد است وهیچ حرفی
ونقطه با او شریک نیست واعراب ندارد واو با جمله حرفها خرهه شرکت وتداخل دارد
واگر در عالم باطن است الف خوانند واگر در ظهور آید همزه گویند یعنی ظاهر بصفت وباطن
بذات اما لام در اسم الله دو لام می باهم مضاعف شده در صفت یگانگی واین هم
رمزلیست وسرلیست تا بدانی عزیز من لام را النسبت بعالم ملکوت کرده زیراکه مخرج ومحل او
از وسط سینه تا مبداء لب است ومیم را النسبت بعالم ملک است چه محل مخرج او از مبداء لب
تا منتهای اوست ولیکن محل هر دو قریب بیکدیگر افتاده است زیراکه محل لام بدایت کام تا نهایت
ونداالنست که بدایت لب است ومحل میم تا نهایت لب گفته شد اگرچه میم در مظاهر اسم الله
پیدا شده است فی ما محل میم ولام نزدیک بیکدیگر است وهر یکی بدیگری ملتوا ند پیوست ؛

و قائم مقام یکدیگر تواند بود چنانچه میم که قائم مقام لام است قوله عز اسمه ما هذا بشرا ان هذا الا ملک
کریم و کذلک لام قائم میم بمیم شده است قوله جل ذکره فتمثل لها بشرا سویا و ترا ازینجا مناسبت
عالم ملک با عالم ملکوت معلوم گردد جان عزیز اگر مناسبت نبودی هرگز فرشته بر هیچ بشر نیامدی
چه بی نسبت ممکن نبودے و تا ملکوت را نسبت با عالم لاهوت نبودے هرگز فرشته بر هیچ
بشر نیامدی چه بی نسبت ممکن نبودی و تا ملکوت را نسبت با عالم لاهوت نبودستے هرگز بین
الرب و العبد واسطه نتوانستے شد و بخدائی در کلمه چند چند ال اسرار است که سر لو ان ما
فی الارض من شجرة الاقلام از انجا روشن شود اے دوست نزدیک محققان این لام دوم بدل
میم است بسبب مناسبت در لام دوم مدغم شده است چنانچه ظاهر انسان که بسبب تناسب
اصلی ملک شود و از ملکوتیت نیز بهما سببے که او راست با جبروتی ترقی میتواند کرد تا آنجا که الانسان
سری و السر صفتی و الصفة لا تنفک عنی ظاهر گردد و فهم من فهم جوانمردا ازین چهار حروف
یکے همزه و لام و لامے که بدل میم است و الف و آن چهار عالم حاصل آمد لاهوت و جبروت
و ملکوت و ملک اما ه که دال بر سر ذات هویت است و دل حروف است بل نفس ناطقه احرف
است و این را غیب الهو گویند و وحدت مطلق است و احدیت ذات در وی مندرج است
و این هر چهار حرف بل جمیع حروف در وے یافته شوند و او را در حروف نیابند و در حساب او را
هیچ گیرند و او را چون دائره بل هم چو نقطهٔ دائره است و مرکز همه است و او از همه منزه
و همه بدو محتاج اند و قوام همه بدو و او بخود قائم و او با همه و هیچ چیز با او نه بدایت از و
و نهایات بدو و در اعداد اگر نظر کنی جز تکرار از و احدیت و هر یکے از مجموع احدے
مطلق بود گرچه اسامی مختلفه معنی یکی چنانچه دو و سه چهار پنج بلیست نهی جمیل علی هذا فقس
و هذا سر لا یجوز کشفه پس در جمیع حروف الف داخل است جز در ه و ه با الف دیا
مجموع و جماگی حروف درو یافته شده و این حرف صفت احاطت دارد و هو بکل شیء محیط
و جز از قعر دل نخیزد که آن راحیة القلب خوانند و آنجا ترا روشن شود که لا یسعنی ارضی

ولا سمائی و لکن یسعنی قلب عبدی المومن چه باشد وہم ازینجاست کہ لا الہ الا اللہ کلمہ
عوام است و لا ہو الا ہو کلمہ خواص و ح ف ہ دلیل بر سر الغیب است پس بدایت ہمزہ
کرد کہ الفی ظاہر است و او بدایت احدیت دلالت میکند و نہایت ہہ دارد کہ سر الذات است
ذات وحدت محض است کہ آں را سر الغیب خوانند و لام و میم و ازیں ہیم مراد لام دوم است
کہ بدل میم است یعنی غیب و شہادت را کہ ملکوت و ملک گویند در میانہ نہاد آلا لہ الخلق والامر
و چوں بحقیقت نظر کنی وسائط را در پیش اول و الآخر ناچیز یعنی و جز اول و آخر و ازل و
ابد نباشد چہ جملگی وسائط جز وجود امکانے ندارد اعنی وجودہ بالغیر فالوجود بالغیر
کلا وجود باشد کالقدرة بالغیر قال بعض العارفین الوجود بین العدمین کالطہر المتخلل
بین الدمین و آں الفاظ از عالم مظاہر است و در معنی و ہم ہم خیالست الغرض جواب مرا
بالا گفتم کہ اسم اللہ پنج حرف است و تحقیق سہ حرف بیش نیست ہمزہ الف متحرک است
و الف ہمزہ ساکن و در معنی یکی است و ہر دو لام یک لام باشد پس حاصل الف و لام
و ھہ شد و ہذا یدل علی الذات و الصفة و سر الذات و مجموع ازیں الف و ل و ھ
باشد معنی ال ھ و ایں خوش اشارت است تو گوئی یکے سوال میکند ما الموجود جواب
می باید کہ الہو لیس حکم لیس فی الوجود الا ہو و لاموجود سواہ بر تو غمزہ زند آنگاہ بدانی کہ اصل
در حرف جز ھ نیست پس نقطہ دائرہ ہمیں ھ آمد و جملہ حروف در وے مندرج و او خود نقطہ
بسم اللہ شد و سر جمیع قرآن از اینجا معلوم گشت و کاشف تمام اسرار احدیت و سر الاسرار
وحدت آمد فہم من فہم و استغفر اللہ العظیم و صلی اللہ علی محمد و آلہ اجمعین ۵

و من فوائدہ نزول قرآن از لوح محفوظ در بیت المعمور نزدیک بعضے در جملہ دفعة
واحدة است و ایں بیت المعمور میگویند در آسمان دنیاست و از بیت معمور جبرئیل
بحکم فرمان خدائی بجا بجا بر رسول می رسانید عزیز من کس چہ داند کہ لوح محفوظ بحقیقت
کدام است و بیت معمور حقیقی چیست و آسمان دنیا اینجا چہ مراد باشد در اینجا چہ فہم خواہی کرد

حیواں مرد آسمان دنیا تن مبارک محمد است علیہ السلام و بیت معمور دل اوست نزل بہ الروح الامین
علی قلبک و لوح محفوظ سر مبارک اوست و مہتر جبرئیل صلوات اللہ علیہ واسطہ است بینہ
و بین اللہ برای آنکہ با امت چہ گوید و از امر حق چہ مقدار بدیشاں رساند کما اخبرنا اللہ
عن ذلک بقولہ ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ و نحو آں آیۃ کشف ایں
خوبتر می کند لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ
لانہ قال علیہ السلام اوتیت علم الاولین والآخرین فاما ادا ہماں عذر میکرد کہ از حضرت
فرماں مییافت واستغفر اللہ العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

ومن فوائدہ غیب و شہادت ظاہر و باطن حقیقت و مجاز صورت و معنی الوہیت
در عالم است و اضافت ربوبیت خالق و مخلوق فوضع الشئ فی محلہ عدل و فی غیر
محلہ ظلم و مقصود ناہہنا یا اخی فی عالم النسبۃ والاضافۃ ان لا تجعل الغیب شہادۃ
ولا الشہادۃ غیبا ولا الحقیقۃ مجازا ولا المجاز حقیقۃ وہذا وان کان فی الاصل خارج
عالم النسبۃ والاضافۃ احدیۃ محض لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جمع بین الغیب والشہادۃ
فی عالم النسبۃ والاضافۃ اجمع بین الالوہیۃ والربوبیۃ ہیہات تا ندانی کہ الوہیت غیر ربوبیت
است یا ربوبیت غیر الوہیت تعالی اللہ عما یقول الظالمون واستغفر اللہ العظیم
وصلی اللہ علی محمد نبیہ وآلہ **ومن فوائدہ** حضرت رسالت در دعا می خواند فلا شئ
لعبدہ سرش گردم چہ عبارتے کشادہ از عالم وحدت حکایت فرمودہ است اما نہ ہر عالم
ایں را فہم تواند کرد ذٰلک اندازہ ہر فہم ادراک ایں معنی متصور بود جواں مرد امیدانی چہ
گفتہ است یعنے ہیچ چیزے جز او نیست و ہر چہ ہست ہمہ اوست فلا شئ لعبدہ ہیہات وہیہات
چوں حقیقت دانستے بدانی نیکو بدانی کہ لا شئ لعبدہ ای ہو عبدہ ہر چہ جز او تصور کنی
جز او نیابی ہمہ او باشد نہ غیر والسلام **ومن فوائدہ** دنیا است و آخرت و الیوم الآخر
دنیا عبارت از ظہور است در خلق و آخرت عبارت از حضور است در عالم امر و

یوم الآخر عبارت از رجوع ت بعالم وحدت پس دنیا در جنب آخرت اضغاث و احلام بود و آخرت
در جنب یوم الآخر وهم و خیال باشد و از ینجاست که ارباب همم عالیه دینار الپشت پای زده
دست بر آخرت افشانده اند و هر دو را بیشک وهم و خیال تصور کرده اند اما از روی ظاهر
نه از روی حقیقت و باطن بل بتحقیقت لیس فی الوجود الا هو ست چه دنیا و چه آخرة لیس همه
درین دو عالم است یعنی خلق و امر و این هر دو عالم از عالم وحدت است هیهات خود همه
وحدت است و در ان عالم جز وحدت ثنیت اینجا دانستے اضغاث و احلام کفر است بل
قالوا اضغاث احلام اینجا دانی که چه فرموده است سبحانک ما خلقت هذا باطلا فکل
حق واحد در لیغا هر بار میخواهم که قلم و زبان را از تحریر و تقریر این کلمات باز دارم و تا جنید
اسرار بر صحرا ننهاده اما بحسن رعایة الله و توفیقه کرامت بی قصدی و اختیاری امیعنی
افتت الثنا ان شاء الله مقرون برضا حق باشد و استغفر الله العظیم و صلی الله علی محمد
و آله اجمعین **و من فوائده** قال الله تعالی لنبیه محمد علیه السلام انک میت و انهم
میتون اراد بذلک موت صفات البشریة یعنی الانسلاخ عن قشر البشریة و من
تابعه فی تلک الصفة کما اخبرنا هو علیه السلام و امرنا بذلک و قال موتوا قبل ان تموتوا
و الا هو علیه السلام ما مات کموت هؤلاء الحیوانات و کیف یتعرض الموت الی ناحیته وجود
الشریف و هو اشرف من جمیع الانبیاء و الشهداء احیاء لانه قال عز من قائل و لا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون و ما قال الله تعالی
انک میت ای منسلخ من قشر البشریة و متخلق بالاخلاق الالهیة و هے مجمع الحیوانات
لها ابدا مقرر برادری ادام الله برکاته باد این آیة مدتی برین درست مشکل شده بود
و بسیار حل این تمنا داشتم بحمد الله شب پنجشنبه نهم ماه ربیع الاول معلوم گشت که ازین
موت نه این موت عام مطاو نسبت و اهل دل او را هرگز مرده نگویند و آنکه عمر گفت رضی
که هر که گوید پیغامبر مرد گردنش بزنم از ینجا بود و آنکه امیر المومنین ابوبکر گفت هم حق بود

و این معنی صورت ظاهر گفت چه محمد محمد بود که بمیرد ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله
وخاتم النبیین ولکن درین لکن چه سرهاست وهذا سر لایجوز کشفه ازین بیشتر نتوانم گفت علیه السلام
ومن فوائده فان قال قائل قلت فی عالم الوحدة والتوحید المحض لیس فی الوجود الا الله
ولا موجود سوی الله ونحن رأینا شخصا فی الحیوة ومات فمن کان حیا فمات قلت حیوة ظهور الحق
فی مظهره وشهوده فی عالم الشهادة وموته بطون الحق عن مظهره فی عالم الغیب وهو الظاهر
والباطن وله الغیب والشهادة وهو علی کل شیٔ قدیر وهذا سر عجیب فهم من فهم –
ومن فوائده قوله عز اسمه سر قوله علیه السلام ان الله ینزل الی السماء الدنیا والحق
تبارک وتعالی منزه عن النزول والعروج ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلنا
رجوما للشیاطین ای دوست آنچه درین آیة علماء ظاهر تفسیر کرده اند معلوم است اما
تاویل اهل العلم بالله آنست که این مصابیح انبیا و اولیاء خدا یند جل ذکره وایشانند
که هلاک و قلع شیاطین انس و جن از ایشانست والا خود معلوم است که در آسمان اول که
آسمان دنیاست یک ستاره که آنرا ماه خوانند بیش نیست و همچنین در شش آسمان
دیگر در هر یکے یک کوکب است چنانچه در آسمان دوم عطارد است و در سیوم زهره و در
چهارم آفتاب و در پنجم مریخ و در ششم مشتری و در هفتم زحل و در هشتم که آن را
کرسی خوانند از آن بروج و ثوابت و خمسه کواکب اندر دست و این را فلک ثوابت
گویند و فلک نهم عبارت از عرش است و سقف بهشت اعلی که فردوس اعلی خوانند اوست
و اینجا سریست که کشف نتوان کرد پس چون در آسمان اول یک کوکب باشد بمصابیح
چگونه درست آید و ذکر رجوم را چه شاید پس بحقیقت مصابیح آن آسمان جز انبیا
و اولیاء صلوات الله علیهم رضی الله علیهم نتواند بود هر آئینه آراستگی این عالم و آن
عالم هم جز ایشان نباشند و صلی الله علی محمد و آله اجمعین **ومن فوائده** انه یحیی و
یمیت ای له صفتان صفة الاماتة و صفة الاحیاء فظهر هو فی المظهر الحی بالصفة الاحیاء

وفی مظہر المیت بصفۃ الاماتۃ او نقول عز اسمہ صفتان صفت الابقاء و صفۃ الافناء فظاہر ہو
فی مظہر الباقی بصفۃ الابقاء و فی مظہر الفانی بصفۃ الافناء ففی کلا الصورتین ہو بالحقیقۃ ظاہر
و باطن و ظہورہ من حیث ہو ہو و بطونہ من جہتنا و انہ من جہۃ ظاہر من الازل الی الابد و من
جہتنا بالنسبۃ ظاہر و بالنسبۃ الینا باطن و ان کان ہو ظاہرا من کل الوجوہ باطن اعنی
من جہۃ ادفتنا البشریۃ و وجودنا الامکانیۃ فاذا اضمحل الامکانیۃ و بطلت البشریۃ
ظہر انہ ہو لا غیر و الحق ان الظاہر صفۃ لہ و الباطن لیس بصفۃ لہ لان البطون لیس من جہتہ
ابدا **بیت** روشنست آفتاب در ہمہ وقت * شب پرہ گر نہ بیندش چہ شود * النہایۃ الرجوع
الی البدایۃ اگر نظر کنیم در بدایۃ وجود بشری کہ ہیچ نبود باید کہ در نہایت نیز ہیچ نباشد تا
عدمیت وجود بین العدمین متحقق گردد و ازاں جا روشن شود کہ جز خدای ہیچ نبود و نیست
و نباشد لیس فی الوجود الا اللہ دریں مقام رخ نماید و الفناء من الفناء اینجا باشد
و کمال مرد سالک جز دریں مقام نبود و اللہ اعلم فانہ تعالی یبدء و یعید ای یبدء من العدم
و یعید الی العدم و ہذا سر قولہ ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا و الحق
ما ہو عند اللہ حق و استغفر اللہ و اتوب الیہ سر اللہ الاکبر ہیچ کافرے در بہشت نہ رود
با آنکہ او ہمہ عمر نیکیہا کردہ باشد چوں ایمان ندارد ہیچ نیکی سود نکند و کذلک ہیچ مومنی
بدوزخ امید است کہ بفضل حق تعالی نرود و اگرچہ باشد آنچہ باشد چہ بوجود ایمان
حقیقی ہیچ چیز پیش زیاں ندارد چنانچہ کفر ماحی جملہ خیرات کافر است اینجا ایمان ماحی جملہ
سیئات مومن است للہ الحمد و المنۃ اگر گوئی کہ ایں مذہب مرجیہ است لا و اللہ اے دوست
میان عذاب مومن و کافر فرق بسیار است دوزخ مومن دیگر است و دوزخ کافر دیگر
و کسی ایں را نداند جز الراسخون فی العلم آید و دست بعنایت حق آں قدر کہ خدای خواستہ من
ایں را حق الیقین می دانم پس چوں مومن بقدر خسارت خود عتابے بکشد ہماں عتاب
عقاب او باشد چنانچہ کافر را جزا نیکی او بمال و فرزند در دنیا خواہد بود ایشاں را نیز

همچنین جمله تواند بود ای دوست ندیده که هر وے در خواب دیدکه او را لت مے زنند و می سوزند و علی هذا عصی در خواب بدو میرسد چگونه ناخوش و فزعا میخیزد والم آن در خاطر او میباشد اگرچه بحقیقت هیچ نبود میان آن عذاب و میان آنکه بحقیقت عذاب است فرقهاست و نیز چنانچه کافر را علیه اللعنة در دنیا مجازا ت خیرات مید هند مومن را در دنیا بر نج و غم و محنت و فقر و بیماری تکفیر خواهند کرد الجمعة الی الجمعة و رمضان الی رمضان و جز آن که در حدیث آمده است و قرآن بدان ناطق است الحسنات یذهبن السیئات ای دوست غم ایمان و مسلمانی خور و بر آن مستقیم باش الله المیسر و الموفق این دولت در چهارم ماه رمضان سنه سبعین و سبع مائة بعنایت الله در خاطر القاشد والحمد لله رب العالمین و هذا العلم لا یفنی و لا یجوز کشفه لا محالة هر که کشف کند او خصم من و مشائخ من باشد و من فوائده فقیر صابر را بر غنی شاکر بسیار فضل است و اگرچه اعمال غنی از اعمال فقیر را فضل تمام است اگر صدقه مید هند معلوم است که از سر نا بودگے بر خود سخت میگیرد و غنی از سر غنا و ثروت مید هد جزا غنی یکی بده است و جزاء فقیر یکے بهفتصد و اضعاف مضاعفه و لیوثرون علی انفسهم و لو کان بهم خصاصة و نیز البته وجود غنا مطغی است انا طغیان هر کسے بر اندازه او بود و نیز ای عزیز فرح غنی را با شکستگی فقیر اگر قیاس کنی آید آنچه آید غنی هر چه می خواهد میسر است و فقیر بر عکس این و علی هذا نماز و روزه و تسبیح و تلاوت فقیر را فضلها است لا یعد و لا یحصی و از نجاست که رسول فرموده است فقراء امتی یدخلون الجنة قبل اغنیائهم بخمس مائة عام ای دوست این فقیر اغنیاء صالح و پرهیزگار و جواهر د است نه غیر ایشان که شاید فساق دنیا دار را اگر تکلیم مباهر زه جهت آنا بهشت یاکلون و یشربون و یباشرون و یتغوطون با قل النعیم الجنة و اضعافها ای دوست خاطر ادر روزی بر اغنیاء صالح و متورع و سخی یکبار نظر است و بر فقیر صالح هر ساعتی هفتصد نظر رحمت است نه بینی در انکه رسول را میان فقر و غنا اختیار دادند و مقاله

کنوز دنیا بدو سپردند و حساب برگرفتند ہم قبول نکرد و اختیار نفرمود گفت انی اخترت ان اکون فقیراً اجوع یوماً واشبع یوماً صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اجمعین باز بفرمان فرمان دہ حقیقی عز اسمہ بتاریخ پنجم ماہ جمادی الآخر آغاز کردہ شد تا آنچہ فرمان شدہ نبشتہ آید

صحیفہ پنجاہ و ہفتم بسم اللہ الرحمن الرحیم آں دانی کہ گفت لودلوت قدر انملۃ لاحترقت نہ آنست کہ تو دانی آں مقام فناست در بقاء محض اما ای دوست آدمی را شاید آں مقام و پیش ازیں و بیشتر ازیں ہم باشد و ببرکت خدمت شیخ رض عنہ شاید در روی السلیم را چندیں بار دریں عروج شدہ باشد و بیشتر ازیں ہم و ازیں فنا ببقاء محض پیوستہ باز از بقاء محض رسیدہ باشد و آں عالی تریں مقامات است کہ از بقاء محض بفناء محض رسد جوگی سون مگر ازیں مقام عبارت کند خود غلام آں جوگی شوند این بفناء من الفناء ہم تواں گفت عروس لیس فی الوجود الا اللہ اینجا مشاہدہ نماید ولا موجود سوی اللہ دریں مقام تجلی فرمایند وصلی اللہ علی خیر خلقہ واکرم بریتہ محمد و آلہ اجمعین **ومن فوائدہ** حجابہ النور لو کشفہ الی آخرہ فاعرف یا اخی انہ لا یمکن ان یکون لہ حجاب غیرہ اسمع ما یقول اعنی حجابہ النور و ہو نور کما قال اللہ نور السموات والارض فتحقق انہ حجابہ لا غیر و من المحال ان یکون غیرہ حجابہ فظاہرہ حجاب باطنہ و باطنہ حجاب ظاہرہ فصدق من قال الحق لسادہ ظہورہ قد خفی کالنور فی السواد چنانچہ حجاب آفتاب نور آفتاب است **ومن فوائدہ** مظاہر بر دو قسمند قسمی ذوات عقولند و آں قسم مظہر اسماء و صفاتند و در تحت وے انواع بسیار است نوعی از اں مظہر ذات است با جمیع اسماء و صفات اما قسم دوم مظہر اسما است فحسب و آں جملہ در عالم مظاہر نہ در عالم ظاہر زیرا کہ دریں عالم لا ہو الا ہو است و مجموع مظاہر در وے منطو لیست فہم من فہم بنگر نہ چنانست کہ تو دانستی وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ اجمعین ۵

ومن فوائدہ احدیات و ہمیات چہ فہم خواہی کرد کہ در ہمہ احدیت حلیت این رابہم

مظہریت خوانند در لیفا مظہر احدیت در مقام وحدت رسد مظہریت از میان متلاشی شود جز احد نباشد فہم من فہم واللہ اعلم بالصواب ۔

صحیفہ پنجاہ و ہشتم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ دوست عزیز را حق تعالی در رضاء خویش استقامت بخشد دائم اور ا لحقیق ذکر مراقبہ مطلوب است بداں اکرمک اللہ بہذین الخصلتین الشریفین ذکر را صد مقام است نود و نہ در عالم تلوین است یکی تمکین تمکین ذاکر در ذکر ہو ست اما نود و نہ دیگر را در اسمار جلال وجمال و مشترک بین الجلال والجمال است اسمار جلال کہ آں را اسمار ہیبت نیز گویند ہیبت وسہ است العزیز الجبار المتکبر القہار القابض الخافض المذل العلی الکبیر الجلیل القوی المتین المبدی المعید الممیت القادر المقتدر المنتقم ذوالجلال المقسط المانع النصار الوارث واسمار مشترک سی پنج است الملک الخالق القدوس المصور العلیم السمیع البصیر الحکیم العدل الخبیر العظیم المقیت الحسیب الرقیب المجیب الباعث الشہید الحق المحصی الواحد الاحد المقدم المؤخر الاول الآخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی مالک الملک ذوالجلال والاکرام ۔ الجامع الغنی البدیع الرشید اما اسمار جمال کہ آں را اسمار رحمت نیز گویند چہل یک است الرحمن الرحیم السلام المومن المہیمن الباری الغفار الوہاب الرزاق الفتاح الباسط الرافع المعز اللطیف الحکیم الغفور الشکور الحفیظ الکریم الواسع الحلیم الودود الوکیل الولی المجید المحیی الحی القیوم الماجد الصمد البر التواب العفو الرؤف المغنی المعطی النافع النور الہادی الباقی الصبور اما اسم حقیقت ذات تعالی وتقدس (ہٗ) است و ذاکر اینجا متمکن گردد تا بدیں مقام در تلوین است گاہ در عالم جلال می گدازد وگاہ در عالم جمال می نوازد وگاہ در جلال وجمال در نوازش دگدازش می باشد وچوں بمقام ہو رسید متمکن شد از محنت خودی خود فارغ آمد اینجا شیخ کامل مکمل گردد ہر مرید را مراقبہ خواہد فرمود زیرا کہ در ذکر ہمہ ترقیات بود و در مراقبہ تجلیات روے خواہد نمود اینجا زبان بادل ودل با زبان یار بود و اینجا ہمگی کار دل

خواہد بود بی مشارکت و مراقبہ نیز ہم چنداست چنانچہ سالک ذاکر بزبان ودل بود اینجا
مراقب ہر دگیرے بدل مجرد خواہد شد ومشاہدۂ ہر عالم ازاں عوالم خواہد کرد تا بدرجۂ
بمراقبۂ رسید فنا یافت پس در فنا فانی شود پس از فنا نیز فانی گردد پس ببقا رحقیقی
باقی گردد باشد آنچہ باشد شعر فکان ماکان مما لست اذکرہ ؛ فظن خیرا ولا تسال عن
الخبر ؛ معلوم آں دوست باد شیخ کامل مر مرید صادق را اول در توبہ مستقیم میکند و استقامت
جز بمصاحبۃ ہرگز دست ندہد و امکان ندارد کہ باشد الا ان لشیا راللہ بقدرتہ وچوں توبہ
بظاہر وباطن استقامت یافتہ پیر مرید را در اعمال خیر خواہد آورد ودر اثنا آں اندک
مجاہدہ وریاضتے خواہد فرمود۔ چوں بدیں قرار و آرام خواہد گرفت اصلاح باطن او
از اخلاق ناپسندیدہ خواہد کرد و باوصاف حمیدہ متجلی خواہد گردانید تا بہ اوصاف بشر
باخلاق ملکی مبدل خواہد شد و ایجاد ولادت ثانیہ حاصل گردد کما قال علیہ السلام لن
یلج ملکوت السماء من لم یولد مرتین و آں مرتبہ جز بمجاہدات وریاضات
چنانچہ پیر را مصلحت افتد روزی شود وتخلقوا باخلاق اللہ اینجا اشارت فرماید و در
مرتبہ تزکیہ حقیقی کہ مراد اہل سلوک است بعنایت حق حاصل آید کما قال عز اسمہ قد افلح
من تزکی بعد ہذا پیر مر مرید را ذکر فرماید و از ذکری بذکرے میبرد و از ہر مقام تیش
مے آگاہاند و راہ بری می کند و صلاح و فساد آں اور ا تنبیہ میکند زیرا کہ راہ زناں در
ہر محلی چنداند کہ در تحریر نیاید و عوائق و علائق لا یعد و لا یحصی است اما چوں راہبری
کامل است چہ التفات اگر مرید صادق است جز باشارت و دلالت او کار ہرگز نخواہد کرد
و ذکر اسم رتبہ اینجا دست دہد و چوں داد بر حکم فصلے شیخ کامل مر مرید صادق را مراقبہ
خواہد فرمود و از من اللہ مراقبہ استمداد خواہد داد تا مراقبہ ثم دنی فتدلی فکان
قاب قوسین او ادنی خواہد رسانید تا اینجا مرید در تصرف شیخ است۔ فمن بعد فظن
خیر ولا تسال عن الخبر و ہر کہ این راہ لیے ایں طریق چشم دارد تا بنیاد ما در زاد است

اعوذ باللہ من ذلک ای دوست مقتدی دو طائفہ اند یکی سالک متدارک جذبہ دوم مجذوب
متدارک سلوک یعنی آن یکی سلوک می کند پس بعنایت حق جذبہ او را در می یابد و دوم
مجذوب بکرم حق می شود پس سلوک می کند این ہر دو طائفہ توانند کہ دیگران را سلوک
فرمایند و تکمیل توانند کرد اما آنکہ سلوک بفرمان کاملے مکملے نکردہ باشد و مکمل نشدہ چگونہ
دیگری را کار فرماید ہر آئینہ ضال و اضل باشد اللہم انی اعوذ بک من الضلال والاضلال
یا ذا الجلال والاجلال انعم علینا بالنفع والاتصال وصلی اللہ علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین ۵
صحیفہ ششم فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ آن دوست دینی بدانند عزیزی می گفت
کہ بعضی مشائخ چند ساعت بل ساعت بل بیک طرفۃ العین شخص را وصول بحق می رسانند
آن معنی راست است یا نہ عزیز من حق است و درست چہ چون شخص انسانی بکمال خویش
رسید ہمہ عالم را حق تعالی مسخر کند و حکم کن فیکون او را مسلم گرداند چنانچہ آصف برخیا
رضی اللہ عنہ تخت بلقیس را بطرفۃ العین در مقامے کہ بود انعدام کرد و بحضرت مہتر سلیمان
علیہ السلام ایجاد کرد و لہذا نبیہ می فرماید ہکذا عرشک قالت کانہ ہو ولیکن آن شخص
دیگری را تکمیل نتواند کرد و وصول نتواند داد مگر بعد الوصول بفرمان موصلی کاملے مکملے چنانچہ
حق است کہ شد در مرتبہ اولی مجذوب شد در مرتبہ ثانی متدارک سلوک گشت آنجا
کامل شد اینجا مکمل گشت بعضے زنادقہ وجہال متصوفہ دعوی وصول کنند و گویند
توانیم بیک نظر کامل مکمل کنیم و ہذا محال لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اینجا
عزیزی سوال میکند کہ ابوطالب را رسول چرا باسلام نتوانست رسانید عزیز من ۔
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ آنکس کہ بیک طرفۃ العینے آن کار
کرد جز باشارت خدائے نکرد و مہتر موسے را مہتر خضر علیہما السلام می گوید وما فعلتہ
عَنْ اَمْرِیْ پیغامبر صلعم از جہت حق گزاری عم خود کہ بسیار بسیار در کارہا پیغامبر صلعم
مدد کردہ بود اعانتے کرد اِنَّکَ لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ را چہ کند اگرچہ حق تعالی بندہ را

آں قدرت داد ولیکن جز باشارت و ارشاد خدای هیچ نکند ویفعلون ما یؤمرون نه بینی در جنگ
احد رسول صلی الله علیه وسلم همه قدرت داشت ولی فرمان هیچ مقدور کردن نبود چوں فرمان یافت
بیک مشت خاک همه را منهزم گردانید ولهذا ازاں چوں بفرمان حق بود و در تجلی الوهیت کرد حق
تعالی خبر داد وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی واستغفر الله العظیم والحمد لله رب العالمین
والصلوة علی رسوله محمد وآله اجمعین ؎

ومن فوائده بهشت بر زمین خواهد بود و بهشت برتر از آسمان هاست چنانکه گفته اند سقف
بهشت عرش خواهد بود پس آدمیان در قیامت بعد از حشر اگر آدمی خواهند بود چگونه در
بهشت از زمین خواهند رفت ضرور از صفت ملائکه گیرند آنگاه توانند بود و در بهشت صفتی بالاتر
گیرند که خدای را عز وجل مشاهده کنند در لمعاتچه فهم خواهی کرد خدای را غیر خدای نه بیند
وخدای را غیر خدای نشناسد بی سمع و بی بصر و بی نطق و بی هستی زیاده ازیں کشاده تر
نتوانیم نبشت. الله ولا سواه لیس فی الوجود الا الله ای دوست هر چه می نویسیم بالله
ازیں نبشتها نامیم که چرا ایں اسرار بر صحرا می نهیم اما هم بخدای من فاش نمی کنم نه باختیار
منست والله یخلق ما یشاء و یختار استغفر الله من جمیع ما کره الله واتوب الیه.

ومن فوائده اولیاء الله لا یموتون بل ینقلون من دار الی دار اوقات برادر عزیز بتحصیل
معارف الهی مصروف باد مقرر شناسد که موت از جهت ظاهر معلوم است واما آنکه
با پیغامبر علیه السلام گفتند انک میت وانهم میتون جز بظاهر جهت اطلاق
نتوان کرد والا بحقیقت اصلا موت نیست زیرا که چوں گفته که آں همه آثار صفت آں
ذات مطهره است و ذات مطهره کله حیوة والحیوة اصل در لمعاتچه فهم خواهی کرد که صوفی
تا بصفات الهی که آں نود و نه مذکور است متصف نگردد کمال نگیرد پس موت را در وی
چه مجال بیهات تن مر روح را بمنزله مشیمه است مر طفل را و دنیا را بمنزله رحم است چنانچه
عزیزی گوید ؎ جان حلیست چنیں لنطفه صلب قضا؛ دنیا رحم است تن مشیمه است

فرد: تلخی نزع ش ولادت مادر طبع تو یں مردن ندانست در دار بقا پس بحقیقت جز انتقالی بیش نباشد چنانچہ از عالم علوی برای تحصیل کمالات آمدہ بود چوں حاصل کرد بترقی مقامات در عالم خویش رفت پس چہ گوی کہ موت او چوں جامہ کہنہ باشد کہ از خود بیروں انداز ند فہم من فہم کیفیت موت وحیوۃ در فوائد من قبل ذکر کردہ شدہ است واللہ اعلم

ومن فوائدہ حکما گویند کہ آسمانہا بر یکدیگر مطبق است چنانچہ پوست پیاز پس مقام فرشتگان وارواح راکجا بود واہل سنت وجماعت کہ آں مذہب حق است میگویند کہ ہر آسمانے از آسمانے منفصل است واز آسمانے تا آسمانے پانصد سالہ راہ ہست پس مقام ارواح وملکوت چرا نتواند بود حکما گویند کہ اگر اتصال نبودے یکے مر دیگر را نتوانست گردانید وبدلائل وبراہین اثبات می کنند میگویند نہ بینی کہ فلک البروج والکواکب فلک ہشتم است کہ آں را کرسی گویند واو را ز جانب مشرق بجانب مغرب میرود وافلاک سبع کہ تحت است از جانب مغرب بجانب مشرق می روند ولہذا ماہ در حمل آید وحمل بدایت دور است پس بثور می آید پس بجوز اپس بسرطان الی آخر البروج کہ آں حوت است و انتقال از برجی از آں سیاران سبع دلیلی قاطع وبرہانے ثابت برین است و درین قول شکے نیست ولئن سلمنا کہ اتصال گردد منفصل نیست چرا مقام ملکوت وارواح حصور وقصور نتواند بود زیرا کہ اینک پانصد سالہ می گویند پری ہر آسمانے تقدیم کنیم وافلاک لطیف وشفاف است از ہوا ونار شفاف تر ولطیف تر پس چنانچہ ما در ہوا ارسکونت داریم وہوا اجزا را وممنوع متصل است نہ بینی کہ در ہوا تا ہنا ما مے کنیم و سکنات ما ہمہ بر روی زمین در ہوا است وچنانچہ آب کہ کثیف تر از ہوا ولطیف تر از زمین چندیں اجناس وانواع حیوانات در وی مقام دارند ودر وے متحرک وساکن اند پس در افلاک کہ پری ہر فلکے پانصد سالہ راہ باشد چرا در وی مقام ملکوت وحصور

و قصور کہ الطف جواہر اند تصور نتوان کرد ای دوست ازینجا دانی آنچہ دانی ان شاء اللہ کہ فہم توانی
کرد واللہ یهدی الی الرشاد **ومن فوائده** اہل تصوف وجود مطلق میگویند لیس شیٔ الا ہو
معنا بالذات وعلما بشر [illegible] میگویند لیس شیٔ الا ہو معہ بالعلم والقدرة در اینجا میان ہر دو سخن
ہیچ فرق نیست فہم من فہم [illegible] الا [illegible] بالمشیة تا بجمالت در تجلی دیده ام * صد بار
عین معنی دیده ام * دیده ام [illegible] از نور روی او * لاجرم [illegible] دیده ام * مست مجنون
روز و شب سرگشته ام * تا بلیلی حسن لیلی دیده ام * ذات من آئینه او آئینه است * ہر دو را
در یک تجلی دیده ام * **ومن فوائده** قوله تعالی الرحمن علی العرش استوی جمہور علما و
مشاہیر علم التفسیر رضی اللہ عنہم برین اند کہ استوی در حق باری متشابہ است حقیقت معنی آنست
لما خلق اللہ العرش وہو العقل الاول والنور الاول فقال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر
فقال اللہ عز وجل بعزتی وجلالی ما خلقت خلقا اکرم منک بک اخذ وبک ارحم فکاد العرش
ان یذوب من ہیبتہ وعزتہ وعظمتہ فلما رای الحق جل وعلا تزلزلہ قال الرحمن فلما سمع العرش
اسم الرحمن وہو اسم الاعظم لانہ اسم خاص سکنت روعتہ واستقر وہذا معنی قولہ الرحمن علی العرش
استوی فرشح الاستواء واللہ اعلم **ومن فوائده** لہا سبعة ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم
غرض من دوزخ اول طبقہ او در مقعر فلک قمر است وآن را اثیر خوانند وہفت درکہ او ہفت
اقالیم است وہر کہ ازین در آمدی دارد کہ آن را ابواب الجحیم میگویند کہ آفتاب دو نیزه بالا افتاد میان
خواہند داشت ذلک مبلغہم من العلم آفتاب از فلک او فرو خواہند [illegible] ہمین اثیر کہ گفتہ شده است
فرود خواہند آورد وبر سر ہفت اقلیم مستولی خواہند داد وہر خانہ وظلمت را در ہیچ جا خواہند داد
[illegible] ہر کسی بر اندازه خیانت خویش عذاب خواہند کشید وآن معنی در [illegible] در جملہ تا [illegible] معلوم
کلما نضجت جلودہم بدلناہم جلودا غیرہا در اینجا معلوم کہ احراق کلی نخواہد بود فصدق ما قال عز وجل
لکل باب منہم جزء مقسوم زیادہ ازین کشف نتوانم کرد واستغفر اللہ العظیم **ومن فوائده** جرم
متناہی را عذاب نامتناہی باشد [illegible] لا یجزون فیہا احقابا اینجا ظاہر شود ومعنی الا حمیما وغساقا جزاء

وفاقاً در این محل روشن نگردد لیکن بفهم من هر کسی که جا رسد انشاء الله کشاده تر ازین خواهم نوشت از قرآن بشنو میگوید وجزاء سیئة سیئة مثلها وجاء دیگر فرموده من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلها و در قرآن مثل این بسیار آمده است اگر ازین کشاده تر نویسم تجاسر بعضی نادانان بیشتر شود والله اعلم **ومن فوائده** الآن قد فرغ ربکم عن الخلق والخلق بدان اسعدک الله فی الدارین مقصود آفرینش از نوع بشری شخص اطهر و مقدس حضرت رسالت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم چنانچه در کلمات قدسی آمده است لولاک لما خلقت الافلاک وجاء دیگر فرمود لولاک لما اظهرت الربوبیة و در صفت ذات محمدی فرمود انک لعلی خلق عظیم پس اینجا این ذات آمد و آن صفت پس چون از جهت ذات خلق تمام شد واز روی صفت خلق چون بحکمت بالغه جل وعلا خلق و خلق تمام شد مقصود از خلقت حاصل آمد پس نظر بمقصود گوئی فارغ شد فصح ما قال علیه الصلوة والسلام الآن قد فرغ ربکم عن الخلق والخلق -

صحیفه شصتم که نام او عجائب الاسرار است بسم الله الرحمن الرحیم برادر اعز دینی را عمری دراز باد نبشته بود که آیه لترکبن طبقا عن طبق را تاویلی کاشف تر فرمایند معلوم داند که بعد مدتی سوال مشکل کردی واز چیزی پرسیدی که گفتن آن صعوبتی دارد اما ای عزیز من بشرطی من می نویسم که هرگز بر نااهل نگوئی و ننویسی و ترا وبال آن بر تو باشد بداند که آدمی از روی ظاهر مرکب از عناصر اربعه است و عناصر اربعه از فیض عقول عشره و افلاک تسعه بفرمان حق در وجود آمده اند و آن فیض را هیولی عناصر خوانند چنانچه عقل اول هیولی مجموع عوالم است و عقل اول نور پیغامبر ماست صلی الله علیه وسلم واگر ما در بیان اینها شروع کنیم و ما لها قصته فی شرحها طول **مصراع** قصه چه کنم دراز کوتاهی به * الغرض زین عناصر اربعه که امهات خوانند موالید ثلثه ظاهر گشت نبات و معادن و حیوان حیوان دو قسم شد بهائم و سباع ای برادر اگر گوئی طیور و حشرات هم حیوان اند اما ازین طیور و حشرات هر چه خورنده و آشامنده با جفت فراهم آمده اند از بهائم اند و هر چه گزنده و مضرت رساننده اند از سباع اند پس حق تبارک وتعالی ازین حیوانات یک نوعی را برگزید که هر دو صفت داشت هم سبعی و هم بهیمی وبشرف انسانیت مشرف گردانید امانت خود بدو سپرد انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا در اینجا بیشتر مردم ازین آیت فهم کرده اند که مگر انسان

از سبب ظلومی و جهولی خویش امانتی را که اینها قبول نکردند تحمل کرد لا و الله ذلک مبلغهم من العلم بلا، و نیز چون حیوانات دیگر
ظلوم و جهول بود یعنی همه بهیمی و همه سبعی چون بعنایت حق حمل امانت خدائی کرد و آن را عقل انسانی و نفس ناطقه
گویند انسان شد فیقه کان الانسان من قبل حمل الامانة ظلوما جهولا فلما قبلها و تشرف صار انسانا مکرما قوله تعالی
وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ در اینجا چه خواهی دانست ای دوست آدمی را سه قوت آمد دو سفلی. یکی علوی. سفلی بهیمی
و سبعی علوی نفس ناطقه ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ. هیهات هیهات
عجب کاری و کار ستانی اگر قوت انسانی را که نفس ناطقه است متابع بهیمی و سبعی کرد بتر از حیوانات شد اسفل
السافلین رفت و اگر بهیمی و سبعی را متابع نفس ناطقه کرد از همه بهتر و فاضلتر آمد الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات
اینجا قصه دراز است بیش ازین نتوان نبشت اکنون ای برادر عزیز بر سر غرض تو آیم که آیه لترکبن طبقا عن
طبق را تاویل بر قدر فهم تو بنویسم بدانکه چون مرید صادق بشیخ کامل پیوست بصدق طلب بشرف ارادت مشرف شد
شیخ او را اول از طبق سبعی بیرون خواهد آورد و بعد از طبق بهیمی خلاص خواهد داد چون ازین دو طبق بیرون آمد
در طبق انسانیت در آرد پس شیخ او را به مجاهدات و ریاضات بر حسب قوت و اندازه طاقت او تصفیه خواهد فرمود و بعد هذا
از طبق عنصریت عروج خواهد کنانید اول از طبق خاکی بعد از طبق مائی بعد از طبق هوائی بعده از طبق ناری
چون از طبق عنصری عروج کرد اخلاق و اوصاف او بملکیت مبدل خواهد گردانید اول عروج در طبق آسمان اول است
آنجا از فرشتگان آسمان اول مکاشف و با اوصاف ایشان موصوف خواهد گشت اینجا ولادت ثانیه
کما قال علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین حاصل خواهد شد درین آسمان مرید بمنزله رضیع عالم ملکوت
خواهد بود درین مقام مرید را تصرفات منصرم شود از انسانیت بیرون آمده و بملکیت نرسیده متحیر خواهد بود باندک چیزی
منزعج شود بسهل شاکر گردد و چون درین آسمان رسید بعنایت شیخ او را با نفس و عقل آن فلک آشنائی خواهد افتاد
زیرا که هر فلکی از عقل او فرشتگان رحمت آفریده شده و از نفس او فرشتگان قهر مرید را در هر طبقی ازین اطباق با جمله
آن فرشتگان هر طبق محبت و انس حاصل خواهد آمد تا این مرید درین قوتها در سفلیات تصرف خواهد کرد چنانچه از
کرامات و ولایات ایشان منقول است رضی الله عنهم پس شیخ او را هم برین نمط آسمان دوم رساند اینجا مرید طفل
عالم ملکوت خواهد بود بر طریق اطفال مزاجش مختلف باشد گاه محال طلب گاه ممکنی را متروک گویائی و شنوائی او را

ظاہر گردد پس شیخ او را ہمبریں حملہ تا آسمان سیوم رساند دریں مقام مرید مراہق گردد کلام درست آید و فہم معانی بیشتر
شود سماع نغمات و شوق و ولولہ در و غلبہ کند چون شیخ او را تا آسمان چہارم رساند اینجا مرید بمرتبہ جوانی رسد منور و متنور
گردد ہر چہ در علو و سفلست بداں مکاشف باشد تا اگر سر او رازے در بیابد از حرارت درونہ و کشف حجب در حال
بسوزد از اینجا شیخ زود تر عبور کناند و تا آسمان پنجم رساند اینجا مرید بمرتبہ کہولت رسد حرارت در و متمکن گردد آتش
غیرت شعلہ زدن خواہد کہ غیر را بسوزد پس شیخ او را در آسمان ششم رساند اینجا مرید بمنزلہ پیری رسد عالم علم لدنی
شود حقائق علوم و دقائق اسرار او را معلوم گردد لوح محفوظ محاذی او گردد پس او را در آسمان ہفتم رساند اینجا
مرید در طبقہ موتوا قبل ان تموتوا در آید او فنا مردگان در و ظاہر گردد اول مقام فنا دریں مقام او را باشد
بعد ہذا شیخ بفلک ششم نزول کناند اینجا مرید متمکن و ثابت القدم گردد درینمقام مرید فانی فی الفنا شود پس شیخ
او را بفلک الافلاک کہ عرش خداست رساند و چون بعرش رسید با نفس کل ملاقات افتد پس با عقل کل آشنا
شد حکم کن فیکون در قبضہ قدرت او دہند حملہ تصرفات آلہی را اینجا متصرف و بجمیع اوصاف الوہیت متصف
شد ہیولا جمیع عوالم مسخر او گشت تا اینجا مرید در تصرف پیر بود پیر متصرف و ہادی او بود دریں مقام مرید را
الفنا حاصل آید از اینجا حق تعالی بعنایت خاص و جذبہ خاص خود او را جذب فرماید و از منازل غیریت بگذراند از
ملک و ملکوت خارج گردد و در ابتدا از حیوانیت بناسوتیت آمد پس از ناسوت بملکوت رسیدہ از ملکوت بجبروت عروج
کرد اینجا در دریا جبروت لقمہ نہنگ جبروتی شود و اینجا در بحر لاہوتی غرقہ شود ثم دنی فتدلی دنی انسانیت حاصل کرد
فتدلی ملکیت حاصل شد فکان قاب قوسین او را انسانیت و ملکیت جدا کرد از ہر جانبے دو قوس ہیں صورت دائرہ
انسانی و ملکی دائرہ جبروت و لاہوت پس قاب ہر دو قوس افتراق یکی از دیگرے کرد قوسین اول انسانیت و ملکیت بود
قوسین دوم عالم لاہوت جبروت شد دائرہ اول را دائرہ وجود مجازی خوانند دائرہ دوم را وجود حقیقی گویند و
چون بجبروت و لاہوت رسید عالم وحدت او ادنی شد آی دریغ ای دوست انا او ادنی چہ نویسم **مصراع** فکان
ما کان مما لست اذکرہ **شعر** البحر بحر علی ما کان فی قدم ؛ ان الحوادث امواج و انہار دریا بجوشید بخارش گویند
متراکم شود ابر باشد اصطکاک کند رعد و برق خوانند ببارد باران بود بر روی زمین رود جوی و نہار خوانند چون
بدریا پیوندد ہماں دریا باشد سر الانسان سری اینجا ظاہر است اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ الی سماک

برصحرا نهاده است فهم من فهم استغفر الله من جمیع ما کره الله قولاً وفعلاً وخاطراً اللهم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئاً ابداً وانی لا اشرک بک حیدا انت الفرد الواحد الاحد لیس قبلک شئی لک الوحدة الحقیقة فحسب والحمد لله رب العالمین والصلوة علی نبینا محمد وآله اجمعین باید این صحیفه را تا اہل خوانند ونیکو فهم کنند واز نا اہل نگاهدارند والا خصم تو خدای و رسول خدای باشند عزیز من سالک از ہر طبقی که خواهد گذشت چنداں حقائق ودقائق والفاظ ومعانی معائنه خواهد کرد که در تحریر نتواں آورد ومن از پیش کشاده تر نتوانم نبشت والله اعلم بالحقیقة والسلام **ومن فوائده** قال عز من قائل نسوا الله فانسٰهم انفسهم ظاهر تفسیر پیر تو آنست که کافراں فراموش کردند پروردگار خود را پس فراموش کردند خود را اہل حقیقت را اینجا مرادے دیگر است ودر لغا چه فهم خواهی کرد آری تقدیم وتاخیر اینجا جائز در کلام عرب مثل آمده است گوئی گوی جاز الشتاء فقاتب وراست که گویند تا ہب فاق الشتاء آنک وتاویل معنوی این آیت اولئک الذین انسٰهم انفسهم فنسوا الله ہیہات ہیہات ہیہات سالک چوں از خود فانی شود وخود را در بحر الفناء فی الفناء غرق کند جز محض وحدت در یاد او نماند پس چوں الفناء حاصل آید زیرا که شعور من کل الوجوه اینجا خاطر است آں یاد داشت حق حاصل صفت او بود وصفت با ذات معدوم شد پس ہر یاد که ذکرا فهم من فهم سر است اگر پرسی چه تاویل دارد گویم استفهام است در لغا از جزا چه فهم خواهی کرد اولئک ہم الفاسقون ففسق عن امر ربه ای عدل وخرج فاسقون اے عادلون شعور انفسهم وہذه الاشاره فهم من فهم وصلی الله علی نبینا وآله اجمعین **ومن فوائده** روزی خدمت شیخ زاده زفر سلمه الله تعالی والبقاه سوال کرد که امام غزالی گفته است لا اله الا الله کلمهٔ خواص است چه باشد جمعی از عوام بودند جواب نه گفتم ورخصت نیز نبود با مخدوم زاده ارشد ک الله وایانا بدانکه لا اله الا الله نفی الوہیت است ÷ فقط ÷ ÷ ÷

خوارم است و انفسوا الله

خاتمة الطبع

لله الحمد والمنة که دریں آواں میمنت اقتران صحیفه ہای مبارک منسوب از کلام فیض التیام حضرت قطب زماں شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی در مطبع مسلم پریس جهجر

خادم درویشاں مولوی غلام احمد خاں تریاں باہتمام تام مترجم کتب تصوف حلیه طبع پوشیده کرد

قیمت بغرض افادۂ عام ۴ر

کشکول کلیمی - خاندان چشت اہل بہشت کے تمام حلقہ بگوش اسکی عظمت سے واقف ہیں۔ تعلیم اذکار خفی و جلی و اقسام مراقبہ میں نہایت مستند کتاب ہے۔ مصنف اسکے حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ ہیں بہت بڑی محنت و احتیاط سے اسکا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں تمام اشکال حل کر دیے گئے ہیں جو ملاحظہ کنندگان فارسی و ذاکرین کو دوران ذکر میں پیش آتی ہیں مع ہذا یہ کتنی بڑی خوبی کی بات ہے کہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین **مولوی غلام محمد خاں** صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت فخر الاولیاء غوث زماں خواجہ سلیمان چشتی تونسوی رضی اللہ عنہ کی جانب سے صرف اس میری ترجمہ کیئے ہوئے نسخہ کے معائنین کو اجازت ذکر و اذکار و مراقبہ ہے۔ خوش خط کاغذ عمدہ قیمت - ۴ر

انوار حکمت از حکیم یوسفی رح نصائح میں عمدہ کتاب ہے - ہر ایک نصیحت نکتہ نکتہ کر کے لکھے گئے ہیں قابل دید دلائق عمل ہے ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ضرور پڑھائے تا اونکے اخلاق میں عمدہ اثر نیکی کا ہو قیمت ۱ر

اطلاع

مندرجہ ذیل کتابیں ہی صرف مولوی غلام احمد خاں سبریال مترجم کتب تصوف بمقام جہجر ضلع جہلم سے ملیں گی۔ اور کہیں سے نہ ملینگی -

سوانح عمری یہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب ادام اللہ فیوضہم کی سوانح عمری ہے جسکو مصنف نے خود تحریر فرمایا ہے قابل دید ہے قیمت ۲ر

عشرۂ کاملہ ارباب عقیدت و اصحاب طریقت اس نسخہ نایاب کے عرصہ دراز سے طالب تھے اور یہ نسخہ مبارک بصرف زر کثیر بھی دستیاب نہوتا تھا اس عاجز نے بلاد ہند سے بصرف زر کثیر چند قلمی نسخہ جات حاصل کر کے بعد صحت طبع کیا ہے۔ علم تصوف میں یہ کتاب تصنیف لطیف حضرت خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ عمدہ متن ہے - تمام مسائل ردیف پر محتوی الحق اسکے دیکھنے کے بعد اور کتاب کے معائنہ کی ضرورت نہ رہے گی بخط نسخ محشی بحواشی مفیدہ پر کاغذ عمدہ - قیمت ۸ر

شفاء الامراض عربی - مع ترجمہ دعیات میں اسم اعظم کتب جامع مع اسکے حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اکمل اولیاء ہند ہیں - یہ وظیفہ کریمہ جو سات روز میں ان سے

موافق دلائل الخیرات و جواہر القرآن پڑھا جاتا ہے ازالہ مرض و رہائی از دست ہجوم افکار کیلئے خاصیت اکسیر و کبریت احمر رکھتا ہے - گرفتاران امراض مزمنہ و طالبان صحت کو اس کتاب کی طرف رجوع کرنی چاہیئے کہ لا یرد القضاء الا بالدعا حدیث شریف میں آیا ہے بخط نسخ معہ اعراب نہایت خوشخط بہ تقطیع موزوں بنظر افادہ عام قیمت برائے نام ۸ر

غرائب الفوائد فارسی از تصانیف حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کاشف رموز و معانی اشعار متصوفہ ہے جنکے طالب کی فہمید گی ہی معمولی لیاقت کے طالب علم تو کیا اچھے اچھے عالمان دین بھی قاصر تھے اور اسوجہ سے اون سرائر الٰہی کے قائلین پر فتوہای کفر دیئے گئے اور جان اونکی لیگئی اس کتاب میں نہایت شرح و بسط سے ایسے جملہ اقوال و اشعار کے معانی بعد رفع شکوک درج ہیں کہ عقل حیران ہے - اور حضرت مصنف علامہ ہونیکے واسطے دلیل کافی ہے قیمت ۴ر

رشد نامہ بزبان فارسی محشی بحواشی نایاب نام ہی سے مطلب پیدا ہے مضمون کتاب ہویدا ہے - یہ رسالہ بھی حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے عمدہ کتاب لائق دید ہے جو یائی معرفت کے واسطے قابل خرید ہے - قیمت ۶ر

مثنوی مخزن گنج راز - شیخ عبد الرحمن نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ جو اکمل اولیائے ہند سے ہیں اور انکا خانوادہ نوشاہیہ معروف ہے یہ انکی تصنیف لطیف سے ایک نادر مجموعہ ہے بالکل نایاب تھا صرف ایک ہی نسخہ قلمی خوشخط و صحیح دستیاب ہوا جو طبع کیا گیا - قیمت باوجود حجم معقول کاغذ عمدہ محشی بحواشی نایاب مانند شرح معہ المتن ۱۲ر

ارشاد الطالبین فارسی محشی - سمہ پہلا کشکول شریف - اس نسخہ نایاب میں حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے ان اذکار کا بوضاحت تمام ذکر کیا ہے اور ترتیب لکھی ہے جو آپ کے پیر و مرشد حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رح اپنے مریدان با اعتقاد کو تلقین فرماتے تھے - قیمت ۳ر

مناقب سلیمانی یہ عجیب کتاب ذکر حالات و عادات وغیرہ حضرت مولانا فخر الاولیاء خواجہ خواجگان خواجہ سلیمان چشتی تونسوی نور اللہ مرقدہ میں جامع و مفید کتاب ہے - ایک ہی کتاب ہے جو حالت حیات میں جناب فخر الاولیاء کے لکھی گئی ہے اور آپکی نظر انور سے گذری اور جسکی نسبت آپنے ارشاد فرمایا کہ مصنف نے بہت محنت سے کام کیا مع تکملہ قیمت ۴ر

رسالہ علم مجلس تو تصنیف کتاب آداب مجالس میں قیمت ۲ر

ترغیب التعلیم در تعلیم نسواں - ایک قصہ سے پیرایہ سمجھایا گیا ہے کہ عورات کو علم پڑھانا ضروری ہے - لائق دید - قیمت پانچ آنے (۵ر) فقط

اشتہار

واضح رائے صاحبان مطابع و تاجرانِ کتب ہو کہ یہہ کتاب مستطاب **صحائف السلوک** کمال کوشش اور صرف زرِ کثیر سے متعدد نسخہ جات قلمی بہم پہنچا کر اس خاکسار نے بکمال عرق ریزی صحت میں حتی المقدور کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا ہے اور اسکے جملہ حقوق کی رجسٹری بموجب قانون لستم سنہ ۱۸۴۷ء وایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کرائی ہے۔ کوئی صاحب اسکے جز یا کل یا ترجمہ یا محشی کر کے چھاپنے یا چھپوانے کے مجاز نہیں ہیں اس لیئے بذریعہ اشتہار ھذا مطلع کیا جاتا ہے کہ قصد طبع وغیرہ نہ فرمائیں ورنہ عوض فائدہ کے خسارہ اٹھائیں گے ہاں جس قدر نسخے مطلوب ہوں اس خاکسار سے طلب فرمائیں۔ فقط

المشتہر

خاکسار غلام احمد خاں عفی عنہ مترجم کتب تصوف۔ از مقام جھجر ضلع رُہتک

مُہر و دستخط ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں بر وقت خریداری دیکھنا چاہیئے۔

تنبیہات

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ [illegible]

۷۔ [illegible] لازم ہے۔ [illegible]

۸۔ جہاں کہیں [illegible] قلم کا نشان [illegible] ہے [illegible]

۹۔ قلمی نسخے [illegible] [illegible] فقط